



# بلوچستان صوبائی اسمبلی



## مُبَاہثات

چھمارشنبہ - ۲۵ جون ۱۹۶۵ء

نمبر شمارا	مُہندس رجات	صفحہ
۱	نگاوتِ کلام پاک و ترجمہ۔	۱
۲	فشن زدہ سوالات اوسان کے جوابات۔	۲
۳	حاضری ریپرٹ میں دستخط کرنے والے مجرم کی حاضری کے بارے میں اپیکر کی روشنگ۔	۳
۴	سالانہ بجٹ برائے سال ۱۹۶۵ء پر عاصم بجٹ۔	۴



آج کے اجلاس میں رجیدہ ذیل رکھنے والی شرکت کی

- ۱۔ مسید چاکر خان دویکی
  - ۲۔ سردار اخوند بخش خان ریسال
  - ۳۔ جام مشیل نادر خان
  - ۴۔ مطر محمود خان حکمرانی
  - ۵۔ سندار الورجال کمیران
  - ۶۔ مولوی محمد حسن شاه
  - ۷۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
  - ۸۔ میر قادر شمس بروج
  - ۹۔ مسید صابر علی بلوچ
  - ۱۰۔ بیان سبیف اللہ خان پراچہ
  - ۱۱۔ مولوی صالح محمد
  - ۱۲۔ مسٹر هنزا خان شاہ بیانی
  - ۱۳۔ مسٹر علی خان نوشیر ولی
  - ۱۴۔ لٹاپ زادہ تیمور شاه جگری
  - ۱۵۔ میر یوسف علی خان مسکنی

وَمِنْهُمْ مَنْ يَرْجُوا أَنَّا نُكَفِّرَنَا بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا

اجلاس موخرہ ۲۵ جون ۱۹۴۶ء برداز چارشنبہ زیر صدارت

اسپیکر سردار محمد خان ماروزی صداس بجے

شدید ہوا

## تلاؤت کلامکار و ترجمہ

- قاری محمدی خان کا کوت

الْهُوَذُ بِاللَّهِ رَبِّ شَيْلِنْ (ترجمہ)

لِبِّهِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ اَسْتَهْمِمْ

وَعَنْ يَقْبَلَعَ نَبِيُّ الْاسْلَامِ دِينَ اَنْتَ لِيَقْبَلَعَ دَهْرِيَّةِ دِينِ اَنْتَ الْمُخْسِرُبِتْ كِيفَ يَعْمَلُونَ  
اللَّهُ اَنْتَمَا كَفَرُو اَبَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهَدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَبَعْدَهُمْ هُمُ الْمُبْدِئُونَ وَاللَّهُ  
لَا يَمْلِكُ الْفَتْنَةَ الظَّاهِيْنَ + اَوْلَادُكَ جَبَرَا وَهُمَ اَنْ عَلَيْهِمْ لَفْتَ الْمُلْكَ اَوْلَادُكَ سَلَكَهُ  
وَالْمَأْسُ اَجْعَيْنَ خَلَدِيْنَ نِيَهَا اَرْيَخَفَ عَنْهُمُ الْنَّذَابَ وَلَهُمْ مُنْيَرُونَ ۝

آئیت نامہ ۷۸ سورہ ۷۱ مفران پاہ م

ترجمہ - اسلام کے سوا جو شخص کوئی اوپر لفڑی اختیار کرنا چاہئے اس کا وہ طریقہ گزینہ تولیانہ کیا جائے گا، اور آنکہ یہ دنہ ناکام امراء  
مرہیگا، کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ ان لوگوں کو ہمیت پختے جنہوں کے لغتہ ایمان پالیں کیونکہ کفر اغتیا کیا، حالانکہ وہ انسان بات  
پر لٹاہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پرستے اور ان کے پاس رسشن نشایہ اکبی آپلی ہیں، اللہ ظالمون کو ہمیت دیں یہی دیکھا  
ان کے خلم کا سمجھ بدلہ کی ہے کہ ان پر اسلام اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی پیشکار ہے۔ اسی حالت میں وہ ہمیشہ، ملیک، ناکی  
مزاریں تحقیف ہو گی اور نہ ایخیں مہلت دی جائے گی۔

وَمَا احْلَيْتَ الْأَمْبَلَعَ

## وقہہ سوالات

**مسئلہ اپنیکر ۹۔** سوالات میں پہلا سوال مسئلہ نصرت اللہ خان بخاری کا ہے۔

### ب۔ ۸۵۲۔ مسئلہ نصرت اللہ خان بخاری۔

کیا وزیر تعمیرات اور اہم بستلائیں گے کہ  
 (الف) بارہ ماہگزی سے نقصان تک آرسی۔ ڈی روڈ پر کلائن فٹم خرچ آئی ہے۔ اور کتنے عرصے میں کتابیں  
 کام مکمل ہوا ہے کتنے میل تھیا ہے  
 (ب) مکملہ نہ میں ٹھیکیداران کو کام دینے کے کیا طریقہ ہے۔ سال روائی میں ضلع چاغی کلکن کنٹھیکیداران کو  
 کتنے کتنے میل کا کام آرسی ڈی روڈ سماں ایسی ہے اور کام کی خلاف ہے  
 رہتا، کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع چاغی بہ جوڑی ۱۹ غصہ سات تک مطری کا کام بند ہے۔ اگرچہ جواب اثبات میں ہے تو اس  
 کیوں ہے  
 (د) کیا یہ کمی حقیقت ہے کہ بہت سے ٹھیکیداران نے کام مکمل کر لیا ہے۔ لیکن ان کیل کی ادائیگی نہیں کی گئی، اگر  
 جواب اثبات میں تو اس کی وجہ کیا ہے۔

### وزیر تعمیرات و موافقات (میال سیف اللہ خان پر اچھے)۔

ہزارگزی نقصان روڈ پر کل خرچ ۱۸۶/۰، ۹۳۹۹، ۲۶، ۹۷ میل مطہر لغیرہ میں شامل  
 (ل) ہزارگزی نقصان روڈ پر کل خرچ ۹۸/۰، ۹۷ ایسا یا سرکپر پونٹی اور روڈی دغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔  
 کے عرصے میں بختمہ ہوتی ہے۔ کل ۹۸/۰ ایسا یا سرکپر پونٹی اور روڈی دغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔  
 ب۔ کام دینے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔  
 (ل) اس کام کا تنہیہ ایک لاکھ روپے تک ہے تھا۔ اسے ڈی سی نے میں کر رکھا۔ اور نامہ میں ٹھیکیداروں  
 میں تبدیل ہوتا ہے، جس کام روپے میں تابع اس کو کام دیا جاتا ہے۔

۱. پانچ لاکھ روپے کے کام ضلع نگوہ کے ٹھیکیندار میں ٹھیکنہ تھا اور ہے، اور کم بیٹھ دالے کر کام دیا جاتا ہے  
۲. پانچ لاکھ روپے سے زیادہ رقم کے کام اپنے مقابلے پر کم رخص دلے ٹھیکیندار کو دیا جاتا ہے، سال روائی میں اور  
سی فی روپے کسی ٹھیکیندار کو کام نہیں دیا گیا۔ جو کام میں رہے ہیں، وہ مالی سال ۱۹۶۷ء۔ میں دیں  
اللہ کرنے گے۔

وجہا ہاں یہ درست ہے کام فنڈ کی کمی کی وجہ سے بند کرنا چاہیے،  
 وجہا ہاں یہ درست ہے بلوں کی ادائیگی فنڈ کی کمی کا وجہ سے نہیں ہوسکا۔

## منصیت اللہ خان سخراجی

منصیت اللہ خان سخراجی ہر صحنی سال، کیا تقریباً تین کروڑ ۴ میل کے لئے ذیارہ  
نہیں ہیں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات - ایک امر سوال کے جواب میں جو کہ بھیپی دفعہ ہو چکا ہے یا آجھے ادا  
ہے اس میں ہم نے بتایا ہے کہ انہذا ایک میل سڑک کے لئے پانچ لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ پانچ لاکھ روپے میں  
اس سڑک پر خرچ آتا ہے جس کا بلیک ٹاپ ہوتا ہے اور ایک گروہ میانی مٹی کی ہو تو ایسی سڑک کے لئے  
اندازا پورے مغربی پاکستان میں جو تحریک نہیں لگایا گیا ہے وہ تقریباً ۵ لاکھ روپے فی میل ہے۔

## منصیت اللہ خان سخراجی

منصیت اللہ خان سخراجی - صحنی سال، کیا وجہ ہے کہ سات سال میں صحنی میل  
سڑک سختی ہوئی ہے؟

وزیر تعمیرات و مواصلات - عرض یہ کہ تعمیر کے کام کے لئے دریافتی بینا دی پائٹ  
ہوتے ہیں جیسا کہ منصیت سخراجی کو ایڈا جس کو اب ہم حکم تعمیرات و مواصلات کہنے میں توجہ پتانی میں کما  
دھو ایک نو نے کے طور پر تھا، اس لئے یہ کام پاک پی ڈی بیو ڈی کو دیا گیا ہے اس کے بعد اس کا فحاصہ مرتب کیا گیا، اور  
حسید ہزادت اور وزیر اسپی طوی اور اس سخراجی وغیرہ کو مقرر کیا گی۔ اب حکم تعمیرات و مواصلات اس قابل ہے کہ کام کر سکے۔  
بھی ہیں جتنی رسم مقرر کی جائے گی۔ اس کے ناب سے تعمیرات کام ہو گا اور سڑکیں بنیں گی، فنڈ ختم ہو سکتے ہیں

۱

اب سال میں جنرل قریبی نئی ہوں کے حساب سے کام کیا ہوگا۔ اگر حکومت اپنے کہٹ میر اویس دیکھ بیب زمادہ فرم  
کے توزیا ہو کام ہو گا۔

**میر نصرت الدخان سخنرانی** :- جواب کے جواب، دس میں کہا گیا ہے کہ  
سل رواں میں آر سی ڈی سوڈ پر کسی کیسیدار کو کام نہیں دیا گیا جو کام چل رہے ہیں۔ وہ ملی سال ۱۹۴۳ء۔ ۱۹۴۳ء میں لائل  
کے گھرے جہاں تک میری معلومات کیا سوال ہے میں ہی طرک، کا، دوبارہ سلطنتیکی کی اور، میں پرسف اندھ  
دکھ ہوا ہے اور یہ اسی سال ہوا ہے۔

**وزیرِ تعمیرات و مواصلات** :- کام ہوا ہے۔ اس سال بھی کام ہوا ہے، مگر جو فدایتیہ  
لگتے تھے، دہ ۱۹۴۲ء میں دیے گئے تھے اور کام ہلکی ہے، معززہ ممبر کی معلومات کیلئے تباہی کر جو انہیں اس پر تعلق  
مشرب ہے ڈی برج تھے۔ ان کے خلاف الزامات، میں جس کی تحقیقات ہو رہی ہے اور اس وقت حکم پارچہ شیٹ تیار  
کر رہے ہیں تیار خالہ میرے درست اس کے متعلق ضمنی سوال پر جو پیش گئے ہیں، ان کو یہ عاب دروں کا بروہ مثال کے  
طور پر ایک لاکھ روپے کے متعلق بات ہے۔ اس کے متعلق سمجھی اولادات ہیں۔ میں زیادہ وضاحت بغیر ضمنی سوال  
کے نہیں دے سکتا ہوں، مگر پھر بھی آپ کی تسلی کیلئے تباہیا چاہتا ہوں کہ محکمہ میں چار بجے شیٹ تیار ہو رہی ہے۔  
ارجعی دیکش کیا جائیگا۔ وہ قانون کے مطابق ہو گا۔

**میر نصرت الدخان سخنرانی** :- ٹھیکہ داروں کو کتب تک دیکھ کی جائے گی۔

**وزیرِ تعمیرات و مواصلات** :- اس وقت ادا یتی ہو گی جب محکمہ مالیات سے پیسے ڈول  
ہو جائیں گے۔

**لواہ زادہ تیور شاہ ہو گئی** :- اگلا سال میں عمارتی برج کا ہے کیا ان کی طرف سے  
میں سوال کر سکتا ہوں۔

**ہسٹر اسیکر: کوئی بھی نمبر کی بھی غیر حاضر نمبر کی طرف سے سوال کر سکتا ہے۔**

## **۱۹۶۔ میر صابری بلوچ کی جانب سے نواب نزادہ تمدن شاہ جو گزی -**

کیا دین تغیرات و مواصلات از اہ کرم بتلائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عکس تغیرات کے چند منصوبوں کے نتے کنسلٹنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو

... ان کے نام اور ان منصوبوں کے نتے یہ تقریباً یاں کی گئی، میں ان کے نام سمیا ہیں۔

۱۷۔ ان لوگوں کی نقی قابلیت اور معاوضہ جو ایک دینیانشلوگ کیا گیا ہے کیا ہے۔

۱۸۔ اب تک کتنی رسم ایک کردا کیا جا چکا ہے۔

## **وزیر تغیرات و مواصلات -**

روز ہالہ درست ہے۔

ربت، ہاں الف کا جواب اثبات ہیں ہے۔

۱۹۔ انجینئرنگ کنسلٹنٹ کنسٹرائیشن برائے میڈیکل کالج کوڑا بل ایڈ آر یوسی ایٹ برائے برصغیر

اسپلی بلڈنگ

۲۰۔ نقی قابلیت کی چنان بین حکومت برصغیر کی مقرر کردہ کمیٹی نے کہ، اور گذشتہ تحریر اور انجینئرنگ کی قابلیت کے لحاظ سے مذکور بالآخر کو کنسلٹنٹ مقرر کیا گیا، انجینئرنگ کنسلٹنٹ کنسٹرائیشن کا معاوضہ کا تخمینہ تقریباً ۵ لاکھ روپے ہے، اور بیٹہ ایڈ اسیتوں ایٹ کا تخمینہ تقریباً

سائبھے چار لاکھ روپے ہے۔

۲۱۔ بولان میڈیکل کالج کے کنسلٹنٹ کر، لاکھ روپے دیا گیا ہے اور اسپلی بلڈنگ کے کنسلٹنٹ کو

۲۲۔ لاکھ روپے دیا کیا جا چکا ہے۔

## **مسٹر محمد خان اچکزی -**

ضمنی سوال جواب:- اس سوال کے جواب کے رب (جزو ۲)

میں کہا گیا ہے کہ کامیابی کے لئے مذکور کے کنسٹلٹنٹ کو ۲۰ لاکھ روپے ادا کیا جا چکا ہے اس معزز ایوان میں وزیر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اسی مذکور کا ذیزان مختلف ہے اور یہ مقابہ میں اچھا بھی ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں بولان میڈیکل کالج کے کنسٹلٹنٹ کو ۲۰ لاکھ اور اسی مذکور کے کنسٹلٹنٹ کو تین لاکھ روپے کیوں دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

**وزیر اعلیٰ مختار موصالت** کنسٹلٹنٹ کو جو رقم دی گئی ہے۔ ان سے عوامہ کے تحت دی گئی ہوگی۔ ساسے پاکستان میں کنسٹلٹنٹ کو ذیزان بننے کا تین فیصد مطلب ہے۔ اس کی نگرانی کیلئے ہم فیصد ان کر رہا ہیں۔ ہماری کمیٹی نے ان سے مرلحہ منت کے حسابے طی کا کہ ہم۔ ماظہر لیٹے منت تیر کر دیں گے۔ جو کسی مندرجہ ہوا، اس کا پانچ روپے فی مرلحہ منت کے حساب سے منفر کیا گیا ہے۔ اس حساب سے اندازا کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ وہاں پر کامیابی اور ہوشیار سپتال دخیرہ کی تیر کی جائیداد ہے اور وہ بھی ساتھ مرلحہ منت کے حساب سے دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہوشیار دخیرہ کا اندازہ تیس کروڑ روپے کا ہے۔ اس کے حساب سے ان کو نہیں دیا گیا۔ اللہ چنان پر تائید دیا گیا ہے۔ وہ اس حساب سے زیادہ ہے۔ اور اس کا خرچ ۵۸۵ روپے فی مرلحہ منت دیا گیا ہے۔ کلمہ کے ۶۰ روپے فی مرلحہ منت اور سپتال کا ۲۰ روپے فی مرلحہ منت ہے میں معزز ایوان سے کہی تیر کی شیدہ نہیں لکھتا ہوں۔

**مقرر محمود خان احکمزنی** - یکادیزیر صاحب کو اس چیز کا احساس ہے کہ اگر خبر میڈیکل کالج کی طرح سے کامیابی بنا دیا جائے تو یہ تیس لاکھ روپے بچے جاتے ہیں۔

**وزیر اعلیٰ مختار موصالت** - اگر ہم کسی کی لفڑی کرنے کے تاپر شاید کنسٹلٹنٹ کی صورت ہی پیدا ہوتی۔ مگر میرا خبیل ہے کہ اس طرح سے عدالت کی لفڑی کا رجحان نہیں پایا جاتا ہے

**مقرر محمود خان احکمزنی** - یکوں نہیں کرتے۔ اس کا کیا ہو رہے ہے۔ اگر ہم خبر میڈیکل کالج کا نقشہ لیکر اسی طرح کامیابی بنلتے تو ہماری تیس لاکھ کی بچت ہوگی۔ تو ہمارا کیا المقصان ہوتا۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات** جیسا کہ یہ نے اپنے معزز تبرکو کہا ہے کہ اگلے سوال میں شاید آئے گا۔ اس کے لئے آکیب ہلی پاکستانی بنائی گئی ہے کہ جو اس کی چھان بین کر دی ہے

**مسٹر محمود خان اپر کرنی** :- میر اسال یہ ہندوگوہم خیر میڈیکل کالج کے نقشہ کے مطابق بنادیتے تو سبیں لاکھ روپیہ کی بھت ہو جاتی۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات** - اگر اب یہ اتنا غیرہ ہوتا کہنا اب بعازز و دست ہے۔ اگلے سوال کے جواب میں کیمیٰ کی تفصیل بھی ہے۔

**مسٹر محمود خان اپر کرنی** - جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے آپ کے حملہ کے ایک بخیر نے دلائل روپے میں یہ کام کرنے کی پیشکش کی تھی اس کا صد اس کو یہ ملکہ بولان میڈیکل کالج سے اس کا بنا دلہ دفتر میں کرو یا گی۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات** میعزز تبرکو پتہ ہے کہ یہ بڑا پراجیکٹ ہے۔ ۴۰ کروڑ روپے کا پروجیکٹ ہے۔ جوان بیسے بڑے پروجیکٹ کے لئے کنسٹرکٹر کھجواتے ہیں آپ دشمن کو تسلیا کیلئے جو بہت بڑا پراجیکٹ ہے اس پر بھی کمزوری رہ پے خرچ کئے گئے اور اسی طرح سے جتنے بڑے کام ہیں ان کے لئے کنسٹرکٹور کھجاتے ہیں اپنے کے جتنے بڑے کام ہیں اس کے لئے کنسٹرکٹور کم ہوئے ہیں یہ دلیل دی جاتی ہے کہ دنہا کا کوئی بخیر سمجھ دے کہ تریا دیم کا پورا نقشہ میں پچاس لاکھ روپے میں بناؤں گا۔

**مسٹر محمود خان اپر کرنی** تریا دیم اپنی فوجیت کا پورا دیم ہے جملہ کہ کہا گیا ہے کہ میڈیکل کالج کا نقشہ کہاں سے لایا گئے تو ہم پاکستان کے عسی بھی میڈیکل کالج کا نقشہ لیکر اسے بناسکتے تھے۔

۸

**وزیر تعمیرات و مواصلات**۔ تبریل ایم اپنی لوعیت کا راقی پہلا طیم ہے۔ مگر ڈیزائن انساد ہے کہ سیکھ خیال ہیں اس قسم کے اور جی کئی چھوٹے چھوٹے طیم ہیں، میں اس طبق پر خود بھی گیا ہوں، بہت سادہ ڈیزائن ہے۔ اس کے ساتھ کمپریزن ہو سکتا ہے مگر انجینئرنگ کے شعبہ میں ٹھوڑا صفرہ کمپریزن آتے ہیں۔ یک مشتمل اور اپیشنٹ کا نام مقام ہوتا ہے، ان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

**ہسٹر محمد خان اچکزی**۔ جب پاکستان ہب کی دیکھیں کالج بننے ہیں تو اسیہ کی حوصلہ نہ فروخت کرہو سکے خبر میڈیکل کالج اور ڈیگر میڈیکل کے ڈیزائن تیار کرنے کیلئے کشیر قم اور جی کی ہو گی۔ اور میں اپنے ساتھ یہ خبر میڈیکل کالج کے کسی مہر نے ڈیزائن نیٹ ہے ہوئے ہے۔ یہ نقشے عاطل نہیں ہو سکتے، ہم بھی اس طرح کابانا ساختے۔ کو بتا تاہوں کہ کسی مہر نے ڈیزائن نیٹ ہے ہوئے ہے۔ یہ نقشے عاطل نہیں ہو سکتے۔ ہم بھی اس طرح کابانا ساختے۔ مزدور اس بات کی بھی کہ میں لاکھ روپے کا بچپت کرتے اور کسی بھی کالج کا نقشہ لے کر کیاں بنا دیتے۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات**۔ یہ تو میں نے عرض کر دیا ہے۔ اگر صرف نقل کرنا ہے۔ تو یہ ہو سکتا تھا، لیکن جیکی نے نیصلہ کیا کہ نقل نہیں کرنا ہے۔ مجھے عرض کرنے دیں، کہ ہر پر اجیکٹ کی اپنی لوعیت ہوتی ہے۔ حالات کے مطابق دیکھنا ہوتا ہے۔ یہاں بلوچستان کی حالت جو ہے اس کے مطابق تیار کرنا ہوتا ہے اور بلوجہستان کے مطابق حالات کو بھی دیکھنا ہے۔ یہ سب چیزوں کو بھی ہوتی ہیں۔ تو ماں کا دو کٹی یہ نیصلہ کیا ہے کہ نسلٹنے ہی ہونے چاہئیں۔

**ہسٹر محمد خان اچکزی**۔ ایک دنیاروزیر کی حیثیت سے آپ بتائیں کہ اگر ہم خبر میڈیکل کالج کی نقل کرتے تو ہاں سے ۲ لاکھ روپے پرچھ جاتے یا نہیں؟

**وزیر تعمیرات و مواصلات**۔ یہ تو ایک مفردہ ہے۔ ہم خبر میڈیکل کالج کی نقل کیوں کرتے اور شتر میڈیکل کالج اور ڈاؤ میڈیکل کالج اکر اپنی کی بھی نقل کرتے تو یہ ڈیزائن ٹرپارٹمنٹ ہی میں بن جاتا۔

## بنہ. ۳۷۶ میر صابر علی بلوچ کی بحث کے میر قادیش بلوچ۔

کیا ذیر تعمیرات و مواصلات اور حکوم سبلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت اور اس کے تیرانتام اور اول کے کافی دفاتر کو بڑشہر میں کرایہ کی بلدنگوں میں راچے ہیں۔

رب، اگر لفٹ کا جواب اثبات میں ہے تو

۱۰ ان دفاتر کے نام اور کرایہ کی رقم مانند ہیا ہے۔

۱۱) وہ کیا وجہ ہے جن کی بنابریہ دفاتر تا حال کرایہ کی عمارتیں میں کام کر رہے ہیں۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات :** (۱) ہاں یہ درست ہے کہ عمارتیں کی کمی کا وجہ سے دفتر  
کے لئے چند عمارتیں کرایہ پر دیکھ مکمل جاتی میں حاصل کی گئی ہیں۔

ب۔ ہاں جواب اثبات میں ہے۔

(۲) مکمل تعمیرات و مواصلات صرف کرایہ جات جائز ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور دفتر کی عمارت ہر محکمہ  
اپنی طوریات کے مطابق کرایہ پر مالک کرتا ہے جہاں تک اس محکمہ کا قلعت ہے کوئی عمارت دفتر  
کے لئے کوئی شہر میں کرایہ پر نہیں لے گئی ہے۔

۳) عمارتیں کی کمی کی وجہ سے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** جناب والا دفاتر کے نام اور کرایہ کی رقم نہیں بتائی گئی۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات :** (۱) ہاں مکمل کام صفت رہتا ہے کہ فلاں عمارت کا کرایہ  
کیا ہونا پاہیزے۔ مثلاً ایک گھنینڈی پارٹمنٹ اگر کوئی عمارت لیتا ہے تو وہ ہماں سے دی پارٹمنٹ سے دیباخت  
کرتا ہے کہ اس کا کرایہ کیا ہونا پاہیزے۔ ہمارا مکمل کرایہ کا سینیٹ لگتا ہے کہ اس عمارت کا کیا کرایہ ہونا پاہیزے  
ہماری یہ ذمہ داری نہیں کہ اس مکمل کی عمارت کرایہ پر لیا جائیں اس کے پاس رقم ہے یا نہیں یا اس کے پاس اسکی

امانت ہے یا نہیں۔

### مسٹر محمد خان اچکزی

**مسٹر محمد خان اچکزی** :- جب آپ مجھے نہیں بحوال چونکہ آپ سے تھا اس لئے بوجپستان حکومت کا کوئی ڈیپارٹمنٹ کلاید سے سختا ہے، لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ رسم کتنی ہے، اس لازم اور مالاہز ہے۔

### وزیر تعمیرات و مواد صلات

میں یہ لعینی جتنے کیس کے گئے ہیں ان کی آپ تفصیل چاہتے ہیں۔

### مسٹر محمد خان اچکزی

**مسٹر محمد خان اچکزی** :- بوجپستان حکومت جتنے مکھوں کو اس مقصد کیلئے سالانہ یاماہانہ رسم ادا کرتی ہے اس کی تفصیل چاہتے ہیں۔

### وزیر تعمیرات و مواد صلات

میں یہ لعینی جتنے کیا اپنا کرایہ ادا کرتا ہے، اس سوال کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اس مقصد کیلئے آپ کو ہر مکمل سے پورھنا ہوگا۔

### مسٹر محمد خان اچکزی

**مسٹر محمد خان اچکزی** :- آپ کے سوچ کے نزدیک ...

### وزیر تعمیرات و مواد صلات

اس جواب میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ہاسے نکلنے کوئی علاوہ کرایہ پر نہیں لے اگر آپ بتائیں گے قریب تحقیقات کریں گے دیسے اس جواب میں بہ لکھا ہوا ہے کہ اس مکھ نے کوئی عمارت کو طے شہر میں نہیں لی ہے، آپ اگر دسرے مکھوں کے بیسے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو ان سے دریافت کرنا پڑے گا۔

### مسٹر اسپلیکر

**مسٹر اسپلیکر** :- اگلے سوال۔

## بلا ۸۶ مہسٹر محمد خان اچھر کنیٰ۔

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات از راہ کرم بیان کرنے کے لئے  
والف) اکیا یہ سمجھے کہ شادیزی روڈ کی سپلائی کے لئے پہلے سال ۱۹۴۷ء میں روڈ کے دونوں  
طرف پھر وغیرہ رکھ دیتے گئے تھے؟

(ب) اور کیا یہ صحیح ہے کہ ان تھرول کی نمائش ہو چکی تھی؟  
جس، اگر والف اور زب، کا جواب اثبات ہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ تذکرہ بالاروڈ پر کام نہ  
ہو سکا۔

(ج) کیا حکومت آئندہ مالی سال میں کام کرنے کا ارادہ کرتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

## وزیر تعمیرات و مواصلات:-

لہ ہاں یہ درست ہے۔

ب۔ ہاں یہ درست ہے۔

ج۔ قندنہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے۔

ح۔ حکومت کام آئندہ مالی سال میں کرنے کا ارادہ کرتی ہے لشکر طیکر فوج ہمیا ہو سکیں ماس  
منز میں پی ایڈڈی ٹرپل پینٹ کو لکھا جا رکھا ہے، افتتاح ہمیا ہونے پر کام مکمل کر دیا جائیگا  
بعورت دیگر چونکہ یہ کام شروع کیا گیا ہے اس لئے اگر ٹرپل پینٹ قندنہ سے رقم نہیں ہمیا  
کی گئی تو اسے نان ٹرپل پینٹ فوج سے مکمل کیا جائے گا جس میں اس کام کے لئے مجبالہ ہو گی۔  
ہمیں پر جو کام ہو رہا ہے میں کوشش کروں گا دعوہ نہیں کرتا کہ عزیز ترقیاتی سبjet میں سے فتنہ  
رکھ جائے گی۔

مہسٹر اپسکر ہ۔ اگلا سوال مسٹر شیر علی۔

## مہدووں کے لواپدہ میر سر علی خاں نوشہروانی

کیا در تعمیلت و مواصلات اور اکرم بخدا یعنی گئے کہ  
رالف، ۲۰۱۹ء میں ضلع غاراں میں مکمل تعمیلت و شارعات نے کن کن اسکیوں کو مکمل کیا ہے، اور ایک پر  
کتنی قسم خوبی ہوئی۔

(ب) یا اسکیوں کن داشت سے مکمل کرائی گئیں اور یہ شعبکیداروں کے درایہ مکمل کرائی گئیں تو ہر شعبکیدار کا  
نام اس کام کی نوعیت اور لگت کیا تھی اور ہر شعبکیدار کو کتنی ادائیگی ہو گئی ہے  
وہ، کیا تمام تعمیرات اسکیوں تسلی بخش طور پر مکمل کی گئی ہیں لاد ماگر اسکیم غیر تسلی بخش ہے اتوں میں ملک نے  
کیا اقدامات کئے ہیں۔

## در تعمیرات و مواصلات

در تعمیرات و مواصلات (د) ۱۹۰۰ء میں ضلع غاراں میں بنا بر ایڈار و دیڑن ۲۰۱۹ء کو قائم کیا گیا اس و دیڑن  
کے قیام کا مقصد غاراں میں ترقیاتی کاموں کو تیز کرنا مقصود تھا۔ دیڑن کے قیام کے درآہی بعد مندرجہ ذیل  
اسکیوں شروع کی گئی جن بیاب تک کام جاری ہے۔

(۱)	واشک پنڈ تک پنجگور شنگل روڈ تجینہ	- ۱۰۰۰۰/-	حندیہ	- ۳۶۴۰۰/-
(۲)	غاراں پنکن رشکی پختہ روڈ تجینہ	- ۰۰۰۰/-	حندیہ	- ۱۶۹۷۶/-
(۳)	رس ہمپیڈ ملیس فلیٹے خالن تجینہ	- ۰۰۰۰/-	حندیہ	- ۳۲۵۲۹/-
(۴)	غلگو دام لمبیہ اور واشک تجینہ	- ۰۰۰۰/-	حندیہ	- ۲۹۱۸۱/-
(۵)	کوارٹر لہگشت برائے مکمل روڈ تجینہ	- ۰۰۰۰/-	حندیہ	- ۶۰۳۲۸/-
(۶)	کوارٹ غاراں برائے مکمل روڈ تجینہ	- ۰۰۰۰/-	حندیہ	- ۲۱۳۸۲/-

رب، کام ابھی تک مکمل نہیں ہوتے اور کام جاری ہے جو کہ شعبکیداروں کے ذمہ میں ایکیلے لفڑی کے نام پر بیندیلی ہی،  
واشک پنکن پنجگور روڈ  
(د) محمد ابین برند ۲۔ میر احمد جاڑا ۲۔ میر محمد مجید ۴۔ میر عبد المطلب ۵۔ محمد ناشر ۶۔ میر کیا خان۔

### بخاران سینک نو شکی روڈ

- ۱۔ صردار کہا خان ۲۔ عبدالکریم ۳۔ شام لال ۴۔ حاجی شاہ سلیم ۵۔ محمد امین رند ۶۔ میر و حکاہ علاؤ الدین ربانی  
۷۔ تاراجنید ۸۔ حاجی گل

### امہیڈ مٹریٹس فلیٹ خاران

۱۔ گل محمد	۲۔ یہ غلہ گودام بیہ	۳۔ اے در محمد
۴۔ مولوی عباس الزادت	۵۔ غلگوڈام واشک	۶۔ ۵۔ کوارٹر لد گشت برائے محکمہ فوج
۷۔ سردار کہا خان	۸۔ سیداعظیم	۹۔ ۶۔ کوارٹر خاران برائے محکمہ فوج
۱۰۔ جہوں نہک فعیت اور لگت کا تلقن ہے دھڑو رالف میں دیکھئی ہے۔ اسکیمیں ابھی مکمل نہیں ہوئی ہیں۔ مکمل ہونے پر روپرٹ دی جاسکتی ہے۔		

**نوابزادہ سبیری خان نو شروانی** :- جنابے والا اسیکر خیال میں وزیر متعلقہ کو انکے محکمے والوں نے غلط روپرٹ دی ہے۔ چنان تک میرا خیال ہے۔ واشک پنڈ تاک روڈ کب کی مکمل ہو چکی ہے اور یہ پسیہ خرد بردار ہو چکا ہے اور انہوں نے اس کے مکمل کرنے کے لئے چیزیں ANG ۶ کے ذریعے کام لیا ہے باقی میرے سوالات کے جوابات بھی گول مول دیے گئے ہیں۔ اب اس سلسلے میں یعنی واشک پنڈ تاک روڈ کے باسے میں جواب کا انتظار کروں گا کادہ مجھے کہ مکمل جواب فراہم کرنیجے۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات** جواب اسیکر محکمہ تعمیرات و مواصلات کے باسے میں میں نے اپنی بجٹ تقریبی میں بھی کافی تفضیل کے ساتھ ذکر کیا تھا۔ یعنیاً معزز تعمیر کی خواہیات کے مطابق واشک پنڈ تاک روڈ کے مابے میں انکاری میں سے انکاری تو ہنیں ہوں گا بلکہ معلومات میں کروں گا اگر اس سلسلے میں کچھ ہو اے تو یعنیاً کارروائی کی مابے گی۔ اس سلسلے میں معزز تعمیر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ واشک پنڈ تاک روڈ ۰۔۹ میل تک شیخ محل روڈ بناتھا جس پر تقریباً فی میل ایک لاکھ روپیہ خربہ کیا تھا۔ اور اس طرح تین لاکھ تین سو سو روپیہ تکار رہ پے تقریباً ۰۔۹ میل مٹر کی تعمیر پر تین سالوں میں خرچ

کے گئے تھے۔

علاوہ ازین ان کی خلاشہات کے مطابق مزید انکواری کی جائے گی۔

## نوابزادہ میر علی خان نویرانی

- **حباب والا!** میں گذرا شکر دوں گاڑ جد کے پیچے چور کو بدر سراغ رسال نہ صحیح۔ کیونکہ اس مکھے والے اشنا ص سمجھی ایسے ہیں، لہذا وہ کیا انکواری کرنے پڑے، یعنی خدا ایک چور دوسرے چور کو کیسے پکڑ سکتا ہے؟ میں نے مولوی صاحب سے بھی ایک سوال پوچھا تما انہوں نے انکواری کی اور ثابت ہی ہو گیا تھا، اس کے باوجود اس کے مجھے جواب نہیں دیا۔ اس نے میاں صاحب سے میں گذرا شکر کو گذرا جلد اس سلسلہ میں کارروائی کریں۔

**ڈیزیرات و مواصلات**۔ میں چور کو چور اس وقت تک نہیں کہوں گا، جب تک کہ قانون کے تحت اسے چور ثابت نہ کر دیا جائے اور عدالت اُسے چور قرار نہ دے۔ سہیں کم از کم یقینی حال ہے کہ تم ملک کے کسی فروپڑا لام لگاسکتے ہیں، لیکن قبل از وقت یقینی عدالت کے فیصلے سے پہلے چور کہنا یہی اسے مناسب نہیں سمجھا ہوں۔ میری کا دوسرا عرض یہ ہے کہ جو بخوبی معزز نہ فرمے دی ہے، اس نے ایک عدالتی کمیٹیٰ تشکیل دی گئی ہے جن میں ہماری اہلی کے معزز ممبران بھی بطور نمبر شامل ہیں، میری ان سے یہ درخواست ہے کہ وہ اس معلمانے پر عذر کریں ساتھ ہی میں اپنے مکھے کو بھی احکامات ہماری کر رہا ہوں کہ میں نہ اپنی لکھتی کے پسروں کو دیا جائے جس میں عوای اُلگ ہیں تاکہ وہ نیصد کے اور اپنی روپرٹ پیش کرے

**مسٹر اسپیکر**۔ - اگلا سوال

**میر قادر خش بلوچ** : - میں سوال نہیں، چھوڑتا ہوں اور اگلا سوال کرتا ہوں۔

**۸۸۶ میر قادر خش بلوچ** :

یہاں دیزیرات و مواصلات از راه کم سبت دلائی گئے کہ

(الف) بہلان میڈیکل کمیٹی اور فنی مشیر کے نام کیا ہے اور ٹھیکیڈار کو یہ کام شیمل ریٹ سے کئے نہ مدد زیادہ ریٹ پر دیا گیا ہے۔

(ب) اس تجیکے کے ریٹ کس کمیٹی نے منتظر کئے تھے اور اس کمیٹی کے ممبروں کے نام کیا ہے۔

## وزیر تعمیرات و مواصلات

۱۔ فنی مشیر کا نام کنسوٹریشن کلاچی ہے جس میں ۱، احمد علیوسی ایٹ د، انجینئر بگ کنسلیٹ

۲، مبیرز حسین عالم علیوسی ایٹ اور سلام احمد علیوسی ایٹ شالیں ہیں۔ ٹھیکیدار اس وقت جو  
مرمت پر کام کر رہے ہیں ان کا نام اور کام کی نوعیت حب ذیل ہے

۳۔ سعد اللہ خان ایٹ برادرز، کام کی نوعیت سائینڈ ڈیمپنگ و رکن  
۴۔ مکتبہ حسین اور سلام کنٹکشن کمپنی، کام کی نوعیت رکابیخ ہو شل۔ ۵۔ کامیع بلڈنگ۔

۶۔ کامیع سہیپان ایٹ سب کام آئیٹم ریٹ کے برابر اس پر دیئے گئے ہیں اور شیڈول  
ریٹ پر فیصلہ کیا جائے پر نہیں دیئے گئے۔

(ب) تجیکے کے ریٹ ہائی پارکمیٹی کی سفارش پر وزیر اعلیٰ نے منتظر کئے تھے اجن کے نام مذکور ذیل  
ہیں۔

۱۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری راجہ احمد خان ۲۔ کمشنر لی اینڈ ڈی میٹر ریڈیا احمد صدیقی  
۳۔ فناش سکریٹری سٹرائیم آئر پونیگر ۴۔ سکریٹری مواصلات و تعمیرات میٹر عبدالعزیز خان  
۵۔ چیف انجینئر مواصلات مسٹر غلام حسین بلوچ ۶۔ پراجیکٹ فارمیکٹر ڈاکٹر حسینی۔  
۷۔ ممبر کنٹرولریٹیم، مسٹر اے۔ آر۔ صدیقی کنسلٹنٹ۔

## مریضہ دریش بلوچ - (عنینی سوال) جناب دالا!

پاپہ صاحب نے پہلے یہ ستر یا سھا کان ریٹس پر کام دیا گیا ہے۔ یعنی ۱۰ روپے فی مریضہ فٹ ۰۹۰ اپنے  
فی مریضہ فٹ اور ۲۰ روپے فی مریضہ فٹ دغیرہ، کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کیا آپ کے خیال  
یہ یہ ریٹ بہت نہانہ نہیں ہیں؟

**وزیر تعمیرات و مواصلات**۔ بیں معزز ممبر کوٹکرہ ہوں اور باقی ممبران کا بھی مشکلہ ہوں کہ ایسے سوالات پوچھ کر دہ ہاری حکومت کی رہنمائی کرتے ہیں، لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ہائی پادری کی کمیٹی کے احکامات کے تحت یہ ہوا ہے صرف فنی لحاظ سے محکمہ تعمیرات و مواصلات سے متعلق ہے۔ اس کام کی کوئی ذمہ داری محکمہ تعمیرات و مواصلات پر نہیں آتی ہے۔ یہ تمام تر خصوصی کمیٹی سے متعلق ہے، جیسے کہ میں نے جواب میں پڑھ کر سنایا ہے۔ اس کا جواب چالی سو روز معزز ممبر کا خیہ ہے اس نے میں درخواست کرتا ہوں کہ بیجانب وزیر متعلقہ مسائل کا حل کر دیں۔ میں صرف ممبران کی معلومات کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ہر مسئلہ کے لئے ۱۱٪ روپے فی مریعہ ذمہ کا بے کلتے ۱۶۰ روپے فی مریعہ ذمہ اور ہسپتال کے لئے ۲۲۰ روپے فی مریعہ ذمہ خرچ آیا ہے ان نرخوں میں خابد ۳ نے پائیوں کا پچھہ فندق ہو جس کے لئے میں مذکور تر خواہ ہوں ورنہ یہ تفصیل شیدول ریٹ کی نہیں ہیں بلکہ آئیم ریٹ کی مطالبات ہے۔ اس کے لئے ٹینڈر طلب کرنے کے نتھے اور کل چار ٹینڈر آئے تھے جو کہ پیڈلیوپی نے طلب کئے تھے۔

**میر قادر بخش بلوچ** سیا بلوچستان میں آئیم ریٹ پر پہلے بھی کوئی کام دیا گیا ہے یا صرف یہی کام اس ریٹ پر دیا گیا ہے۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات**۔ شیدول کے ساتھ ساتھ آئیم ریٹ کا طلاق بھی ہے بلکہ اس وقت صوبہ پنجاب میں بھی اور دیگر صوبوں میں شیدول ریٹ کو ختم کیا جا رہا ہے۔ جب میں نے چارچ بیان خاتو اپنی معلومات کے لئے میں نے سکریٹری محکمہ تعمیرات و مواصلات پنجاب سے بات کی تھی تو انہوں نے کہا کہ دہان پر شیدول ریٹ کے ساتھ آئیم ریٹ پر بھی کام کرنے ہیں، اور دہان پر بھی اسی طرح ہو رہا ہے۔

**میر صابر علی بلوچ**:- (ضمنی سوال) کیا وزیر متعلقہ بیانیں گے کہ ٹھیکیندار نے اس وقت مجھے

کہ یہ کہہ دیا تھا کہ جب تک ایکیں کو تبدیل نہ کر دیا جائے، وہ بولان میڈیکل کالج کا کام نہیں کر سکتا۔ ہے  
”پناہ چھوٹے مددگار نے اس ایکیں کو تبدیل کر دیا تھا، کیا یہ صحیح ہے؟“

**وزیر تعمیرات و مواصلات** :- یہ رئے وقت کا مسلم نہیں ہے، اگر معزز ممبر نیا لاؤٹس  
ذینچے تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

**مسٹر اسٹیکر** :- اکلا سوال

## نمبر - ۸۹۰ - مفتیہ درخشنوش بلوچ

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات اڑاکم بتائیں گے کہ ۱۹۴۵ء کے مالی سال میں کوئی اپورٹ نتک روڈ کی مرمت پر کتنی خرچ آیا ہے؟

**وزیر تعمیرات و مواصلات** :- ۱۹۴۳ء کے مالی سال میں اس سرگز کی تو سیئے مضمونی  
پر لفڑیاں ۲۳ لاکھ روپیہ رہنچ آیا ہے اس کی مرمت کا کام ٹھیکیار کے خرچ پر ایک یونیٹ کے شرائط  
ضوابط کے مطابق کیا گیا ہے۔

**مفتیہ درخشنوش بلوچ** :- ضمنی سوال کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ایک ٹھیکیار  
جب اپنے خرچ پر کام کرتا ہے تو عموماً اس کا مطلب یہ ہوا کہ ذکرہ ٹھیکیار نامہ ہو گیا تھا؟

**وزیر تعمیرات و مواصلات** :- مجھے یہاں پر خوش قسمی کا لفظ تو استعمال نہیں کرنا چاہیے  
ویسے مسئلہ کو شتر سال ہی معزز ایوان کے ممبروں کے زیر عندر آیا تھا۔ اور پچھلے اجلاس میں بھی اس پر  
کافی رادیلا ہوا تھا، اچونکہ ابھی تک کوئی بل فائیل نہیں ہوا ہے۔ اس لئے میں خوش قسمی کا لفظ استقال

کرتا ہوں، ایکونکہ ہر ٹھیکہ دار اپنے معابرے کی شرائط کے مطابق کام کر لیجاتا اور ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں مگر ہم کام ٹھیک کر کے دینا پڑے گا اور اس وقت ہم اسی پوزیشن میں ہیں کہ ہم ٹھیکیدار ہے کام معابرے کی شرائط کے مطابق صحیح اور پورا کر دیں۔

**میر صابر علی بلوچ** میں یہ پوچھ رہا ہے کہ کوئی ائپورٹ روڈ پر ۳۰ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں تو اس سڑک کی بنائی کتنی تھی؟

**وزیر تعمیرات و موصلات** میر اخیال ہے کہ سعادت مسیل ہوگی۔

**میر صابر علی بلوچ** :- ضمنی سوال، سعادت مسیل پر ۲۳ لاکھ روپے خرچ آیا ہے۔ تو اس کی کیا وجہ ہے کہ اتنا زیادہ خرچ آیا ہے؟

**وزیر تعمیرات و موصلات** سعادت مسیل کے علاوہ ۶۰ فٹ پرانی سڑک ہے اور دونوں اطراف میں آٹھ آٹھ فٹ بینی سولہ فٹ ہے تو یہ بلکہ تقریباً ۳۰ فٹ ہو گیا۔ اس کے علاوہ اس ایوان میں اس سچے کبھی بaitn ہوئی ہیں کنڑک مرسر انور عینان انہیں تعمیرات کے غلط تحقیقات ہو رہی ہیں۔ پھر کار ردائی کی جائے گی۔

**مسٹر اسکے پیسے** ہے۔ اگلا سوال۔

## ۸۹۵۔ مسٹر محمد وحشان الحبزی۔

کیا وزیر موصلات و تعمیرات از راہ کم سیلسیں سکے کہ  
(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ صوبہ پنجشیر میں اس وقت محکمہ موصلات و تعمیرات میں پرنسپل انہیں

کی کچھ اسایاں خالی ہیں؟  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات ہیں ہے تو ان خالی اسایوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ اسایاں کہاں  
 کہاں خالی پڑی ہیں؟ یہ اسایاں کس وقت سے خالی ہوئی ہیں؟  
 لیکن، ان اسایوں کو اجنبی نگہ پر کیوں نہیں کیا گیا؟  
 (ج) کہاں بلوچستان میں ان اسایوں کو پرکر نے کیلئے کوئی فائز لوگ نہیں ہیں؟  
 اگر ہیں تو ان کو اسایوں پر تعینات کیوں نہیں کیا گیا ہے۔

## ولیر مو اصلاحات و تعمیرات

(الف) ہاں صحیح ہے کہ حکمرہ ہذاں پر شد نگ انجینئرنگ کی کچھ اسایاں خالی ہیں۔  
 (ب) حکمرہ ہذا بین تین اسایاں خالی پڑی ہیں اجنبی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔  
 ۱۔ پر شد نگ انجینئرنگ را دشل بی ایڈ آر سکل اسٹی  
 ۲۔ پر شد نگ انجینئرنگ را دشل بی ایڈ آر سکل، قلات  
 ۳۔ ڈپٹی سکریٹری حکمرہ مو اصلاحات و تعمیرات کو شد

پر شد نگ انجینئرنگ را دشل بی ایڈ آر سکل قلات کی ایک اسائی ٹیکسی بھال سے خالی ہے  
 اور ڈپٹی سکریٹری کی اسائی پچھلے سات ہفتے سے خالی ہے اور پر شد نگ انجینئرنگ را دشل  
 بی اسٹی بی اسٹی کی اسائی سیکم جون ۱۹۷۵ء کے منظور ہوئی ہے۔  
 (ج) ان تین اسایوں کو پرکر نے کام عاملہ حکمرہ ملازم ہتنا عمومی نظم دلت میں زیر خدمت ہے  
 اور طلب فیصلہ ہونے کی ترویج ہے۔

(د) ذکر کردہ اسایاں حکمرہ ہذا کے ذمیث ایجاد کیا ہے انجینئرنگ پر ہونی ہیں۔ لہذا اسٹی بی اسٹی کو کیوں  
 انجینئرنگ کے کوائف اور پروری میں حکمرہ ملازمت ہے عمومی نظم دلت کو بصیر دی گئی ہے۔  
 حاضری حسٹری میں دستخط کرنے والے نمبر کی ماہری کے تاریخیں مدد نگ

میرا سکریٹری ہے۔ کل فارماں یا پرائیویٹ آنڈ ملٹی ٹیکسی کو حصہ کردار دن کی نشست کیلئے

حاصلی کے جہڑیں دستخط کرتا ہے تو کیا اسے اس دن کی لشست میں حاضر بحاجت نہیں۔ اگرچہ وہ ممبر کارروائی کے دو دن ان ایساں میں موجود نہ رہا ہو سا پر میری روئگی یہ ہے کہ۔۔۔

حاصلی رجیستر کو بوجپور صوبائی اسمبلی کے قانونیہ و الفاظ کا مجری ۱۹۸۷ء مقتاعدہ نمبر ۵۳ کے تحت لکھا جاتا ہے اور یہ جہڑا اسمبلی کی لشست کے لئے برلن کی حاضری ظاہر کرتا ہے، اگر کوئی کن اس جہڑیں کسی تاریخ پہاڑنے پر دستخط کر لے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس نے اس دن کی لشست یعنی لشست کی ہے۔

وزیر اعلیٰ :- چاہے کوئی ممبر حاصلی لگا کر چلا جائے اور اس میں دبیجے؟

مسٹر اسٹیکر :- جام صاحب ایڈٹر ہر ممبر کی احساس زندگی پر منحصر ہے، لیکن اذ اس میں جہڑا سے لئے رکھا جاتا ہے کہ میراں جب اسمبلی کی کارروائی کے لئے تشریف لائیں تو اس پر دستخط کرنے ناکہ معلوم ہو سکے کہ اس لشست پر کون کون ممبر حاصلی تھے۔

اب سبب پر عامجہٹ جا رہی رہے گی

سالانہ بجٹ پر ۱۹۸۶ء پر عامجہٹ۔

وزیر خزانہ :- جا ب کل جب مقررین کے لئے وقت کا تعین کیا گیا تھا تو مظہر خان اعکزی ایوان میں موجود نہیں تھے، اس لئے ان کو وقت کے متعلق بتلادیا جائے۔

مسٹر اسٹیکر :- ہر ممبر کے لئے دبیٹ لٹٹے کا وقت ہے۔

مظہر خان اعکزی :- میں تو ایک گھنٹے سے بھی کم بولں گا۔

(اس موقع پر اسپیکر صاحب الیوان سے تشریف لے گئے، اور  
ذپی اسپیکر میر تبدیل شیش بوجچ نے کوئی صعلاتہ سنبھالی۔

## مسٹر محمود خان اچکزی

د۔ جناب اسپیکر معزز الیوان اور .....  
(قطعہ کلامیاں)

مسٹر محمود خان اچکزی د۔ اگر مجھے نہیں بولنے دیا جاتا تو میں بیٹھ جانا ہوں؟

مسٹر دبھی اسپیکر د۔ مسٹر صابر آپ مخالفت مت کیجئے۔  
مسٹر محمود آپ اپنی تقسیر یا شروع کریں۔

مسٹر محمود خان اچکزی د۔ جناب اسپیکر اب بہت پر تقریر کرنے سے پہنچے میں اکی دیزیر کی کل کی تقسیر کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جنہوں نے میری غیر حاضری میں کچھ عجیز دروازہ باتیں کی ہیں۔ میں ان کو جواب اس لئے نہیں دیتا کہ وہ دیزیر ہیں لیکن میں بلوچستان کے لوگوں کے لئے اس الیوان کے ریکارڈ کے لئے جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں، اگرچہ انہوں کسی کا نام نہیں بیا، لیکن انہوں نے ایڈیشن کو خاص کرتے ہوئے کچھ باتیں کی ہیں جیکہ اپنے ایڈیشن یہاں موجود نہیں ہے۔ میں شروع اس شفسر سے بحروف لگا کر:

دہ بات سارے فنانے میں جس کا ذکر نہیں  
دہ بات ان کو ظہی ناگوار لگزدی ہے!

جنابے والا! اکیپ پٹھان کی جیشیت سے مجھے اپنا وعدہ یاد تھا، جو میں نے اپنے اس اس معزز دیزیر سے نہیں میں کیا تھا۔ اور وہ بہ کچب میں نے اپنے اس دیزیر صاحب سے کہا تھا کہ آپ کی حکومت بلوچستان کے عزیز حمam کا استحصال کر رہی ہے، اس لئے میرے لئے مشکل ہر جائے گا کہ میں مزید حکومت کا ساتھ دوں تو مسیکد بھائی نے مجھ سے درخاست کی تھی کہ میرے اٹی جانے سے

پہلے خدا کے لئے میرے خلاف پچھر زکر ہنا مجھے اس وعدے کا پاس تھا، اور میں نے اپنی بھی تقریر میں ان کے عکس کا ذکر سمجھنیں کیا تھا اور  
وہ وحدہ یادِ خدا میں پتہ نہیں ان لگن بات کی مشکایت پیدا ہوئی کہ انہوں نے بن پر پچھے ابھی ہال میں آکر بھی سنانے کی مہلت کی۔

جانبے والا! انہوں نے کہا خدا حرب اختلاف والے قرآن پتے ہیں اور لوگوں کو بھی قرآن پلاتے ہیں شاید اغیان پتہ ہو کہ  
هم قرآن چاٹے پتے ہیں اور درسردی کو بھی قرآن کی پاٹے پلاتے ہیں ہیں سکی تو دینہ نہیں کروں گا، بلکہ صرف اتنا ہوں گا کہ  
”رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی امیک دن“

ان کو اس بات پر سہی آتی ہے کہ ان کو اس بات پر مذاق کی سوجھتی ہے کہ بودھیان کا ایک غریب آدمی بیٹھتا  
کا ایک استھان زدہ انسان ادھار کی چائے پیتا ہے مجھے تو پیشال آتا ہے کہ اگر بودھیان کے ہو گوئے نے یعنی کوئی ترکیح شر ہو گا  
اور بودھیان کے ہو گوئے کی یہ فاقہ مستی امیک دن مژد رنگ لائے گی اور ان حضرات کا بہت بڑا خسرو گا، انتہا بڑا خسرو گا  
جس اس طبق پر حکمت کو چھپے ہوں گے جس اس ملک کے غریب عوام کو پہاڑ کر کچھے ہوں گے۔

انہوں نے ایک بات اور کہی ہے کہ جب ان کے پاس بھی چوری کاریں بھیں لڑھائے پاس ایک گدھا بھی نہیں تھا۔  
میں اسی بات کی تردید نہیں کرتا بلکہ مجھبہت خوشی ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے یہ منتظر تو کیا کرمیں  
خاندان اور میرے شجرہ نسب میں استھان کا نام نہیں ہے۔ اگر تم استھان کشندہ ہو تو ہم لوگوں کا استھان کرتے۔  
اگر ہم لوگوں کی ہماریوں لئے، اگر ہم اپنی خانہ بناتے، کے مطابق لوگوں پر ظالم کرتے تو ہمارے پاس بھی بھی چوری  
کاریں ہوتیں۔ مجھے غصہ ہے کہ جب ان کے پاس کاریں بھیں لڑھائے پاس گدھا بھی نہیں تھا  
اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی غصہ ہے کہ گدھا بھی ذہوتے ہوئے ہم نے بھی بھی حکومت کے  
سامنے، جابر حکومت کے سامنے کلختن کرنے سے گز نہیں کیا۔ اور ان حضرات نے جن کے پاس بھی چوری کاریں  
بھیں اس ڈر سے کان کی کاریں نہچن جائیں، اُن کی ہمیں نہچن جائیں ہر حکومت کا ساتھ دیا، رہی گئے  
کی بات تو جناب والا! بلوچستان ایک پہاڑی علاقہ ہے اس درجے ایک گدھا تھا وہ بھی کسی چان سے  
گزر ٹانگ ٹلا بیجا، اب بیکار ہے۔

جانبے والا! یہ تو ان کی بازوں کا جناب تھا، اب میں ایک گذارش اپنے سماحتوں سے کروں گا  
کہ میری تقریر کو دہ عورت سے سینیں، اس پر عذر کریں، اور اس کا مسئلہ جواب دیں۔ میں اختلاف برائے  
اختلاف کی بات نہیں کرتا بلکہ وہ بات کروں گا جو حقیقت پر بنی ہو گی۔ لیکن مجھے اپنے معزز  
سامنہوں سے یہ امید نہیں ہے کہ وہ میری تقریر کا مدل جواب دینے۔ کیونکہ جناب والا! سب زگ دا جگد  
پڑھنے والے پُر اسرار کہا نیاں پڑھنے والے مدل جواب نہیں دے سکتے۔ اتف بیٹھا ٹا بجٹ پڑھنے والا  
نفیات نادل اور گرام جنیات نادل پڑھنے والا نہ تو اس ایوان کے کسی نمبر کے سوال کا مدل جواب دے سکتے۔

اہر نبی بھوپتان کے کسی سلسلے پر مددان سمجھت کر سکتا ہے۔

جناب دالا اکالوں کو قومیں نے کے سلسلے میں معزز الیوان میں بحث ہو رہی تھی تو ہمارے وزیر اعلیٰ حباب نے جو ایک کہہ مشتی سیاست دان ہیں، ان کی ہر درجہ میں سیاسی بقاں پیزہ کا ثبوت ہے، مثلاً یہ کہ وہ ہر دفعہ، حکومت میں قانون ساز اسمبلی کے ممبر ہے ہیں۔ اور کثر دنہ حکومتی پارٹی کے ساتھی رہے ہیں۔ اور بسا اوقات ایک وزیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے ہیں۔ پر جانتے ہوتے ہیں سبی کو مختلف حکومتوں کے نظر یہ حیات مختلف حکومتوں کے منشوروں میں بڑا فرق ہوتا ہے کچھ سنگین ایامات لگاتے ہیں ان کا جواب اس لئے نہیں دیتا کہ اردو کی مثال ہے کہ ”بڑھا طوطا نہیں سیکھتا“ مگر ان یوان کے نوجوان اور ترقی پسند اکان اور اس یوان کے رسیکارڈ سکیلے اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جناب دالا ایک ندامت پسند پھان کی حیثیت سے ہماری پشتہ میں مل ہے، جس سے شخصی تقدیس کا اٹھاریں بھی ہوتا ہے۔ ”سینئر ٹریرہ اور پہ خُلدہ کینے خالیت نہستہ“:

بعنی اس کے منہ میں دانت نہیں ہیں، اور اس کی سفید وادھی ہے، اس نے تقدس کا مستحق ہے اگر پہارے معزز وزیر اعلیٰ احتیضہ میں مد کی صرف ایک شرط پوری کرتے ہیں، یعنی بڑھے ہیں۔ مگر پھر بھی ہیں ان کو ٹھہرے تقدیس کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جناب دالا ایک دن ٹیلی ویژن پر ہمارے لوگوں میں سے دیکھنے والے نے توسط سکریٹری میڈیا ایک سوال پر جوان مراغات کے متعلق تھا، بتایا کہ اس حق کی مدد سے ہمکے بھبھے میں گیارہ لاکھ روپے رکھے گئے تھے، اور اس کی تفصیل کچھ یوں ہے

۱۔ خان قلاقت - پچالاکھ پچاس ہزار روپے

۲۔ جام صاحب آف سبیلہ دو لاکھ روپے

۳۔ نزاں آف خلان - ایک لاکھ اسی ہزار روپے

۴۔ نزاں آن مکران - ستر ہزار روپے

اس کے متعلق کہا گیا تھا کہ یہ انگریزوں کے وقت سے موجود کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ ولی پریستان کو ان کے مخصوصی حدود کے ملے ہیں دی جاتی ہیں جس میں صاحب بہادر کی بھی ہیں گھوڑا جو تن بھی شامل ہے۔

(قطعہ کلامیاں)

(اس مرحلے پر مسٹر محمود خان اچکزئی ایوان چھوڑ کر ہے رہے گے)

وزیر اعلیٰ :- پرانٹ آف آرڈر کی معزز نمبر اس طرح سے عجیبتاً ایوان چھوڑ کر جا سکتے ہیں

مسٹر طاوی اسکر :- وہ ثبید پانی پینے گئے ہیں۔ اگر آپ ان کے آنے پر بولیں تو بھی تسلیک

وزیر اعلیٰ :- پرانٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جن تین چڑا فراز کا انخل نے نام لیا ہے۔ انہوں نے بھی کو استقال کیا ہے، اور کہا ہے کہ گھوڑے جوتے ہیں۔

مسٹر طاوی اسکر :- جام صاحب آپ بنیجہ جائیں، وقت آئے گا، اپنی تقریر میں جواب دے دینا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی میں تسلیم کرتا ہوں کہ بھی ہیں لگوڑے جوتے گئے اور ان کا پیغام ہے میں سے کوئی نہیں جتنا گیا۔ بلکہ کچھ اور لوگ جوتے گئے تھے۔  
(قطعہ کلامیاں)

جنابے وال : ہاتھ سکریٹری مالیات نے فرمایا تھا کہ لاہول کو ریاستوں کی مخصوص خدمات کے عوض پیراءات ذی جاتی ہیں، یہ کہنے کی ضرورت نہیں جناب مالاکان مخصوص مقادرات لینے والے سے ۴۰ دوسری اپنی چیلی حسن اور بیساکی بقدر کی بنا پر اس ہو پے کا دریہ اعلیٰ ہے، مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ لوگ انگریزی حکومت کے اہنجیت اور یوں عوای لوگوں کے عوای خسار لک کے دشمن اور اگر نیوں کے سلاول ہے ہیں۔ کیا میں اس بہوس کے توسطے یا آپ کے توسطے ان سے پوچھ لکتا ہوں کہ وہ یہاں کوئے ہو کر ہانگ درا کو ہانگ دہل کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور کہنے میں کہاں کچھ لوگ لک دشمن عناصر بیٹھے ہیں کافی کوئی ملکیت میں لینے کی تحریکیں پیش کرتے ہیں کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کس خوشی میں ۲ لاکھ روپے انگریزی حکومت سے ملا کرتے تھے۔ اور ابھی تک آپ کو کسی خوشی میں بلا پستی کی تعریب

۔۔۔۔۔ اسکے خلاف کے حکم سے خدا ہے ۔۔۔۔۔

حکومت سے اتنی رقم دی جاتی ہے کہ آپ نے انگریزوں کے خلاف جنگ ایسا حقاً کیا اپنے انگریزوں سے اس ملک کو بچانے کیلئے بھیں کی صوبیت کاٹی تھیں؛ کیا آپ نے انگریزوں کو بچانے کے لئے خاص اقدامات کئے تھے؟ پھر کیوں پریوی پر سے آپ کو دللاٹ کروپے ملٹھے میں جناب والایر انگریزوں کے مستند ایجنت اور ملتِ اسلام کے عوامی خلار اور ملتِ اسلام کے دشمنوں کے معاون رہے ہیں۔ جناب والا سب سے طباطب اظلم اتفیہ ہو گا۔ کچھ دن کے بعد یہ پریوی پرس کی مدہادی ملادی ایمی میں آئیں گی تو ہمارے ایوان کے سعدیہا جو اسی امدی کا حصہ رہے عوامی مجرموں کو اپنا ساتھی بنائے گا، اور اسیں ایمی سے اس مکر پاس کروائے گا جو اس ملک ک دشمنی کے عومن ان کو دی جاتی تھی، جناب والا طباطب اظلم یہ ہو گا کہ اس میں ہمارے اور ذیرِ حج کی سفید دارمی ہے بلکہ دنست بھی نہیں ہیں، اور وہ عالم دین بھی ہیں۔

وزیر اعلیٰ پواستہ اف آرڈر۔ ممبر صاحب نے کہا کہ ایک ذیر کی سفید دارمی ہے۔ وہ الفاظ واپس لیں۔

مسٹر محمود خان اچکزی : سفید دارمی ہے۔

وزیر اعلیٰ : دارمی کا اسلام میں ہم مقام ہے۔

مسٹر دبی اسلیکر : جام صاحب سفید دارمی کہنا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آپ بیوی جائیما اسرنا کا جواب بھی ....

مسٹر محمود خان اچکزی : جن کی صرف سفید دارمی مبارک ہے بلکہ دنست بھی نہیں ہیں۔ وہ غریب بالست مجرموں یہ کہنے پڑ جب تک ہو ہمیں گے کہ اس مکر مثانا خلاف اسلام ہے۔ جناب عالیٰ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ خطاطر اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ غفرانیم ہے۔ مگر دنستہ جبور کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا، ان کی اطلاع کے لئے ذطلبہ الداع کے موقع

کے ساتھ جو رے ہی تو اس سی اسلام اور اوس یہت دین مطہر کے خلاف تحریکیں چلا ہیں تھے  
جناب والا! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ون یونٹ کے خلاف تحریکیں چلا ہیں تھے  
ان کو لکھ دشمن عذار غیر ملکی ایجنسٹ اور پڑھ نہیں کہ کہ نہ مولی سے لواز آگیا۔ لیکن یہ لوگ اپنے گھریلوں میں نہیں  
وہ کہتے ہیں کہ ون یونٹ کے ڈائٹنے کی پاداش میں یہ لوگ کس طرح حکما فی کر رہے ہیں۔ اگر پاکستان سے ایک اچھی  
پیز ختم ہو گئی ہے۔ اگر ون یونٹ اور پاکستان ضروری تھا لازم جب ون یونٹ ٹوٹا تو اپ نے اس فیصلہ کو کیوں  
مانا؟ اور اس فیصلے کو اتنے کئے بوجپتان کیوں آئے جناب والا جب ون یونٹ ٹوٹنے والانہا تو احمد نے  
اپنے بیانات دینے شروع کر دیئے کہ دن یونٹ پاکستان کے لئے لفظان رہے ہے۔ ان میں سے بعض وزراء مسروق ت  
دن یونٹ اسمبلی کے ممبران تھے اور جب ڈاکٹر ڈاٹا صاحب کی گورنمنٹ کے تحت مردم شماری ہوئی تھی تو ہمارے  
اس وقت کے یہ نمائندے والک ادوات کر گئے اس لئے کہیں ون یونٹ کے خالی ان سے ناراض نہ ہوا تھا۔  
کہیں گورنمنٹ کے بنانے والے ان سے ناراض نہ ہوں۔ اور ان کی مراجعات پر منزہ نہ لگائیں۔

ص ۱۔ پیغمبر صاحب کے حکم سے مذف کھالگا۔

جناب واللہ! بیان کھڑے ہو کر باتیں کی جاتی ہیں کہ فلاں آدمی نے پاکستان کی مخالفت کی ہے، اور میں نے پاکستان کی حمایت کی ہے اس لئے میں فلاں آدمی سے سہر ہوں۔ جناب آپ مولانا ابوالحکام آزاد کی شالاں لے لیجئے۔ یہ تھیک ہے کہ انہوں نے پاکستان کی مخالفت کی ایکن اس معزز ایوان کا کوئی آدمی کو کہنا نہ ان کی خلافت سے انکار کر سکتا ہے کیا کوئی آدمی اس آدمی کو ملکِ دینِ سلام دشمنِ گردان سمجھ سکتے ہیں۔ آج جامِ صاحب اپنے آپ کا اس لئے محبتِ دلن کہتے ہیں کہ انہوں نے پاکستان کی حمایت کی ہے۔ اور ابوالحکام آزاد سے سہر اس لئے پسچھتے ہیں کہ انہوں نے کانٹرولیں کا سانحہ نہیں دیا۔ اور پاکستان کی مخالفت نہیں کی۔ پاکستان کی حمایت کرنا تو ان کا فرضِ سخا اس لئے نہیں کہ وہ پاکستان بننے سے خوش تھے، بلکہ اس لئے کہ انہوں نے ہر کسے فلاں اچھی چیز کا ساتھ دیا۔ ہر کسے والے کو اور ہر آنے والے سورج کی پُرچارا کی ہے۔ جناب واللہ مزید بیس پچھے ہیں کہتا چاہتا۔ اس لئے میں اسی مسئلے کو چھوڑتا ہوں۔

ابے جناب واللہ! پہلے ہی برسوں کی طرف چلتے ہیں، ہمارے ساتھی کتنے کمزدِ سہی اور ہمارے ساتھی کتنے ہی مخدودِ سہی مگر ہماری پارٹی نے جمہوریت کیلئے قوم کی بفتا اور اسلام کی سربراہی کیلئے نہ صرف بہت سلسلے پیارے سائیتوں کو اس لئے ناراضی کیا کہ انہوں نے پارٹی کے منشود کو منسخ بیا سخا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ جسم ایک تاریخ کی حیثیت سے عوامِ دینِ سترخوں کی حیثیت سے ہم نے کبھی بھی خداووں کا ساتھ نہیں دیا۔ ہم نے سرداروں کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ جناب واللہ! یہ ایوپی کافر قبائل کے اس دن کا ذکر ہے جب اس صوبے کے بڑے بڑے لذاب بہت بڑے فان شیخ مجیب سے مل رہے تھے ہماری پارٹی کے ہاتھ فالیں ہبہ الصدر خان اچکنڈی پہلی دفعہ مشرق اخبار میں محیب کی ملک دشمنی پر چونکات کی روشنی میں تقریر کی۔ میں جامِ صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ ایسی ایک بھی تقریب کا حوالہ دیں یا ان کے ساتھی ایک بھی بھائی یا جلوں بتائیں جو انہوں نے پاکستان کی تقاضی کے شیخ مجیب کے خلاف نکالا ہو۔ انہوں نے بالکل نہیں نکلا۔ جناب واللہ! یہ موقع پرست لوگ موقع کی تاک میں بیٹھتے ہوتے تھے۔ وہ یہ نیصلہ نہیں کر سکے کہ مجیب بھیتے گا یا بھٹو یہ نیصلہ نہیں کر سکے کہ مشرقی پاکستان جائے گا! نہیں اس لئے وہ اس بات کا انتظار کرتے رہے کہ اونٹ کس کو بڑی بیچتا ہے اور جناب واللہ! اس طرف یہی بیچ کی آوازیں ہتھیں اور جن کے ٹھٹھے ہمکے یہ دنراہ ہمکے یہ معزز میرانِ سربراہی پیلیز پارٹی کے فکٹ پر الیکشن نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس وقت گھماں نے سب سے پہلے ان سرواسیں کی مخالفت کی اور ہماری پارٹی کے جنڈوں سے تسلی ہماری کمزیک کے پچھے

پہلی دفعہ بلوچستان میں بھٹو زندہ باد کا لغڑہ لگایا گیا، جب بھڑکے پس اقتدار نہیں تھا، کیا میں ان سے پوچھ سکتی ہوں کہ اقتدار نہیں سے پہلے مظہر بھٹو نے کئی بار دوڑہ کیا تو انہوں نے پیپل پاؤں میں جانے کی کوشش کیوں نہیں کی اس لئے جناب والا اکر اپنے گھر کے باسیوں سے ڈرتے تھے گھر کے سرداروں سے ڈرتے تھے جن کی حکومت تھی ان سے ڈرتے تھے۔ جنابے والا! اس طرح کی کون کوئی مثالیں دوں اس کابلی میں جناب سلطان اللہ عیگل کی حکومت تھی، جام صاحب کا پیٹ خراب ہو گیا تھا، ماربل ہاؤس میں بیٹھ کر طلبی گرام دیا کرتے تھے کہ بھی نہیں آپ سنتا، میرے وارثت گرفتاری جانکا ہو رکھنے میں ایک طرف لا آپ ان کو لکھ دین کہتے ہیں، اُس پاؤں کو لکھ دیتے گردانتے ہیں، دوسری طرف آپ کو جان اتنی عزیز ہے کہ آپ بسیروں ہاؤس میں بیٹھ کر ماربل ہاؤس میں بیٹھ کر طلبی گلام دے رہے تھے۔ اکملی میں ان کے قلبے میں آتے۔ آج یہاں اکملی میں کہتے ہیں کہ سب سے پہلے میں بڑوں گا، جیلیخ ہے مذاخواتہ خداخواتہ اگر پستان کوکوئی خطرہ لاحق ہوا تو سب سے پہلے ہملا گئے ملے جام صاحب ہی ہوں گے جناب والا ان کی تاریخ ہے کہ.....

(مدانہت اور شود)

جوادی اپنے دلن کے باسی اور اپنے رشتہ دار کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہو۔ وہ اپنے دلن کے باسی غرض بخش بزمخواہ مقابلہ نہیں کر سکتا ہو جو اپنے جانے والے خیر بخش مری کا مقابلہ نہ کر سکے اس میں اتنی جراحت ہے کہ وہ کسی بغیر ملکی کا مقابلہ نہ کسے ہے یقیناً نہیں کر سکتا وہ کبھی کسی غیر ملک کا مقابلہ نہیں کر سکتا میرے عرض کرنے کا صرف مقصد یہ تھا کہ بھٹو زندہ باد کا لغڑہ ہماری پارٹی نے اس وقت لگایا جب بھٹو سماں ناہیں بلوچستان میں جنم کھا جاتا تھا، جب بھٹو کا سلخون دینا بلوچستان سے غداری تھی، جب بھڑک سلطنت قلعہ ز کرنا اس کی اپنی تھی، ہم نے یہ سب چیزیں مول لیں، ہم نے بھٹو کا ایجنسٹ کھلانا پسند کیا، اور پسند نہیں کیا کیا کہا لانا پسند کیا، اور ہم نے ملک کی خاطر ان کا ساختہ دیا اور ان سے ہم نے کبھی حکومت میں شامل ہونے کی درخواست نہیں کی۔

جناب والا تاریخ گواہ ہے۔

(مدانہت) جیسے آپ نے میرے سامنے جھوپلی پھیلانی تھی۔  
(مدانہت)

## مسٹر ڈی پی اسپلکر ہے۔ ذاتات پر امت کریں۔

**مسٹر محمد حنفی اپکرنی ہے۔ جناب والا! تاریخ گواہ ہے کہ صعبہ میں ملاؤں کی ذوج کو عبرت ناک شکست مل بھی تھی اور ملک پر سخت وقت تھا۔ اور ملک کو صحیح معنوں میں خطرہ لانے تھے، تب بھی ہم نے سب سے پہلے مسٹر بھٹو کی عیرش رو طحالت کا اعلان کیا۔ کیا میں ان سے پچھے سکتا ہوں کہ جب صحیح معنوں میں ملک دیکھنے ملکے ہو رہا تھا اور ۹ نہر فوجی قید میں تھے اور ملک صحیح معنوں میں خطرہ تھا اور نکھلی اور کسی وقت بھی پاکستان کی سالیت اور بھٹو کی حادثت میں کوئی شہر میں یا بلوچستان کے کسی کرنے میں کوئی جلسہ کیا یا جلوں نہ کھالا۔ ہماری بلوچستان کی کسی تاریخ میں حزب اقتدار کی بخوبی پر مجھے ہوتے کسی فرد سے ایسی مثال نہیں ملتی۔ جناب والا! ہم دیکھو ہے ہیں کہ اگرچہ اس حقیقی قول کے لحاظ سے وہ کمزد ہیں اور وہ دوم درجہ کے سردار ہیں اور صوبہ کا استحصال کر رہے ہیں تو ہم نے ملک بھر میں جو ہری حکومت اور گزر ہیں کی حکومت کا اعلان کیا۔ اب وہ بہاں کھڑے ہو کر جناب بھٹو کو فخر الشبا اور ان کی پارٹی کو پر گلیو پارٹی کے ہیں اور کیا کچھ کہنے کے باوجود وہ خود ان کے پر ڈگرام کو سبوتاش کر رہے ہیں۔**

**جناب والا!** کیا میں ان سے پچھے سکتا ہوں کہ صعبے کے انتظامی سربراہ کا سمجھنا مغور ہے اور کیا وہ کوئی نہیں دیکھتا۔ اور کیا جام صاحب کا پاناسلا اسلام بھی مغور نہیں ہے؟ اور کیا میں پچھے سکتا ہوں؟ اس نے رباط لنسٹر کش کھنکھنی بنالی ہے اور پیسے کارہا ہے؟ کیا میں ان سے پچھے سکتا ہوں کہ ان مغوروں کے ساتھ ان کے ایک دزیر کے تلققات ہیں جب وہ بیاہ تو بہاں سے سرکاری گاڑی میں ایک تکبیر سرکاری ڈاکٹر اس کا مائی فائی کا علاج کرنے کیلئے والی گیا۔ جناب والا! اب جبکہ یہ ٹالہ خدا احتمالی لوعیت کا بن گیا ہے۔ اور یہ ٹولہ اس بلوچستان میں عنصر ہوں کی حکومت اور عوامی حکومت نہیں لانا چاہتا۔ تو جنابے والا! ہماں لئے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں کہم ان کی مخالفت کریں۔ جناب والا۔ آج بھی ہم کہتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اگر ضرورت پڑی تو ایک نئے پاکستان کی تعمیر کے لئے ہم مسٹر بھٹو کا ساتھ دیں گے لیکن ان کے ساتھیوں کا جو کر حداں کے پر ڈگرام کو سبوتاش کر رہے ہیں اور دیرہ رالٹہ کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ سنرال گرفتار نے فلاں فلاں کا رفتہ نیشنلائز کر لئے تو بھانامہ ہوا؟

اور جب کل فیض رضا کا بیان آیا تو ان کے بال کھڑے ہو گئے کہ اسے یہ کم نے یا کہ دیا؟ اور سپنے لئے کہا جائیداد ہوا ہے۔ جناب والا بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ داخل یہ لذت اختیار کی لوگیت کا ہے اس لئے وقت کے تماضیوں معاشرے اور ملک کی خاطر ایک بار پھر ہم ان اختیاری تو قویں یعنی دشمن ہبڑا ایک کی نشان ہی کا فلسفیہ سینھال رہے ہیں، جناب والا مجھے یقین ہے کہ بہاب جھانے کو تباہ ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ ان کی سیاسی زندگی اور عقائد موقع پرستی ہے جسے یہ سیاست سمجھتے ہیں، یہ کتنی دیر اور چلے گی؟ یہ صرف عوای خاتمه کی جرأت پر مخصوص ہے۔ جناب والا! ہم اسے معزز ذریز نے اس دن کہا تھا کہ اگر ہمارا ساتھ نہ دیتے تو ہم الیکشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے تو میں ان کی قدر کرتا ہوں ہمہ نے جمالیشن جیتا ہے۔ میں اس کو رد نہیں کرتا۔ وہ میرے بزرگ ہیں۔ ان کے بال سفید ہو چکے ہیں انھوں نے میرا ساتھ دیا تھا۔ لیکن اگر اس میں ذرا بھی اخلاقی جرأت ہے اور وہ جرأت سے کام لیں تو انھیں اپنی تقریب میں اس کا جناب دنیا ہو گا۔ جناب والا! ایک طرف جب ہم اختیاری تو قویں کے خلاف لڑ رہے ہے تھے تو دوسرا طرف کبھی اس کو بڑا شہر میں جلوس نکالے یا جلے کرنے میں کامیاب ہو سکے؟ اگر ان کا حافظہ کمزور نہیں تو ہم ان کو بڑا دلائے ہیں کجب وہ سلی مرتبتہ اس صوبے کے گورنر کی حیثیت سے مقرر کئے گئے تو انھیں جب مبارک باوکی تاروں کا انتظار تھا تو کوئی کے تھکی کو چون میں مسلح بہ معاشوں کا مقابلہ کوئی کر رہے تھے؟ کیا ان کی پاٹی اور جرب اتنا میں بیٹھے ہوئے لوگ کر رہے تھے؟ جناب والا! یقیناً اسے خوش قسمتی کہیے یا بھی کہ جن دن وہ را دلپڑ کے سے گرفتار کر آ رہے تھے تو میں پشاور سے آیا۔ پر اچھا صاحب تھا، ریمانی صاحب تھے اور حرم خان اچکنی تھے۔ اس دن ہم سب بہت سی سے ٹیکسا دیکھنے چلے گئے۔ یقین جانتے جب میں آیا تو ان کے پہرے نقش تھے کہ جی دہاں سے کہنے والا کون تھا؟ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کی سیاسی یقنا اور سیاسی زندگی ہماری پاٹی کی مرسنیوں کے نہیں تھے کہ ہم جہاز کو جلا دیں گے۔ اور ہواں اڈے پر جہاز کو یخچ بہیں اترنے دینے۔ دیگرہ دیگرہ تو جناب اعلاءِ آنی ہے کہ ہم جہاز کو جلا دیں گے۔ اور ہواں اڈے پر جہاز کو یخچ بہیں اترنے دینے۔ دیگرہ دیگرہ تو جناب والا! کیا میں ان سے لچھ سکتا ہوں کہ اسلام آباد سے جہاں میں ان کے ساتھ کون آیا اور ان کو بہاں پر خوش امیر کہنے والا کون تھا؟ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کی سیاسی یقنا اور سیاسی زندگی ہماری پاٹی کی مرسنیوں کے نہیں تھے کہ گورنر اس سے ایک قدم باہر نکلتے۔ اور عوام کا سامنا کرتے۔ جناب والا! اگر وہ ذرا بھی اخلاقی جرأت سے کام لیں گے تو یقیناً وہ اسے تسلیم کر بیجے کہ اگر ہماری پاٹی ان کے ساتھ نہ ہو تو وہ گورنر اس سے

سے نہیں بکھر سکتے تھے۔ جب والا انہوں نے کہا کہ آپ کا ساتھی آیا ہے۔ بہباد والا اہم نے جام ٹولے کا  
اس وقت سا تھوڑا، جب وہ احتمالی قوتوں سے ڈر رہے تھے یہ ڈر ذہنی بھی تھا، حقیقی بھی تھا اور جسمانی  
بھی تھا۔ اہم نے اس وقت ان کا ساتھ دیکھا۔ جب والا ہماری پارٹی ان کا اعلان کئے عرض کر دیں اس  
احتمالی میں سیلوں کا مرہون منت نہیں ہے بلکہ چنان اسلامی میں اگر شپتوں خواہ کی دس سینیں بھی ہوں گی تو کتنے  
پیدا ہوں، لیکن ان کی پیر جان لینا چاہیے کہ ان کی احتمالی قوتوں کے خلاف ہر وقت پشتوں خواہ نے ہر آیزا کے  
کے خلاف اور گزشتہ لوگوں کے خلاف کیونکہ یہاڑی تائیخی ہے کہ ہر احتمالی قوت کے خلاف کھڑا ہوا  
ہے۔ اور ہم نے اس کی مخالفت کرنی ہے۔ اس میں چاہے ہمارا کتنا نیاں ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری پارٹی اسلامی میں سیلوں  
کی مرہون منت نہیں ہے۔ جب والا بلوچستان کی تائیخ میں خود سرداروں کی جنگ روپی ہے جو سروار اپنے کو  
بڑے بڑے سردار کہتے ہیں، وہ اور چھٹے سرداروں میں لا رہے تھے تو ہم ان کا ساتھ دیا، کیونکہ ہمیں ان پر ترس  
آیا، اس لئے ترس آیا کہ وہ یہاں کھڑے ہو کر دعوبے کیا کرتے ہیں کہ بے پہلے میں لاول گھا اگر پاکستان کو خطرہ  
درپیش ہواد لکھنا کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ جب ان کو تھوڑا سا خطہ لاقع تھا، لیکن ان کی گرفتاری کے داشت  
جادی ہو گئے تو انہوں نے درخواست کر دی کہ اس بیلہ کو صوبہ سندھ میں شامل کیا جائے۔ ان کو بلوچستان سے ہر روپی صرف  
آن ہے کہ جب تک ان کا رابطہ ہے تو اس بیلہ بلوچستان میں ہو، اور جب ان کی جان کے لائے پڑیاں تو وہ بھاگ کر  
نہیں بن جائیں۔ کیا وہ اس کی تردید کر سکتے ہیں؟ جب ان کو اس اسلامی میں خطہ لاقع تھا تو انہوں نے اس بیلہ کو نہ  
میں شامل کرنے کی درخواست کی تھی۔ ہم نے کبھی نہیں کی۔ ہم نے عظیم اللہ کا مقابلہ کیا ایوب کا مقابلہ کیا۔ انہیز  
کا مقابلہ کیا۔ انہیز کا مقابلہ کر نیجے، لیکن جام صاحب پلکھیں کو محمود بلوچستان میں ریگا۔

(مداخلت)

پہنچتاں بھی ہمارا نک ہے، ہم نے اپنے لئے فتح یا تھا، لیکن آپ سے چھوٹ گیا۔ تو ہم کھر رہا تھا کہ محمود  
یہاں میں گا محمود کی پارٹی یہاں رہے گی، اس کی جدوجہد یہاں کے غریب عام کلبیے ہوں گی، وہ یہاں کھڑے ہو کر  
کہتے ہیں کہ ہم غریب ہو کے ساتھی ہیں، اس لئے ہم نے پاکستان پلپلہ پارٹی کا ساتھ دیا ہے جباد والا۔ میں وہ خط  
ساتھ نہیں لایا جو میرے ساتھی نے وہ میرا ساتھی اس لئے کہ بلوچستان کا ساتھ دیا ہے، حالانکہ پلپلہ پارٹی کا  
کہ ہے، اس نے مجھے خریکھڑ کر دی ہے کہ پٹ فیڈر میں ساری کی ساری زمینیں اس حکومت کے احتمالی  
کوڈ پ کے مشوروں سے ان دُبیروں کو دے دی گئی ہیں جو ان کی حادثت کر رہے ہیں دہ یہاں آئیے اُشا یہاں

بیٹھا ہو اس کا نام صادق ہے، وہ کل میرے پاس آیا تھا، اس نے بتایا کہ پہ نیڈر لکی زمین غربیوں میں تقسیم نہیں کی گئی ہے بلکہ وہ دُدیروں میں تقسیم کی گئی ہے۔ جناب والا اسی طرح جس طرح آپ نے اپنی تقریب میں عرض کیا تھا کمزور کسان پارٹی کو اس لئے اندر کر دیا گیا تھا کہ مطالبات کیوں مانسمجھے ہو، جلوس کیوں نکالتے ہو، اور جعل کیوں کرتے ہو؟ میں سمجھتا ہوں کہ وہ لاؤٹ کر رہے ہوں گے کہاں دنیا کا نقشہ بدل رہا ہے، اتحادی قوتوں کی شکست ہو جی کرتے ہو؟ ہمارا اتحادی قوتوں کو گھٹتے میکنے ہوں گے اور یہاں آج نہیں تو سکل، کل نہیں تو پرسوں، اور پرسوں نہیں تو تو روں ہے اور اتحادی قوتوں کو گھٹتے میکنے ہوں گے اور یہاں آج نہیں تو سکل، کل نہیں تو پرسوں، اور پرسوں نہیں تو تو روں ہوں گے اور جو لوگ انکا اتحادی کرنے کی پہلی دھونکے کچھ ہے جام صاحب کریں، چاہے ریاستی صاحب کریں، کوئی سمجھ کرے اس سے حساب لہا جائے گا۔ اور اس سعد مختصر کے مذہب اور آپ کی پہنچے جائیں گے۔

### آوازیں! آین!

**جناب والا!** جب تک بلوچستان میں غیر فطری استغفار کا پیدا کردہ اتحادی نظام ہو گا، اس وقت تک اس مکتب میں اور اس صوبے میں جمہوریت یا جمہوری سیاست کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے، نہ یہاں جمہوریت آسکتی اور نہ یہاں غربیوں کی حکومت ہو سکتی ہے۔

**جناب والا!** کوشش ہیں یہ کرنی چاہئے کہ ہم یا اپنی سے ہوں، ہم غربی بلوچوں کو غریب ٹھاولوں کو اتحادی قوتوں کے چھپل سے آزاد کرائیں، چاہے اس کے لئے ہمیں کتنی بھی بڑی قربانی دینی پڑے۔

**جناب والا!** بلوچستان کی حکومت کے سلسلے میں میری سب سے بڑی تجویز ہے، بلکہ مطالبہ رہا ہے کہ جس وقت تک اس صوبے میں ٹھاولوں کو غال طور پر حکومت میں شرکیت نہیں کیا جاتا، اس وقت تک اس صوبے کا چنانشکل ہے میری کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی، ہم کسی کے دشمن نہیں، لیکن جناب والا آپ دیکھ رہے ہیں کہ بلوچستان کا سب سے بڑا فیروز بلوچستان کا سب سے بڑا برق سردار اور بلوچستان کا سب سے بلا بیچ نواب خواہ کریں گی، یہ بلوچستان کا ہر شخص آزاد یا جاپکھے لیکن دنیا کی کوئی طاقت اس سماں تک نہیں ہے کہ بلوچستان کا سب سے بڑا فیروز بلوچستان کے ساتھ دشمنی نہیں لیکن دنیا کے افسوس کے ساتھ خالق ایمان کر رہا ہے، کہ جب تک بلوچ صوبائی معاشر کو ختم نہیں کیا جائے گا، یہ صوبہ شیکھ طلاقی سے نہیں جلد کرنا یعنی میری تجویز ہے کہ ان دو اہم عہدوں، فذریا عطا یا گورنمنٹ سے ایک عہدہ پھیان کو ملنا چاہیے، اور اگر جام صاحب کریخ طرہ ہرکہ محمود میری کسی کے پیچے پڑا ہو رہے ایام مدد گزار نہنا چاہتا ہے، تو میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس صوبے کا گورنر یا وزیر اعلیٰ کی کسی پیچے نہیں، میں ان کو لکھ کر دوں گا کہ چاہے.....

میر صابر علی بلوچ۔ پرانٹ آف اسٹر مسٹر محمود خان جو کچھ اس وقت کہہ رہے ہیں، وہ خلاف تاء در ہے۔

مسٹر دبی اپنی سیکر:- یا سملی کی کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی:- میری گذاشت ہے کہ اگر میں تاریخ پیش کر دیں تو اس پر اعتراض نہ کیا جائے۔

میر صابر علی بلوچ:- مسٹر دبی اپنی سیکر۔

مسٹر دبی اپنی سیکر:- صابر صاحب آپ سینیج یا میں۔ میں نے اس سے حذف کر دیا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزئی:- میں نے تاریخ پیش کیا ہے۔  
جواب والا! جام ڈول کے ناسور کی طرح اپنے ساتھی دھونڈنے میں لگی ہوئی ہیں۔ اس سلسلے میں پرلسی، کاڑ کر ناضر و ری سمجھتا ہوں جناب والا! کسی ملک میں گھبڑتی کی نشود نما کے لئے، حکومت کو اچھا طرح چلانے کے لئے پرلسی کی آزادی پہت ضروری ہوتی ہے۔ مگر مجھے انہوں کے ساتھ کہنا چاہتا ہے کہ جام حکومت کس حد تک اخباری نمائشوں کی توجہ اپنے پیشے درانہ کام سے پشاکر انپی طرف کر رہی ہے، لیکن مجھے اب بھی اسید ہے اور میں پرلسی کی طرف سے پر اسید ہوں کا انھیں خیریا نہیں جا سکتا۔ جام صاحبستے اکثر صھانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انھیں کو نہ تقسیم کیا۔ کچھ کو تھوڑا اور کچھ کو زیادہ دے کر ان کے دریباں لڑائی کر دائی اور اس طرح ان کی توجہ ان کے پیشے درانہ ذمہ داریوں سے ہٹ کر ذاتی مفادات کی طرف ہوئی ہے لیکن پھر بھی مجھے اسید ہے کہ پرلسی جس کو رچڑھ نکلنے خرید سکا، جس کو دنیا کی کرنی طاقت نہیں خرید سکی، جس کو امور کی کا صدر کہ جس کی بادشاہی کا ذمہ درا آدھی دنیا میں بچ کر رہتے ہیں نہ خرید سکا تو کیا میں پر القصور کر لوں کہ جام صاحب جیسا چھٹا فوڈریٹ خرید کر لے۔

کبھی نہیں حسد یہ سکتا۔

جایے والا! میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں مجھے لیتیں ہے کہ جنگے  
لڑیوں کا بہت تام بھر پستان کے بھٹت سے زیادہ تھا، لیکن جام صاحب کے نیر غتاب کو جنگ کو کوٹھے خسارے  
میں چلا گیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اشتہار نہیں ملتے، میں کہتا ہوں کہ بھئی اشتہار آپ کو نہیں دینگے تو اشتہار کس کے  
پاس جائیں گے۔

**میر صابر علی ملبوح** :- پرانست آف ارڈر بنا جناب والا! کوئی میرکری ذمیر یا ممبر کا نام لے کر کوئی  
بات نہیں کہہ سکتا ہے آپ ذمیر اعلیٰ ہمیں، جام صاحب کا نام یکوں لیتے ہیں؟

**مسٹر محمود خان اچکزی** :- میں تو لوں گا بھی!  
(قطعہ کلامیاں)

**مسٹر محمود خان اچکزی** :- جناب ان کو اگر برالگتا ہے تو میں چھوٹے دیتا ہوں، اولیے جام  
صاحب کا کوئی مبارک نام تو نہیں ہے جو بیس نڑوں۔  
(قطعہ کلامیاں)

**مسٹر محمود خان اچکزی** :- جناب! یہ سب بھوسے پر سنل ہو گئے ہیں اور سب یہ پچھے  
لگے ہوئے ہیں۔

(قطعہ کلامیاں)

**مسٹر فہد پی اسپلکر** آپ اپنی تقریرہ جاری کھیں۔

**مسٹر محمود خان اچکزی** :- جناب والا! پسیں والوں سے یہ ری گزارش تھی کہ وہ اپنے پیشی کا الحاذ

نکھم ہے اپنی پانی تاریخ کو دنظر کھتے ہوئے جو اس بخوبی چل آ رہی ہے۔ اس کی بنا پر ہماری صحیح توجہ فیکری میں ان سیجیں نہیں کہتا کہ نیک ساتھ تفاوت کریں، میری ان سے گذاش یہ ہے کہ اخبار کا ادارہ یہ جو روائی طور پر اخبار کیکیت ہوتا ہے اس میں تھیں گاہکوں اس میں ان حوالوں کو آگے لایں۔ اس میں ان بخوبیوں کو سلفتے لایں، جو اس ملک کے مزبیع عوام کے لئے لفصال دہیں۔ جانب والا، جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا تھا کہ اس صوبے میں اچھی جمہوری حکومت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی، جب تک یہاں کے پٹھان جمہوریت پسندیدہ کو اس میں حصر نہ دیا جائے۔ خاصے والا، پٹھانوں کو اعتماد میں لینے سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ بروپ طلاقے سرداری نظام سے چھکارہ مال کریں گے۔ خاصے والا! سرداری نظام کی ہاتھ معاشرے میں حیثیت پاکی دیسی ہے جیسے اپیون خودی میں ہوتی ہے۔ اس ختنی دیلاس کا عمل رہتا ہے لفظاً بڑی ضریبِ معلوم ہوتا ہے اسی طرح جتنی میر تک سرداری نظام کا استھان قتوں پر اکھدار کیا جائے گا۔ اتنی بار اس عمل کے دہرانے کی ہدایت ہے میرے کہنے کا یہ مقصد ہو گز نہیں کہ سرداروں کے ساتھ مصلحت کی جلتے بلکہ مقابلے میں فائدہ ہے۔ ان کا مقابلہ کیا جاتے اور ان کو مقابلے میں بالکل ختم کیا جائے، خاصے والا باختصار کرنے کا میرا رگز بطلب ہیں کہم پکڑ کر کسی سردار کو مار دیں ختم کرنے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ کسی سردار کو لکھا دیں، بلکہ ہیں سرداروں کے ساتھ وہ سلوک کیا جائے اور وہ عمل دہرانا چاہیے جو جنین کی القابی حکومت نے اپنے روائی بادشاہ کے ساتھ کیا۔ ہمیں ان کے ساتھ وہ عمل دہرانا چاہیے جو جنین کی القابی حکومت نے لیا شاؤچی کے ساتھ کیا۔

#### (ردِ اقتداء)

خاصے والا! ہم نے اس سلسلے میں سرداری نظام کے لفصالات اور سرداری نظام کے تحت منتخب ہو کر آتے والوں اور ان کے غلط و ڈول اور ان دشواریوں کا ذکر بارہ کیا۔ لیکن ہماری ایک دسی گئی۔ یہ خدا کافی ہے کہ بالکل دہی اعداد و شمار اسی انداز میں ہماسے ملک کی سب سے بڑی عدالت حالیہ میں ہملک کے ساتھی جزوی پیش کر رہے۔ لیکن خاصے والا العبد از خالی بیمار اگر اس وقت ہماری بالوں پر یقین کر لیں جاتا کہ غلط مردم شماری ہوتی ہے، غلط لوگ منتخب ہو کر آتے ہیں۔ تو یہ خیال میں بوجستان میں یہ حال نہ ہوتا۔ لیکن بہر حال فارسی میں کہتے ہیں کہ دیر آید درست آید۔ ابھی تو مجیک ہے ہماسے ملک کی عدالت میں بالکل دہی اعداد و شمار بالکل اسی انداز میں پیش کئے گئے ہیں مجھے یقین ہے کہ اگر بھی سمجھتا ہے یہ اعداد و شمار ملک کی عدالت حالیہ میں پیش رکرتا تو آج بھی یام صاحب کہتے ہیں کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اس

سلسلہ میں اس حکومت کا اس کی انتظامیہ کا ایک ظلم یہ ہے جبکہ طرف میں توجہ ملاوں گا، جناب والا بھبھے سے یہ حکومت بھنپھے بلکہ جب سے یہ بھبھے نہ ہے، یہاں کے پٹالوں کے ساختہ ایسا زیستی سلک کیا جاتا ہے۔ آج بھی کوئی سہر تھاں میں ایک یادو پیچان میلر گئے اجس نبا پر جیل پینڈ کر دیئے گئے کہ تم افغان باشندے ہے جو تم افغانستان سے آئے ہو۔ جناب والا میں بڑے خلوص سے ان سے گزارش کروں گا بلکہ ان سے پوچھوں گا کہ ہے اس صوبہ کی سرحدی دلکوں سے ملتی ہیں۔ ایک طرف سے ایران اور دوسری طرف سے افغانستان کی سرحد ملتی ہے۔ ایران میں بھی بلوچ آباد ہیں اور افغانستان میں بھی بلوچ آباد ہیں کیا آج تک اس حکومت نے اس کی انتظامیہ نے کسی بھی بلوچ کو اس شک کی بیانی پر پکڑا ہے کہ تم ایران سے آئے ہو۔ کبھی نہیں کیا آج تک اس گورنمنٹ نے کسی بلوچ کو اس شک پر پکڑا ہے کہ تم افغانستان سے آئے ہو۔ کبھی نہیں، اگر دیکھا جائے۔ تو یہاں پر ایران سے آنے والے بلوچوں کے لئے اُسانی ہے۔ یہاں پر بلوچوں کا نے کے لئے فائدہ ہے، دلیے بھی ایران میں رہنے والا بلوچ پاکستان میں رہنے والے بلوچ سے زیادہ خلاف ہے، غریب ہے۔ اس کے لئے وسائل کی ضرورت ہے اس کیلئے روزگار اور کام کا جو کی ضرورت ہے۔ اگر ایران افغانستان سے بلوچ آتے ہیں۔ تو ہماری انتظامیہ ان کو کیوں نہیں پکڑتی۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ ہاں ہر کوئی بلوچ نہیں رہتا۔ تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ لشکر لون کیلئے اس صوبہ میں کجا رکھا ہے کہ وہ افغانستان سے یہاں بھاگ کر آئیں۔ یہاں سے دوست الوفاء ساجدی صاحب بڑے اچھے دوست ہیں، بڑے اچھے مہربان ہیں۔ اخبار جہاں میں بڑے لمبے چوڑے کالم لکھتے ہیں کہ انہوں پاؤندوں کی آمد سے آبادی زیادہ ہو گئی یہ ہو گیا۔ وہ ہرگیا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ اس شک کے باسیوں کے ساتھ یہ سلک روشن رکھیں جو آپ نے روا رکھا ہے۔ جناب والا۔ میں اصل موصوع کی طرف آتا ہوں۔ یعنی سمجھ اس میں چند ایک طیکنکیل باتیں ہیں۔ سمجھ پر بولنے سے پہلے میں چند ایک ایسی کتابیں کا ذکر کروں گا جو علمیک ایک سال پہلے ہیں نے اس سیلیں میں ہی سمجھ تقریبیں لگوائی تھیں ان بازوں کی تماں موجودگی اور ان پر بولنے پر گنجائش ان بازوں کا ثبوت ہے۔

(۱) جناب والا ایک پورا سال تکلیل طور پر عبادت در منائے ہو گیا۔

(۲) ہمارے وزیر اصادیاں اور دیگر حضرات، ان رسیوں کو اپنی بائیکر سمجھے ہوئے ہیں۔ جناب والا۔ دوسرے مولیں اور مرکزی حکومت میں اپنے حقیقت کے تعین کے سلسلے میں ہائے سناہدے بنیادی طور پر ناہاں ہیں۔

جانب والا! یہ نمائیدے بلوچستان، عوام کا نقطہ نظر اور ان کے مطالبات ہیں الاصوبائی مجالس میں پیش نہیں لر سکے۔ جانب والا ان نمائیدوں میں وزیر اعلیٰ صاحب جانب ریاستی صاحب اگر اخبارات ہیں بیان دیتے ہیں لیکن ہماسے سنا نہ سے مرکز سے جانب کتاب کے وقت دعا و دعویٰ کی بنیاد پر مٹی ہوئی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ ان کا یہ اندازہ غلط ہے کہ وہ مرکزی حکومت اور ان کے سربراہان کے ان واضح ہدایات، اور لعنت ملاست کے تن کا مطلب سمجھ سکیں جو بارہاں کا بنیز کے بشیر حضرات کو ان کی اخلاقی تحریک کے سلسلے میں کی گئی۔

جانب والا بلوچستان کی نمائندگی کے سلسلے میں واضح ناہیں کی صورت اس کے پیش آئی کہ ہمارے موجودہ مرکزی بحث کے ترتیبی اور غیر ترقیاتی میزانیہ میں بلوچستان کے حصہ کی تخصیص آبادی کی بنیاد پر کی گئی اور قسمی یہ کہ اس چیز کا تعین خود جانب وزیر اعلیٰ اور سنیسر وزیریات نے کیا۔ اور وہ اپنے لئے اس بات کو طڑہ امتیاز سمجھتے ہیں ہیں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ آپنے ہاں جا کر اپنی ذرداریاں صحیح طرح سے ادا نہیں کیں آپ نے صرف ان کو مکار تباہی ہے کہ ہمارے صوبہ کی آبادی اتنی ہے اگر آپ نہ کی جاتے تو ہمارا حصہ ڈاک کے ذریعے ہماں پا جائیتا مگر وہاں جا کر میٹھے رہے اُن کے جانے کی بجا ضرورت تھی خزانہ پر لے اسے ڈی اے کا بوجھ مفت میں پڑا۔

جانب والا آبادی کی بنیاد پر بلوچستان کے حصہ کی تخصیص سے غیر ترقیاتی میزانیہ میں کل رسم، ۲۰۰ کروڑ روپے دی ہے۔ جو ہیں، ۲۰۰ فیصد کے حساب سے دی گئی ہے یعنی ہمیں سورپے یہ صرف تین روپے دیے گئے ہیں اور ہمارے یہ نمائینے ان تین روپوں کو اچھا سمجھ کر آگئے ہیں اور بلوچستان کی ضروریات اور قیکے لحاظ سے اتنا راست ہے اس امر کی ضرورت تھی کہ ہمارے یہ نمائندے آبادی کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے دیسی و عربیں رقبے اور اس کی بہت سی ضروریات کو بنیاد بنا تے۔ جانب والا یہ تو ہمارا غیر ترقیاتی بحث ہا اور اکثر روپے یعنی آبادی کی بنیاد پر ۲۰۰ اور اس کا یہ مطلب ہوا کہیں.. اور پوں میں سے ۳ روپے ہے۔ اور اسی طرح ۲۰۰ کروڑ سے یعنی کہے کہ تین کروکھ روپے باقی ہے۔

جلبے والا! ترقیاتی بحث میں مرکزی حکومت نے جو رقم بالٹی ہے اس کی کل رقم ۲۲۵ کروڑ روپے ہے ہمکے نمائینے بتیں کو کروڑ روپے کی تقسیم میں مرکزی حکومت کی طرف سے کی گئی ہے پنجاب سندھ اور سرحد تو آبادی کی بنیاد پر ماں گھنے ہیں الیکٹرونک بوسنیاں رائے شاید مرکز سے ناراض ہو گئے ہوئے یہ کونکرد بلوچستان کے باشندے ہیں، لہذا انہوں نے انہیں خوش کر دئے تھے لئے نئے ہاتھی مادھ ۳۵ کروڑ روپے صوبے گزیرہ اور بلوچستان میں ہانتے ہیں یہ رقم سارے رکھتے کروڑ روپے کی ہے۔

جناب والا اسے شرم کی بات کہیں یا ظلم کی بات کہچلے سال غیر ترقیاتی بھی میں ہمارا حصہ ۴۰٪ میں مصروف تھا اور اس مرتبہ ہم سے معزز ممبران دہان بکر، دری و میڈی نے آئے اس سلسلے میں زبانے لقیم کے دوران ہمالے نائیدوں کی ناہلی کی حلت آئی۔ ایسے یادتمنوں کے لئے قومی منقاد کی فستہ بانی کی خارت۔ جناب والا بجٹ میں ایک بات مجھے سخت بری و حکومت ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ پہلے پشتون علاقوں کے ساختہ موکیل ہاں مبیناً سلوک بیا گیا ہے، بہر حال اس پر ہمیں کسی اور ملکی پر بحث کر دل گما، جام صاحب نے اور راہ کے لئے جو رقم محفوظ کیا ہے وہ ۶۰ لکھ روپے تھی اور اب اس کو ۹۹ لاکھ روپے مانگے ہیں جہاں تک مجھے علم ہے اور جو ہم نے پڑھا ہے یہاں کی آبادی دس ہزار بھی نہیں ہے۔ اس کے لئے جام صاحب نے ایک کوڑ ۹۹ لاکھ روپے محقق کئے ہیں جبکہ چھلے سال بھی اس کے لئے رقم کمی تھی اس کے بعکس ہمارے پشتون علاقوں میں آپ و مکیم اشلا شادیزی مازی بولیزی دعیہ میں تھیں آبادی تقریباً ۲۵ ہزار کی ہے اور یہ بات جام صاحب خود تسلیم کرنے ہیں کہ یہاں پر لوگوں کو پانی کی اتنی تکلیف تھی کہ صوبہ بننے پر پہلے گورنر یا ضلعی انتظامی ٹھینک یہاں سے بھیجے تاکہ دہان کے لوگ صاف پانی پی سکیں، جناب مجھ سے پہلے کے نائیدوں سے اور عینہ صدر فلان اپنکی مرحوم سے بھی بارہ دعوہ کیا گیا کہ ان علاقوں میں پانی کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس اسیلی میں بھی بارہ اکیا گیا کہ پانی کا انتظام جلدی کیا جائے گا۔ لیکن وہ شاید اسیلی کے وعدے کو بھی اپنا دعہ سمجھتے ہیں اس لئے اسے پورا نہیں کیا گیا۔ جناب ایک کوڑ ۹۹ لاکھ روپے دس ہزار کی آبادی کیلئے کسکے گئے ہیں۔ والا انکہ اس رقم کے دسویں حصے شادیزی کے لوگوں کو پانی ہمیسا ہو سکتا ہے کیا۔ میں ان سے پڑھ سکتا ہوں گے اس اسیلی میں اسیلیاں دینے کے باوجود اعلیٰ دہانیاں کو اسے کے باوجود جیسا کہ آپ کے وزیر اب پاشی نے کہا تھا اکیرہ اسکیم ہونی چاہئے بھرپور نے یہ اسکیم کیوں نہیں رکھی؟ اس لئے آپ چھالوں کے ساتھی سلوک روا رکھنا پاہتے ہیں۔ جناب جتنی بھی اسکیمیں اس سال مرتب کی تھیں میں ان میں پشتون علاقوں کے لئے ایک بھی اسکیم نہیں کھل گئی ہے۔ اور جناب ایک کوڑ ۱۱ لاکھ روپے میں سے صرف ۶۰ لاکھ روپے پشتون علاقے کے لئے ایک ۷۰٪ حصہ بھی نہیں ہے میں کے علاوہ ترقیاتی میزانیہ میں زراعت کی تین اسکیمیں بڑی طاقت کیلئے محفوظ کی گئی ہیں جس کی ملک لگت تیرہ لاکھ۔ ۶ ہزار روپے بنی ہے اس کے علاوہ ان شعبوں میں بوجپستان بھر کے لئے جام اسکیم کی مدد کروڑوں روپے محقق کئے گئے ہیں۔ لیکن یہاں لفظ بوجپستان سے مراد صرف وہ علاقہ ہے جہاں بوجپا رہتے ہیں جناب والا۔ اس طرح پشتون علاقوں کا احتصال جاری ہے۔ شبہ مخفظ جیوانات کے لئے ۶۰ لاکھ ۲ ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ ان میں پشتون علاقوں کو صرف ۶ لاکھ ۲ ہزار روپے ملے۔ اس طرح آپ سناس ترقیاتی بجٹ میں

پستون سلاسلہ کو ایک مرتبہ پھر فخر انداز کر دیا ہے  
اب بین ریسائی صاحب کی طرف آتا ہوں۔ آپ نے جواب ضرور دینا ہو گا۔  
( جدا خلت اور باتیں )

۶۰۔۵ کا بھی نہ صرف مایوس گئے بلکہ چامڑے کے استعمال نظر یہ کامنہ بھی ہے آپے اس سے جو خواہیں لیجی عوامی بدحالی میں کمی اور افزایا طرز ہیں کمی ہونے کی ایسی دلبتہ کی حقیقی ان کی حالت یہ ہے کہ بہرا۔ آپ کا بجٹ حقیقی معنی میں پھلے والے کم ہے۔

بہرا۔ ۲۔ اگرچہ چیزوں کی قیمتیں زیادہ ہیں شاید یہاپ کو مسلم نہ ہو کہ پاکستان اکٹا مکس سروے نے جو جائزہ یا۔ ۱۲٪ اہمیتیں میں لیا ہے۔ وہ یہ ہے کاس عرصہ میں افزایا طرز کی شرح ۲٪ فیصد ہی ہے۔ SIMPLE RATE OF INTEREST کے مطابق سالانہ ۲٪ فیصد اور سو در سو ۲۰٪ فیصد تی ہے۔ آپ کے موجودہ بجٹ کو جن ۲٪ کے برابر لانے کیلئے کل رقم کا اسی طرح سے گھٹایا جائے لیجی آپکے ہر ۰۔۰۱ اور پی کوہ، روپیے کتابجاتے۔

بہرا۔ اس مرتبہ آپ کا بجٹ افزایا طرز کو بڑھانے گا نہ کہ گھٹانے گا کیونکہ آپ کا بجٹ انتظامی کی تجوہوں پر خرچ ہوتا ہے جو معاشی اصطلاح میں خدمت ادا کرتے ہیں۔ اس سے بازار میں اشیاء کے خریداروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور لوگوں نے تو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

جناب سے عالی ای قیمتیں پر اس اثر کو افزایا طرز کی قیمتیں کا چڑھاؤ کھا جاتا ہے۔ اس طرح آپ کا ترقیاتی بجٹ بھی افزایا طرز کر بڑھائے گا۔ کیونکہ اس کا بیشتر حصہ ان ہی شعبوں پر مشتمل ہے ہو گا۔ جس سے پیداوار میں اضافہ نہیں ہو گا، اس کے اثرات کافی حد تک بعد رونما ہوں گے بلکہ قسم کا اصل صرف یہ ہے کہ جس کے پاس ہو صرف اپنی کمائی کے اور جس کے پاس نہ ہو وہ مرجاتے۔ ان حالات سے جناب عالی ہمو بے کا غریب طبقہ متاثر ہو گا آپ کے پیشیں کے ہوئے تھے تیانی بجٹ میں خصوصیت یہ ہے کہ ترقیاتی پر ڈگرام میں روان سلکے درمان خیلیں کا تناسب ۵۱: ۶۵ ہے

( مغلت )

Mr. Deputy Speaker: Mahamood sahib, Don't give dictation please. Carry on with your speech.

( مغلیت )

**مُسْطَرِ مُحَمَّدِ خَانِ الْجَنْفَرِيٍّ**۔ اور یوں مرجبہ اور نئی اسکیوں کا تابع ۲۲ جولائی ہے۔  
 تعلیٰ اسلام و شام کے مطابق۔ اب تھی اسکیوں کا تقدیم "بعض مغلوق میں کچھ عرض کر دیا گا تو آپ کی حکومت اسے  
 کمزوری کی طرف نشانہ ہی کر دی ہے کہ آپ کہر بیخ سال مفسدوں کے ٹانگت کا خیال نہیں ہے۔ شاید اس لئے کہ آپ  
 کے پاس چھا ہوا پیشہ مخصوص نہیں ہے۔ اگر تھی اسکیوں کا تقدیم جیسا کہ آپ نے اپنے ٹیلی و دیشنا اٹرو یو میں  
 فرمایا ہے اور یہ افراد از رک روک تھام کا ذریعہ سمجھتے ہیں جس کی منطق یہ ہے کہ آبادی پر قابل برپت کیلئے نسل نسل  
 کے طریقے کو اپنایا جاتے یہ بالکل اسی طریقے کے جیسے مولانا صاحب اعلان کر دیں تب کامی بچت ہو اس کا سر  
 کاٹ دیں یہیں معاملہ ہے۔

#### (مداخلت)

آپ کے سمجھتے میں خالع عذر خرچ کرنے کا مرجحان ہے نہ کہ بچانے کا۔ حالانکہ آپ کے ریزیویر کے سمجھتے میں گنجائش  
 ہے اور خاص طور پر کشنہ خینہ زیر کے تحت۔ آپ نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ وزیرِعظم پاکستان نے اپنے سکریٹریٹ کا فوج  
 کم کر دیا ہے مگر یہاڑی صوبائی انتظامیہ کے سربراہ اور وزیر دریوں کا خرچ ڈھنادیا گیا ہے۔ اس میں اس قدر کبھی گاکہ  
 غربی سببے کے محدود وسائل کا ناجائز طور پر استعمال نہ تھا میرے کے ہر شعبے میں ہو رہا ہے۔ اس کی شاہزادی حکومت  
 کی گالیوں کی وہ بھاری تعداد ہے جو ہر روز گلہر اسکول کے سامنے ٹیکے ہے اور روزہ روزہ بارہ اور کلیک بچے کے دریان  
 کفری ہوتی ہیں اور ان گالیوں میں بلا خفر آنے والی ایک گاڑی پر گورنر ہاؤس کی پیٹیٹ لگی ہوئی ہوتی ہے۔  
 حالانکہ ہمارے گورنر صاحب کے خاندان میں کوئی سببی ایسا فرد نہیں جسکی عمر اسکول میں پڑھنے کی ہو۔ جناب  
 ذرخانہ جب سے سببی ہوا ہے، پنج چیخ کر کہتے ہیں کہ ہم نے تعلیم کو ادبیت دی ہے مگر اعداد و شمار  
 اس تھی کرتے ہیں کیونکہ اس سال تھی پھر یہ سببی میں تعلیم کا حصہ دو کروڑ روپے ہے۔ اس صحن میں اسال  
 ایک چھپ پانچ نتے کا لیچ کو لئے کلاما دہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ترقیاتی اسکیوں میں کاچھ لیکھ رز کیلئے رہائشی مکاتا  
 کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ حالانکہ ان لیکھنڈ نے کئی باد صوبائی حکومت کو سپے مکانات کے باسے میں مطالبات  
 پیش کئے ہیں۔ اور ذرخانہ نے ان کو لیقین دیا ہی کرانی ہے۔ شاید آپ کی حکومت بہ پاہتی ہے کہ کامی کے لیکھ رز  
 بھی مزدوروں کی طرح ذہنی سکون سے یتے امام ہوں اور یوں دہنی نسل کی تعلیم کا ذریعہ بن سکیں اور شاید تعالیٰ  
 اداروں میں شامل صنعتی امن آپ کی حکومت عملی سے مطابقت نہ کھھا ہو۔ خباب والا ایک طرف قوم کے معاشروں

کے ساتھ یہ سلوک ہے اور دوسری طرف سکریٹری تعلیم کیلئے ایک ہزار روپے باہر سطح پر کوایہ مکان مخصوص کئے گئے ہیں۔ میں مطالیہ کرتا ہوں کہ اس اہم ضرورت کیلئے دیگر شرکتوں سے اور خصوصاً بی ایڈار اور پولیس کے عکلیں کیسے کام کروں گے کاٹ کر بچپن کے رہائشی مکانات کی تغیری کے لئے رکھے جائیں تو اس طرح آپ کا تعلیم کو الملت دینے کا بھرم پورا ہو سائے گا۔

خاب والا! اب آخریں کچھ باتیں شایاش کی ہیں، کیونکہ یہ بھی ضروری ہے تو آپ نے آمدیہ بڑھانے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے؟ اس پر یہ آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہوں کہ دولت دزد کی تقسیم کا رجحان سرمایہ کاری کے بجان کی ضرورت سے مطالبہ تھیں تھیں، وہ یوں ہے کہ کوئی کاری راملی یا آسانی بڑھائی جاسکتی ہے اس لئے کہ کوئی کاری پر لوگوں کے ہاتھیں ہے، اس سے انھیں کوئی خاص لفڑیاں نہیں پہنچے گا، اس لئے خاب والا، میری تحریر یہ ہے کہ اسے بڑھانا چاہیے، تاکہ ان ماکان خود مجبور ہو جائیں اور کبھی کہ جانی اسے نہیں لازم کروں ہیں چاہیے۔ (تفہم) دوسری بات خاب والا پر اپنی نیکیں کی ہے۔ یہ زیر غوشہ کیا ہے، کیونکہ بیان ابھی تک ذلیل آمدی اور دولت کی شرح متعین نہیں کی گئی ہے۔ اور یوں بھی پذیرہ ہزار روپے سالانہ آمدی میکس کی ادائیگی میں ہے مستثنی ہے خاب والا مسیری بات یہ ہے کہ جس وقت آپ افغانستان کے فروٹ پر نیکیں خالد نہیں کرنے کے ہمارے فروٹ پر نیکیں لگانہاں کے زینیداروں کی مقابلے کی سکت کھتم کرنا ہے نہاب والا آب اخراجات نے بھی اس مطالیہ کے مابین میں کہا ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی آپ سے ہو گئی ہے اگر آپ صرف تین مہینے پہلے اس نیکیں کا اعلان کر دیتے تو شاید آپ کے لئے یہ سلسلہ کھڑا نہ ہوتا۔ اور اب یہ سلسلہ اس نیکیدا ہو گیا ہے کہ زیارت نہیں اور کچلاک میں تمام زینیداروں نے اپنے باخت تھیکیداروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں۔ اور تقریباً کروڑوں کی خیزداری کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ آپ نے اس وقت نیکیں لگایا ہے جب بامی سروے ہو چکے ہیں، اب زینیدار اور تھیکیدار کے دریافت جگہ ہو گا۔ کیونکہ تھیکیدار ہے گا کہیں سکت کہ ایک روپیہ فی کوبیٹ ادا نہیں کر دیں گا۔ اور زینیدار کے گا کہ جیسے نے تو یہ سو نیکیں لگنے سے پہلے آپکے ساتھ کیا تھا، اب وہ اس جگہ سے دو چار ہوں گے، اگر یہ فیصلہ تین مہینے پہلے ہو جانا تو باغات خرجنے والے تھیکیدار اس کو مد نظر رکھنے ہوئے باغات کی نیت دیتے۔ اور باغ خردیتے۔ آپ نے لاریوں اور لبریوں پر بھی نیکیں لگایا ہے۔ ان سلسلے میں آپ کی حیات میں، اس لئے نہیں کر سکتا کہ اس میں بھی غیر طبقہ متاثر ہو رہا ہے، کیونکہ بلوچستان میں جتنے بھی ڈرک چل رہے ہیں ان میں سے کسی بھی ڈرک کی ملکیت

اس کے مالک کی نہیں ہے۔ جناب والا۔ یغیرب ڈائیریٹس جا لیں ہزار، دبپے دے کے سردار دار لوگوں سے ڈکھ رہی تھے ہیں۔ اور پھر ان کو قسط وار چار یا پانچ ہزار روپے ماہوار دتی تھے ہیں اس طرح وہ کمی سالوں میں ڈک کے اصلی مالک بنتے ہیں۔ اپنے مالک پر جو نیکس لٹکایا ہے، وہ آپ اس مالک سے لیں گے جو اسے جلاہا ہے۔ مالاہ کو اس غیرب نے اس حرف تھیں ہزار روپے دیکھ رہی تھے۔ اور فیریاً تین چار سال میں اس کا مالک بنے گا۔ اس نیکس کے لگنے سے بھی مجھے جناب والا خدشہ ہے کہ آپ یہ کہیں کہ میں شمارت کر رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ایک بڑی ہڑتاں کا سامنا کرنا پڑے۔ (مدخلت) جو بہت بڑی ہڑتاں میں تو بجہر دے رہا ہوں۔ اگرچہ لوگوں اور لاریوں پر نیکس بخوبی اور سندھ سے بہت کم ہے، لیکن اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ جب دہلی ایک لوگوں سے سیالکوٹ کے لئے چلتی ہے تو وہ دن میں ایک دفعہ نہیں چلتی بلکہ رات ۸ بجے تک مسلسل بولیا چلتی اور اترنی رہتی ہیں اور مالک کی کھانی کا ذریعہ نہیں ہیں؛ بلوچستان میں معاشرہ مختلف حصہ ہے یہاں ایک بس کوٹھ سے قلات کھلیتے چلتی ہے، وہ صرف ایک دفعہ سواریاں لیکر صبح چلتی ہے اور شام کو قلات سینچتی ہے اور دوسری صبح قلات سے یہاں کے لئے چلتی ہے۔ تبخوبی سندھ اور بلوچستان کی لوگوں میں بڑا فرق ہے ہماری ایک بس ہر صرف ایک دفعہ چلتی ہے اور ایک دفعہ یہ سواریاں لیتی ہے جبکہ سندھ اور پنجاب میں بسیں بڑا چلتی ہیں ... اب میں آپ کو زیادہ نیک نہیں کرنا یا بتاتا تھا۔ آپ کی یادداشت کے لئے کافی ہے جناب والا! اس دن دزیلوں صاحب نے آکھڑا کے کنڑا کھر کے سلسلے میں میری معلومات کو چھپنے کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں غلط کہتا ہوں تو آپ ذرا نوٹ کلہیں کر جناب فتحی ڈاٹر کیرنے ہیں کے باعث میں ریاستی صاحب اصرار کو ہے ہیں پنجگور کے ایک ٹھیکیندہ کو سو جون ۱۹۴۹ء کو شورگر کئے گئے۔ ٹھوپنی من کے حساب سے اور گندم کے لئے ۵۰ روپے فی من کے حساب سے ادائیگی کی اور ماسی دن قلات کے ایک ٹھیکیندہ کو شورگر کئے گئے ۱۵۰ فی من اور گندم کھلیتے ۱۰/۵۰ ادا کئے گئے۔

جناب والا اپنے اسی ریٹ پر پسی کے ٹھیکیندہ اور قلات کے ریٹ پر دیا گیا اور تربت کے ٹھیکیندہ اور پنجگور کے ریٹ پر دیا گیا ہے اب جناب والا میں اس معززہ الیوان میں مطالیہ کرنا ہوں کہ آپ کو اس ڈپی ڈائریکٹر سٹر گلزار فان مری کے خلاف تحقیقات کرنی ہے جو اس جرم کا مرتکب ہوا ہے۔ اور جناب والا میں اسمبلی کے اگلے اجلاس میں آپ اس کا جواب اٹکوں۔

اب تھوڑا CORRUPTION کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ میں زیادہ ذکر نہیں کر دیں گا ایکذ کہ میرے ساتھی ناراضی ہو جاتے ہیں۔ صرف تھوڑا سا ذکر کرنا کوچھا نہ کھلیتے کروں گا۔ جناب والا اجنب میں خوب اقتدار کی شنوں

پر سیٹا کرتا تھا۔

"آتے ہے یادِ محبہ کو گمراہ اخاذ ماذ"

ڈیہرے پاں ایک سہنہ کا خط آیا تھا۔ جس میں بچائے نے اپنی عزت اٹھانے یا اپنی بیٹی کی عزت رکھانے کے لئے میں لکھا تھا۔ وہ خط میں اس وقت معزز المیان میں اس لئے پیش ہیں کہ سکتا تھا کہ مجھے اس کے لئے اس کا خیال تھا میں نے وہ خط دزیرا علی کو دکھایا اور گروہی کے طور پر پراصحاب کو بھی دکھ یا تھا میں نے کہب اتنا کہہاری حکومت میں یہ ہو رہا ہے، خدا کے لئے اس آدمی کو سمجھاؤ نہ آدمی کو میڈی می تھا۔ خط میں اس ہمدرد نے لکھا تھا کہ جب اس سے مطالبہ کیا گیا کہ فلاں کو لالڈر میں نے انکا کردار یہ رہا کہ کرنے پر میری بیٹی کی راستہ فار و جرمی تھی کو زبردستی لے جائی گیا، اور جب میں نے ان لگن کو بچ کر کے ان کے گھر رحلہ کر کے اسے بچانے کا کوشش کی تو مجھے کہا گیا کہ میں جام اوسی سماں کا آدمی ہوں، میرا کوئی گھنہ نہیں بجا رہ سکتا وہ خط میں جام صاحب کو دکھا چکا ہوں۔ اب اس شخص کے خلاف کالمہ والی ہو رہی ہے، نام میں اس لئے نہیں لہذا کہ جو افراد اس کی کامروانی کر رہے ہیں ان کو نام مسلم ہے اور بن کر بساں فائل کر دیں لہذا کہ تھے۔

تجھے اس کے خلاف تحقیقات کرنے والی بھی کے لگن نے پورٹ دی ہے کہ اس جناب کا کوئی نہ میں پانچ، چھالہ، سپیلے کا بلکہ ہے اور اس میں جو فرش پسپر رکھا ہوا ہے اس بھی غیر مالک کا منگایا ہے ابھت قمیتی ہے تو اس پاکیشن لینے کے بجائے جناب نے یہاں صاحب نے اس پر لکھ چکا ہے جہاں اس افسر کے نقلن پیلووات فلاں آدمی کو کیسے بیٹیں اور پھر جب یہ فائل دوسرا چکر میں چیف سکریٹری کے پاس گئی تو اس نے لکھ دیا کہ اسے محکمہ نہیں کر پہن کے پاس جانا پڑیجے۔ اور جب یہ قائل ہمارے دزیر اعلیٰ صاحب کو جو غریب گھون کا بڑا احترام کرتے ہیں کہ پاس ہپکڑا نہیں نے لکھ دیا ہے کہ اس کے خلاف محکمانہ کامروانی ہوئی پاہیے۔

میدیکل کالج کے بابت میں ایک سوال کے حوالے مزیدر نے کچھ بتا یا اور باتی اس ذمہ داری سے مبترا ہونے کے لئے کہہ دیا کہ اس میں کچھ گرد رہے۔ بولان میدیکل کالج کی لیکر کے سامان کے بابت میں جو ٹینی ٹرددیا گیا تھا اس کی تفضیل یہی پاس ہے۔ اس میں کوئی آٹھ لوزیزی ہیں مثلاً EXCAVATION، کنکریٹ اسٹری فاؤنڈیشن، دیزیروں سب چیزوں کا علیحدہ علیحدہ دیکھیکاروں کا ریٹ لکھا ہوا ہے مثلاً EXCAVATION کے لئے جس دیکھیکار کو کامیاب قرار دیا گیا ہے اس کا ریٹ ہے۔ ۹ پیسے کیہکھ نہ اور جس کو ناکام قرار دیا گیا ہے اس کا ریٹ ہے۔ ۵ پیسے کنکریٹ کے لئے جس کو کامیاب قرار دیا گیا ہے اس کا ریٹ ہے دس اور جس کے

نام قرار دیا گیا ہے اس کا ریٹ ہے کوئی یہ کنکریٹی ہی کے متعلق ایک ریٹ ہے اور جن کو کامیاب قرار دیا گیا ہے اس کا ۹ ہے۔

### وزیر اعلیٰ و یکس کے لئے ہے؟

### میر محمد خان اچکزی ۲۔

بولان میڈیکل کالج کے لئے جس کا اپ چھپ کر افتتاح کرنے گئے تھے۔ اسی طرح مشینی الفاؤنڈیشن کے لئے جس کو کامیاب قرار دیا گیا ہے اس کا ریٹ ۲۵ ہے اور جس غریب کو نام قرار دیا گیا ہے اس کا صرف ۱۵ ہے۔ اسی طرح جناب والا باقی تمام ان آئندہ مدرس آئیم کے لئے زیادہ ریٹ والے کو سمجھیکہ دیا گیا ہے اور کم ریٹ والے کو نام قرار دیا گیا ہے اس ثبوت کے ہوتے ہوئے بھی یہ ریٹ ساتھی کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہے تو میں ان سے یہ کہلو سکتا ہوں کہ کچھ ہو رہے ہے جو سمجھیکہ اس نام قرار دیا گیا ہے وہ بلوچستان کا ہے ٹھاں سمجھیکہ اس کا نام ملک محمد اور غان ہے کہ تذکرہ میں سمجھیکہ اس کا جو بلوچستان میں سب سے زیادہ ایماندا سمجھیکہ اس ہے اور نام صرف اس لئے ہوا ہے کہ شاید وہ کچھ دشیکے لئے تیار نہیں تھا اور جو کامیاب ہوا ہے۔

### وزیر قالون ۳۔ کامیاب کون ہوا ہے اس کا بھی نام بتائیں۔

### میر محمد خان اچکزی ۲۔

وہ کوچی کے ہیں۔ اب جناب والا میں آپ کے توسط سے یہ مطالیہ بھی کروں گا کہ اس قسم کی جو گزارہ بلوچستان میں ہو رہی ہے، میں اس سلسلے میں جواب دہ کہی انہی کو سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں مطالیہ کر رہا ہوں کہ حضرت اپنی تقریر میں اس کا جواب دے دیں۔ (مشکر)

### میر فضی اسپیکر ۴۔

اب اسمبلی کی کامروائی آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی کی جاتی ہے  
(اسمبلی کی کامروائی دُہ پہر بارہ بجکر پانچ منٹ پر آدھے گھنٹے کیلئے ملتوی موگنی)

(ایوان کی کارروائی بارہ سمجھو چالیس منٹ پر زیر صدات ڈپی اسپیکر میتیوں خش بوج  
و د بارہ شرودع عین)

وزیر اعلیٰ رحمہ میر غلام قادر خان) جناب والا یہ انتہائی خوب کام قائم ہے کاس معزز  
ایوان کے ایک معزز رکن جناب محمد خان اچکزنی صاحب نے بیٹھ چھڑ کر ذاتیات پر بھی تعمیہ شد وع کی ہے اور  
بڑی خوشی کی بات ہے کہ وہ اس وقت ایوان میں موجود ہیں۔ جناب والا! انگریزوں کے لئے انہوں نے تو کیا ہی جو دہد  
کی ہوگئی، لیکن اس سلسلے میں انہوں نے اپنے خاذان کا طرا ذکر کیا ہے میں ان کے والد محترم جناب شہزادہ عبدالمحمد  
خان اچکزنی کا بڑا احترام کرتا ہوں اس لئے میں اس چیز کو مخصوص نہیں کرتا ہوں، کران کا حوالہ دوں، لیکن ان کے  
ہاشمی نے اپنی تقریبیں یہ کہا کہ مردوں کا ذکر کیوں کرتے ہو، مردوں کا ذکر نہ کریں مگریں مکمل نہیں کا ذکر کیا کہیں  
اس لئے شاید وہ اپنے والد بزرگوار کی خدمات کو سمجھ جن کے متعلق آج انہوں نے اپنے کیلئے اپنی خدمات کے  
 مقابلے میں بڑی حیر سمجھتے ہیں تو مجھیں اپنے والد بزرگوار کا بھی احترام نہیں ہے وہ تو ذاتی حملے کر سکتے ہیں  
میں زیادہ تفصیل میں جانا نہیں چاہتا، پھر بھی میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ خدمات کا ذکر کیا گیا ہے تو  
اس بارے میں بھی کچھ عرض کر دوں۔

جنابے والا! خدمات کئی قسم کی ہوتی ہیں، ایک ہوتی ہے کہ ایسے کی خدمت ایک باہر  
کے مالک کے لئے خدمت ہوتی ہے۔ ایک وہ خدمت تھی، ایک وہ غنیم خدمت اور اشیاء خالکہ جو  
پاکستان کے عوام نے پاکستان کو مال کرنے کی جدوجہد میں ادا کیا۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ اس پاکستان کو مال  
کرنے کی جدوجہدیں کرنے افراد شامل تھے، میں نام لینا نہیں چاہتا، لیکن یہ صور پر چھوٹا گاہک وہ کون سے  
افراد تھے کہ جو پاکستان کے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے قربانیاں دے رہے تھے اور جو لاکھوں بھاگر  
لٹکریاں پیچ رہے ہیں ان کو اپنے سے لگا رہے تھے۔ اور وہ کوئی افراد تھے کہ جو اس پاکستان کی  
ملکت کو بنانے پر راضی نہیں تھے بلکہ انہوں نے چیلنج کیا تھا اور وہ خود گواہی کے تھے ہیں کاس وقت میں نے  
پاکستان کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ تو یہ ہوتی ہیں خدمات۔ اس کے بعد میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ پر  
کچھ روشنی ڈالوں کر پاکستان کو حاصل کرنے کے لئے کس طرح جدوجہد کی گئی تھی اور پاکستان کے لئے  
کن کن انسداد نے قربانیاں دیں۔ ایک بہت بڑا الزام ہم پر یہ لگایا جاتا ہے کہ ہم انگریزوں کے ایکیٹ

ہے ہیں تو یہ پہلو گا کر سبے بڑے سارے اجنبیوں کو اپنے کھنڈوں نے پاکستان کو بننے شروع کے لئے سہدوں کے ساتھ تعاون کیا۔ مقصد کیا تھا یہ مقدمہ تھا کہ آپ اس صنیف کے مسلمانوں کو اپنے طور پر سہدوں کا غلام بنانا پاہتھے تھے اور آپ کی خدمات ہمیشہ انگریزوں کے ساتھ رہیں انگریزوں کی شہر پر آپ انگریزوں میں گئے اور آپ کی جدوجہد انگریزوں سے اس ملک کو ازاد کرنے کی بھی تھی، بلکہ آپ ابتدی طور پر اس ملک کو انگریزوں کا غلام بنانا پاہتھے تھے۔

جبابے والا؛ ذمہ دار ہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے لوگوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے اس سلسلے میں ایک پیغمبر معزز رکن کو بتلانا چاہتا ہوں کہ میں یہاں پر قلمی طور پر کسی کی تعریف کرنے نہیں آتا ہوں، لیکن جہاں تک خدمات کا تعلق ہے پاکستان کے ایثار دینے کا تعلق ہے تو اس وقت جب، کلخانہ یا پاکستان کے لئے بغیر قدم ہو رہا تھا، میں اپنے معزز رکن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے اس بغیر قدم میں پاکستان کے حق میں وعدہ دیا تھا؟ اس پاکستان کے سرداروں نے ہمیں پاکستان کے حق میں وعدہ دیا۔ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ اس بغیر قدم میں ہوں نے حصہ نہیں لیا۔ بلکہ انگریزوں کی شہر پر وہ یہ پاہتھے تھے کہ پاکستان سندھستان میں شامل ہو گئے۔ لیکن پاکستان کے سرداروں نے انگریزوں کا مقابلہ کیا۔ اور پاکستان کو پاکستان میں شامل کر دادیا۔ تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ سرداروں کی ان خدمات کو نظر انداز کر رہے ہیں؟ خدمت خدمت ہے خواہ کسی شبیے میں ہو، اور کسی بھی طریقے سے ہو۔ خدمت کبھی برسیدہ نہیں ہو سکتی۔ جناب اللہ تعالیٰ یہ کہا گیا ہے کہ ایسے بھی لوگ تھے کہ جنہوں نے انگریزوں کی بھیجان ملائی ہیں تو یہیں ان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ یہم گھیان ملائے والے نہیں ہیں بلکہ یہم آپ جیسے انسانوں کو ملائے والے ہیں۔

### (تالیف)

جباب والا! اپنی حمہریت پسندی کا ٹھہر دھڑکوں پر اپنیا جا رہا تھا۔ تو یہیں کہا نہیں چاہتا تھا لیکن کچھ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ جب ان کے والد مرحوم شہید ہو گئے اور یہ ان کی نشت پر کفر ہوتے تو یہیں پہلے پانچی کے کام کرنے تھے کہ جیروف کے موسم میں پہاڑیوں پر اور گاؤں گاؤں جا کر لوگوں سے کہتے تھے کہ محمود فان اچکری (کو) وعدہ دیئے جائیں تو جناب جن افراد سے ہوں نے استفادہ کیا ابھی افراد کے لئے کہہ رہے ہیں کہ جنہوں میں جنہوں کا سافنا نہیں کر سکتے۔ ان کو وہ وقت یاد ہو گا کہ انتخاب کے وقت یہاں ساتھ نہیں تھے ان کے کارکن ہمکے ساتھ نہیں تھے۔ بلکہ اس وقت اگر پہلے پانچی کے کارکن ان کا (محمود فان اچکری) کا ساتھ نہ دیتے اور ان کے ساتھ تعاون نہ کرتے تو یہ بغیر کسی تفعیل کے کہہ سکتا ہوں کہ ان کا اصلی کی نشت کے لئے انتخاب جیت بانا ناممکن تھا۔

(تالیف)

چاہیے والا! اور بہت سی کھڑا چھالی گئی ہے، کوشاں کی بائیں کی گئی ہیں اور ہم نے بڑے صبیطاً تھلے  
ان کی بائیں سنی ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ اپنی توجہ زیادہ تر سبب کی طرف مبندوں فراستہ، لیکن وہ ذاتیات  
پر چلے گئے، اور ذاتیات کا جواب ذاتیات میں دینا انتہائی ضروری ہے۔ جناب والا ایک سوال ہیں ان سے  
پوچھنا پاتا ہوں کہ جب رسائی عناہب گورنر نے لاس وقت روڑوں میں چارل باہر کرنے صحیح رہا تھا آپ نے  
ایسی خدمت انجام دی تھی را! لیکن بہت سی چیزیں ہیں، لیکن میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اس ایوان کے سامنے  
ان کا اظہار کروں تو جناب والا بپھے انسان کو پھے گریا میں دیکھتا پھیلتے۔ پھے آپ کا ہزار دیکھتا پھیلتے۔  
پھر کسی پر نقصیدہ کرنی چاہیے۔ بیرے عزیز روت! یہاں کے لوگ اتنے غافل نہیں ہیں وہ سب جانتے ہیں  
میخ بھی جانتے ہیں، آپ کو بھی جانتے ہیں۔ صرف کھدر کا بادہ اٹھوکر یا بساں تبدیل کر کے انسان پھر اور نہیں  
ben سکتا۔

ہنا ہے والا! یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ عوامی قاتل ہیں، یہ ہبھوریت کے قاتل ہیں، یہ دہ افراد ہیں کھبڑوں  
تیڈوں لیونٹ کئی میں دوٹ چیا، تو یہ ان کو بدلانا پاتا ہوں کہ عوامی قاتل کون ہیں؟ یہ مظلوم لوگوں پر حملے  
یہ بول ہیں وہا کے، یہ سماج دشمن کا دروازہ، یہ بول کا استعمال کرنا تو یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ہم عوامی قاتل ہیں یا  
آپ، اور جناب والا! میں یہ پوچھنا پاتا ہوں کہ عوامی قاتل کس کے انسانے پر کام کر رہے ہیں؟ کس کا پھر  
یہاں پر آ رہا ہے؟ کس کے بیں بو تپ پ.....

## مسٹر محمد خان اچکزئی و سُن کا پیارا ہے؟ (قطعہ کلامیاں)

مسٹر دہلی اچکزئی و آپ نے بہت کچھ کہا، انہوں نے سُننا، اب وہ کہہ رہے ہیں آپ کو سننا  
چاہیے۔

وہ را علی و آپ بہت کچھ کہچے ہیں، ہم نے بہت صبر تھلے سے سُننا، اب ہاری باری ہے۔  
تو جناب والا! جو شخص ملک کا قاتل ہو، ملک کو توڑنے کی سازش کرتا ہو، یعنی ملک کے خلاف سازش کر رہا ہو

ذمیحیوالیں اس سے بڑھ کر ادکرنی قاتل نہیں ہو سکتا۔ اور آئندہ پاکستان کی آنے والیں ملک کے قاتل کو زاموش نہیں کر سکتیں ہیں۔ ملک کے ڈن ہیں، اور ملک کے غلاف سارے شیں کرتے ہیں، اس سرچ کو نہیں کہتے ہیں، کسی در ملک کی طرف سے طلوس ہونے والے سرچ کو دیکھتے ہیں، تو میں ان کو بتلانا پاہتا ہوں کہ سرچ کو سرچ ٹھانے کے خاب کبھی پوچھنے نہیں ہوں گے۔ اور انشاء اللہ پاکستان کے عوام اس خواب کو نہ ملگی بھر لپرا نہیں ہونے دیں گے ز پہلے ہونے دیا ہے ذہبی اب ہونے دیں گے (تأمیل)

**جناب والا!** انہوں نے تاریخ کا حوالہ دیا۔ تاریخ کا حوالہ دینا بڑا اسان ہے، لیکن کم ازکم ان کو یہ دیکھنا پاہیزے کہ پاکستان کا دہ مردش جسے ملک کی سر زمین عروزی ہے، دہ مردش آپ کے متعلق کیا جاتا ہے۔ جس تاریخ کا انہوں نے پس منظر سیشیں کیا ہے، اس پر تو میں اخبار سائے کو ناہز دیکھنی نہیں سمجھتا۔ میرے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے، آئینا م صاحب کے متعلق کہا گیا ہے۔ میں اس سuron ایوان کے سامنے بتلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ہم نے اس ملک کے ساتھ خداری نہیں کی، ہم نے اس ملک کو نہیں بیجا ہے۔ آپ نے دلن کو یعنی کو کوشش کی، ہم نے پاکستان میں شامل ہونے کیلئے جدوجہد کی اجنبک بہت سی سات شیں ہو رہی تھیں کہ یہ ملک ز بنے اور حب اللہ تعالیٰ کے نفل و کرم سے بن چکا تو آج تک، انہوں نے اُسے مدد لیا ہی نہیں کیا ہے۔ یہ حالاتے بعد کوہار سے املازہ کیا جا سکتا ہے۔ عمل سے املازہ کیا جا سکتا ہے۔

**جناب والا!** جہاں تک ہماری خدمات کا تعلق ہے میں ایک چیز ایوان کو بتلانا پاہتا ہوں، اگر ہم میں کئی خایہاں ہو سکتی ہیں۔ لیکن میں لقین سے کہ سکتا ہوں کہ ہاتے عمل سے ہماری گفتگو سے ہماں کو دارے کھینچا ہے، چیز ثابت نہیں ہو سکتی کہ جس ملک میں ہم نے پرورش پانی ہے جس میں ہماں سے خاذان کی قبریں ہیں، اس کے علاوہ کسی دوسرے ملک پر نظر رکھی ہو۔ اور اگر آپ دوسرے ملک پر نظر رکھتے ہیں تو آپ کو یہ قوم کبھی نہیں چھوڑے۔ آپ بالکل اتنی کھینچیں کہ ملک کے ساتھ کسی کو بھی سائنسوں کی ایجادت کبھی نہیں دی جا سکتی ہے کہ وہ ملک سے بھیلے۔ جناب والا! یہاں پر ڈاکٹر غفاری کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ یونٹ کے متعلق بھی کہا گیا ہے، میں ان کو بتلانا پاہتا ہوں کہ جناب ڈاکٹر صاحب کے احساس ہوا کہ اس نے ساری زندگی کا انحرافیں میں ہزاری۔ اور میں ان کے کئی طبوں کا مولہ دی سکتا ہوں جس میں انہوں نے باد بارہا ہے۔ کران کی پالیسی غلط تھی۔ اور آج یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کانگریس مسلمانوں کو خلام بنانا پاہتی تھی، تو پھر انہوں نے نظر یہ بتہیں کیا۔ پتہ نہیں آپ کہاں سے غلط حوالہ دیتے ہیں، ڈاکٹر صاحب نے وہ یونٹ قائم کرنے کے لئے میرزا میرزا اسیلی کو مجبور کیا کہ وہ ان کا ساتھ دیں، لیکن اسیلی کے میرزا نے

ان کا ساتھ نہیں دیا۔ اور وہ اکٹھا حب کو اپنی وزیر اعلیٰ کی نشست اس لئے چھوڑنی پڑی۔ جناب والا مالات کو غلط طبقہ پر پشتی کرنے کی کوشش کی گئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا ذکر بھی گیا ہے، قبہ اکیب کا اپنا نظریہ اور کرداد ہوتا ہے اور وہ اپنے کردار ہی۔ سے عظیمِ ادمی کھلا تا ہے میری نظریں اور پاکستان کے محبت وطن عوام کی نظریں ہم ان کو سمجھی عظیم نہیں کہ سکتے ایک بنگرا ہنور نے پاکستان کی ہمیشہ مخالفت کی! ایسے ادمی کو صرف محمود صاحب اچکزی عظیمِ ادمی کہہ سکتے ہیں (ر ساختہ)

مقصد جناب محمود خان اچکزی کا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عوام کو غلط تاثر دیا جائے، اس گیلری کے عوام کرتاؤ کیا جائے۔

نیپکے وقت میں تمان پریس والوں پر رات دن جلے ہو اکتستھے، لگن کو اندازیا جاتا تھا۔ تو جناب والا یہ غلط تاثر پریس والوں کو دنیا چاہتے تھے۔ تو جناب میں ان کو تادینا چاہتا ہوں کہاں تک کا پریس ازاہ ہے اور یہ پریس والوں کو غلط تاثر نہیں دے سکتے، پریس یہ تو ہمہ سکھاتے کہ پاکستان کے ان محبت وطن افسران پر محظوظ نکھر میں کی گئی۔ اور پاکستان کوڑنے کیلئے کوشان ہیں تو جناب والا آپ فکر کریں۔ اخبار دلے یہ لکھو دنیہ کے محمد صاحب کتنے عظیم رہنا ہیں اور جماعت کے صرف ایک رکن ہیں، وہ کس طرح سے الیکشن میں آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو پہلے پارٹی کا مرہون منت ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ احسان کسب مانتے ہیں اور ما نسبی نہیں چاہتے یہ ایکونکہ ہمیشہ یہ طریقہ ہے محسن کشی اچھی نہیں ہو اکرتی ہے قیوم لیک اور شتوں حزاہ نہیں دراہل چیزوں ایک ہی ہے مفرق ان میں تھا نآپ میں ہے۔ لیکن نآپ میں کوئی سمجھے ہے اذان یہ کوئی سمجھو تھی۔ آپ کے دالہ محترم جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں ان کا حساس ہوا۔ آپ کا حساس نہیں ہوا ہے ایک نکودھ محب وطن تھے کہ ان درپیں کا نظر یہ عوام کے لئے غلط ہے۔ پاکستان کیلئے غلط ہے اور طھاں کیلئے غلط ہے اس لئے انہوں نے ان سے قلعے قلعے کر کے ہائے ساتھ تھاون کیا۔ وہ سمجھتے تھے۔ بلوچستان کے عوام کی لفڑاں ہیں ہے کہ وہ ہائے ساتھ بیجیں (تالیان)

یہ دوسرے جو ہیں آپ پر بھی ڈالے جا رہے ہیں کہ ان کا مقصد پورا ہو، اور آپ پر ان کی پالیسی کا یا بھگتی جن کے فریب میں آپ کے والد صاحب نہیں آتے، ان کے فریب میں آپ فرید آتے۔ اب یہ دیکھا ہے کہ...، محمود صاحب اشارہ کر رہے ہیں کہ پیہے لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے بڑی خوشی سے لیں، کہیں سے بھی آتا ہے لیں۔

میر صابر علی بلوچ نے کیا پتہ کہہ رہے ہوں کہ دے دو -  
(قطعہ کلامیاں)

مسٹر ڈی اسپیکر : مدخلت نکریں، ہم صاحب کی بات منسیں۔

وزیر اعلیٰ : بیری بات تحلیل سے سین۔ میر اقتضاً ارادہ نہ تھا کہ ذاتیات پر آنے کی کوشش کروں میر قطعاً کوئی ارادہ نہیں تھا کہ میں ذاتیات پر اؤں بہتر ہونا کہ وہ بحث پر روشنی فالتے، کیونکہ پڑھنے کا بھت بیش ہوا تھا، اور ضروری تھا کہ اس کے پہلوؤں کو نیر سمجھت لایا جانا، لیکن الحسن نے بحث کو ایک یسا سی حریق بنالیا ہے جب دالا کہیشہ ایسا ہوتا ہے کہ جب آدمی پر گمکیاں طاری ہو جائے اور جب اس کا مقصد پورا ہر انظر نہیں آتا تو وہ چاروں طرف دیکھتا ہے اس کے لئے کہن ساد طریقہ اختیار کرنا چاہیے؛ پھر ایسے لوگوں نے آخر یا سی خود کشی کی ہے۔ آپ تائیخ کا پس نظر دیکھیں کہ عجائب ایسے لوگوں کو اپنا مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اور کوئی چیز نظر نہیں آتی الحسن نے ایسے موقع پر خود کشی کی ہے۔ اسی طریقہ جب بھی انہوں نے قدم اٹھایا ہے، میں ان کو ملامت نہیں کرتا، کیونکہ انہوں نے حوقم اٹھایا ہے ہو سکتا ہے وہ انکے نظریہ کے مت بھی ہو۔ لیکن میری نظریں انہوں نے بہت بڑی یسا سی غلطی کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کا دل بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو گا ادا پنے دل کو مٹولیں اور دیکھیں وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے بہت بڑی غلطی کی ہے، اور اس سے زصرف پاکستان کے عوام کو بہت طلاقسان ہوا بلکہ ....

(مداخلت)

جنابے والا! میں یہ بات اس لئے نہیں کہتا ہوں کہ میرے موزد درست علم سے بالکل واقع نہیں ہیں۔ اور وہ نہیں جانتے کہ کیا ہونا پاہیزے، انہوں نے صرف ایک چیز سمجھی ہے کہ کس طرح حکوم کا احتصال کریں۔ یعنی بعض مرتبہ ترددہ بڑی خلصہ و تسلیت سے کہتے ہیں کہ اس پر احتصال ہو رہا ہے۔ اس پر احتصال ہو رہا ہے لیکن وہ پاکستان کا نک کھا رہے ہیں اور اس سے زیادہ دوسری بُلگے سے کھا رہے ہیں تو یہ پاکستان کا احتصال نہیں تو اور کیا ہے۔ جناب والا! جب وہ پاکستان کا احتصال کر رہے ہیں تو ....

(قطعہ کلامیاں)

جناب طلاق! میرے معزز کرنے یہاں پر بڑی تقدیر کی ہے حالانکہ الحزن نے مجھے  
کماذ کہ بجا تھا کہنا بڑی بات نہیں کی تھی اور صرف یہ سمجھتا کہ کہنے میں بھی بھر جائے گا  
افروز کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میرے معزز دوست ادھار کی پانے کا مفہوم نہیں سمجھے اور نہیں میں اس کا مطلب ان کو  
سمجھانا چاہتا ہوں تاکہ وہ اس کا مطلب سمجھتے ہوئے بھی نہ سمجھیں۔

(تقبہ)

جیسا کہ پس بھی ہانتے ہیں کل福德 کی عپارے کہاں سے آتی ہے اور ادھار کی چائے کہاں سے آتی ہے یہ سمجھانے کی  
بوجھے یہاں ضرورت نہیں ایک چیزیں اور دشمنت کرنا چاہتا ہوں کہ اس موبیل میں ڈسپلین اند کیا ہو سکتا ہے آپ  
آزادی سے اسیل کے مجلس میں شرکت کر رہے ہیں جہاں تک ڈسپلین کا قائم ہے تو پاکستان میں ڈسپلین کی وجہ  
سے آپ مجلس میں شرکت کر رہے ہیں میرے دوست کی بیوی کو زکام والی بات ہے تاکہ اگر آپ کو زکام  
ہو پائے تو آپ اس مجلس میں شرکت نہیں کر سکتے یہ آپ کا ڈسپلین ہے یہ آپ کی ملت ہے تاکہ اس  
سے سبti حمل کریں۔

(ایا تیسے۔ مداحلہ)

یوسف صادق کو یہاں ایسی حالت میں حب الوطنی کا جذبہ کمپخ کر لایا ہے۔

## میر لیوسف علی خان مگسی ۔ ۔ ۔ ۔

ستر دبھی اسٹریکر ہے۔ یوسف اگر آپ کر بولنا ہے تو آپ پوائنٹ اف آئر پر پولیں۔

## میر لیوسف علی خان مگسی ۔ ۔ ۔ ۔

مجھے یہاں پر کوئی منیں کر کے نہیں لایا مجھے یہاں پر میرا فرض کمپخ کر لایا ہے مجھے میرا ڈسپلین یہاں  
نکھلایا ہے اگر نہست کا سوال ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ناظریہ کی طرح پنج ماہ کسی جان کا دس نے انھیں اس طرف سے  
اُس طرف چینیتا۔ جذب دالا اُناظریہ ایک ظلم اسکریپس ہوا کرنی تھی، جان کا دس بھی اس کا ساتھی ہوتا تھا تو وہ فلمیں یہیں  
ٹھہر پھی ملا کرتے تھے۔ تو جذب کوئی جان کا دس ایسیں دہاں سے یہاں پنج ماہ کر لایا ہو گا، لیکن مجھے تو میرا فرض یہاں

پہنچ کر لایا ہے۔

## مسٹر ڈی اسیکر ہے۔

مسٹر یوسف یا اپ کا پاؤٹ آف ارڈر ہے،

وزیر اعلیٰ ہے۔ جناب والا اسیکر عزیز دوست نے .....

## مسٹر محمد خان حبکرنی ہے۔

یہاں پر منیش کر کے لایا گیا ہے ایونکر انہوں نے اپنی بیماری کی وجہ سے اپنی دنارت سے استغفار دے دیا ہے جام صاحب نے اس وقت تک پریس جب ایسی .....

## مسٹر ڈی اسیکر ہے۔ مسٹر محمد خان آپ شرف رکھئے۔

وزیر اعلیٰ ہے۔ جناب والا یہاں لفظ عظیم استعمال کرنا نہیں چاہتا ہوں، مگر مجہد ہے کہ ایک آدمی اپنے اپ کو خود اتنا حلیم کہتا ہے تو ہیں جب کہنا پڑتا ہے۔ جناب والا یہاں پر نیپ کا ذکر کیا گیا تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہم نے کتنی فتوحہ بانیاں دی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیزیں محمد صاحب کے تقدیر میں بھی نہیں اسکتی ہیں۔ وہ صرف اس بات کی کوشش رکھ سکتے ہیں کہ یہ ملک لٹٹ جائے۔ وہ اس عظیم ملک کے حوالے کے خلاف چل سکتے ہیں، لیکن وہ اس ملک کیلئے کوئی ایسی فربانی نہیں ہے سکتے جس۔ قربانی سے اس ملک کی ترقی ہو اس ملک کا تحفظ ہو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام گھپکی سے زیادہ میراثی ترقی کی راستہ را عطا اللہ منگل ہے میں اپنے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اس پاکستان کی خاطر ملک کے ناطر اپنے تمام رشتہ داروں کو ایک طرف اور پاکستان کو ایک طرف رکھا ہے۔

(تالیف)

اور انشاء اللہ پاکستان کو ایک طرف کھین گے اور ہر اس رشتے کو جو پاکستان کی ترقی کی راہ میں حائل ہو گا اسے

دوسری طرف رکھیں گے۔

(ماضت)

آپ باتیں سین، آپ کو دکھ تو ضرور ہو گا ایکونڈ میں آپ کا اصل پول کھول رہا ہوں، میں آپ کا یہ پول  
کھولنا نہیں چاہتا تھا۔ مگر آپ نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔ میرے ول میں ابھی آپ کا احترام ہے جیسے آج بھی آپ  
کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، لیکن انہوں اس بات کا ہوتا ہے کہ آپ اچھے اور سمجھدار ادا دی ہستے ہے معلوم  
نہیں غلط روشن پر کیوں چل پڑے ہو۔ مجھے انہوں صرف اس بات کا ہے۔  
جناب والا! اب میں بھبھ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

**وزیر اعلیٰ:** یہاں پر میرے معزز رکن اور میرے دوست نے اپنے زہر بیلے نکھے تیان کئے اس  
کا مقصد پھالوں اور پیتوں کی خدمت کرنا نہیں ہے۔ میں آپ کو لیتھن دلانا چاہتا ہوں کہ ان کا مطلب  
پیتوں کی خدمت کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا اسد مقصد یہ ہے کہ پاکستانی بلوچ اور پنجاب عوام میں تفرقی  
کو ہٹا کر پیدا کی جائے۔ جناب اسیکریت امنی نے عظیم سازش کے سوت کیا ہے۔  
جناب والا! ان کو پھالوں سے کوئی سود کار نہیں، ان کو سرفکار صفت... آپ خود ہر جانتے ہیں کہ جن

طرف وہ بارہے ہیں.....

(ملا خستیں) اللہ آی کو بخداک کرے۔

**جناب والا:** یہاں پھالوں کے متعلق اور بلوچوں کے متعلق باتیں کی گئی ہیں، تو میں  
یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی سر زمین میں پنجاب اور بلوچ صدیوں سے ایک ساختہ رہے ہیں اور  
بلوچ اور پنجاب میں جو تغیر کر رہے ہیں وہ اپنے مفاد کے لئے کھو رہے ہیں اور وہ پنجاب اور بلوچ کے لئے میں اس  
معزز ایوان میں اس لئے تقریر کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ اسی تفرقی پیدا کریں اور ان کا جو نقصہ ہے تو یہ سمجھتا ہو  
کہ اس سے بڑا عذر اور نہیں ہو سکتا جو.....

**ہمسر محمد خان اپکڑی:** جناب یہود رہا راستِ اسلام شے رہے ہیں۔

**وزیر اعلیٰ:** آپ نے سو نعمہ یعنی فقط استعمال کیا ہے، میری باقی سے آپ کبھوں ناراضی ہو رہے ہیں؟

**ہر سڑک پر طی اسکرپٹ** : محمود صاحب۔ اب جام صاحب کی باری ہے۔ ولیسے آپ نے بھی کافی نیادیاں کی ہیں۔

**وزیر اعلیٰ!** میں نے آپ کا نام نہیں لیا ہیں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی ایسے کتاب ہے تو اس سے براہ کر کوئی عذر نہیں ہے۔ تو جناب والا سمجھ کے سلسلے میں معزز ایوان کے ساتھ مجھے بڑے افسوس سے کہتا ہے کہ ان کی لعیت، ان کی سمجھ، ان کی فراست اور ان کے سابق تھاب پر مجھے انہوں آتا ہے۔  
(ماغلٹ)

ان کی صحت پر تو مجھے رشک آتا ہے۔ اس لئے کہ ہر سے جو چیز لٹھے انسان موٹا ہو ہی جاتا ہے تو جناب والا! سمجھ کی پڑائیں یہ ہے کہ.....

**مودود خان اچھرخی** : (بیٹھے ہوئے) آپ شاہیانی صاحب کو ایسا نہ کہیں۔  
(سہی تحقیق ہے)

جاء! شاہیانی صاحب اپنی محنت کر رہے ہیں اور پاکستانی انجمن کھلتے ہیں اور انہیں محنت سے پاکستانی روپی کھلتے ہیں۔ ان کی نظر ایسی روپی پر نہیں ہے جس کا انہمار میں نہیں کرنا چاہتا۔ جناب ہذا سمجھ ترقیاتی ہے اور بہت شاذ ہے۔ میں اسے شاذ کہتا ہوں۔  
(ماغلٹ)

آپ کی نظر میں شاذ نہیں ہے، لیکن ہمارا ترقیاتی سمجھ سد کھیں جو اس مقصد کے لئے ہمیں ملا ہے وہ تقریباً ۲۹ کروڑ روپے ہے ہمیں اسے ذرائع سے کچھ چل کر جو رقم ملے گی، وہ ایک کروڑ روپے بنتی ہے۔ اس طرح ہمارا ترقیاتی سمجھ تقریباً تین کروڑ روپے بنتا ہے۔ جناب والا آپ جائزہ لیں پہلے جو یہاں حکومیتی رہی ہیں مگر میں فخر سے کہتا ہوں کہ جو ترقیاتی پروگرام اس حکومت نے مرتب کیا ہے اس کی تیاری میں تمام پارلیمانی ممبرز کے ساتھ یعنی تین دن تک گفتگو کرنا شروع ہے اس لئے آج یہ سمجھ جوہری اہمیت میں پیش کیا گیا ہے اور الشار اللہ جمہوری اہمیت میں پاس ہو گا۔ اب موالی پہ ہے کہ ابھی بلوچستان میں ترقیاتی کاموں کا

آغاہ ہوا ہے۔ تو اس پر معزز رکن اور سیکر دوست تنشید کر شیخی مگر فائدہ عوام جناب ذو الفقار علی ہجتوے پہلے بھی حکومتیں آئیں، یہاں پہلے بھی صدر اور ذریما اعظم آئے ہیں، لیکن گزشتہ سالوں میں کوئی بجٹ ایسا ہیں ہوئے ہے جس میں بوجپستان کے لگوں کو اتنا حصہ ناہو۔

(مباحثہ)

ہماری وجہ سے نہیں بلکہ آپ کا وجہ سے جناب والا! قائد عوام جناب ذو الفقار علی ہجتوے کو سبے پہلے خیال آیا جنوں نے بوجپستان کے عوام پر لپری تو بردی بوجپستان کے عزیبے عوام کو دیکھ کر ان کا احساس ہوا اور بوجپستان کے عزیب عوام کی پساندگی کو اخنوں نے محروم کیا، یہاں پس کے وقت میں انہم نے کشیر قم فراہم کی۔ جس کا نتیجہ ہے کہ بوجپستان میں ترقی کا آغاہ ہو چکا ہے۔ اور ترقی کے کام جاری ہیں، میں آپ کو تھانا پاہتا ہوں کو موجودہ سببے تقریباً تیس کروڑ روپے کا ہے اور باقی رقم آن گونڈ اسکیوں کے لئے ہیں جو کہ ہر طبق میں، وہ نیصد کے حباب سے تقسیم ہوں گی اور باقی، ۵ فیصد ڈیولپمنٹ کرنے کی قسم ہونگے یہ پہلی حکومت ہے جس کے جمہوری دور میں صلاح دشمنوں سے اے ڈی پی میں شامل ہوئے ہیں۔

**جناب والا!** اب کیا جب ہے کہ کہا جاتا ہے کہ پیسے ایک جگہ پر خچ ہوا ہے یا پرستم و دیگر ہوں پر خچ ہوئا ہے، میں اس معزز ایوان کو آپ کی وساطت سے تفصیلاً بتانا چاہتا ہوں کہ جیل تکمیر سکا ہے اس میں کتنی تینزیر نہیں بنتی گئی ہے، میں پہلے بھی کہہ کھا ہوں کہ ہاتھ سامنے اور اس حکومت کے سامنے بوجپستان میں یا پاکستان میں کوئی فرق نہیں ہے اور اس سلسلے میں کوئی فرق نہیں بنتا گیا۔

مکران، آپ کو پتہ ہے (مباحثہ)

اور اڑاکہ بھی مکران کا حصہ ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مکران کا ذکر آپ کے سامنے کر دوں۔ مکران ایسا اعلاءز ہے جسے صدیوں سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ اگر آپ وہاں پر جائیں تو آپ کو دیلی پچی سڑک نہیں ملے گی۔

(مباحثہ)

میں یہ نہیں کہتا اپنے تدوین ملائقوں میں بھی کام ہونا چاہئیے، مگر سنکن میں بھی کام ہونا چاہئیے، تاکہ آپ کو فارغ الیالی میسر رکے۔ اور تاکہ آپ بہتر انداز میں سوچ سکیں، یکو نکہ جب تک گاتان میں کام ہونے لگے اس وقت تک آپ ذہنی طور پر فارغ الیالی نہیں ہوں گے اور بجٹ پر روشنی نہیں دلیں گے، لیکن اگر آپ مکمل پر نظر نہیں

تو گلستان گوئارغ الہبی ترقیات کے کاموں میں مال ہے میں سمجھتا ہوں کہ اسے بوجپستان کے علاقوں میں  
بلیتے تو آپ کا گلستان ایک طرف ہو گا، اور باقی بلجپستان دوسری طرف۔ سوال یہ ہے کہ جو باقی آپ کرتے  
ہیں یہ ترقیت کی باقی ہیں جس کے ذیلے آپ لوگوں کو لائچ دیتے ہیں ... (داخلت)

آپ مولوی صالح محمد کا کہتے ہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ مولوی صالح محمد سے آپ کو کیا ہمدردی ہے۔ اور  
آپ مولوی حسن شاہ کے ساتھ کس قدر ہمدردی رکھتے ہیں اور آپ ان کی کس قدر خیر خواہی پا تھیں؟ شاید  
آپ کے خیال میں وہ مٹی کے ڈھیلے ہیں، لیکن میں آپ کو یقین دلانا پا تھا ہوں کہ مٹی کا جو جعلی ڈھیلہ ہرگز  
ماتنتے میں گرفتار نہ گا۔

(داخلت)

اگر مجھے بھکاریں گے تو دوسرے لوگ ہیں جو میری جگہ لے سکتے ہیں۔

خوب بدالا! چالا تک بہ کہا گیا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہوا ہے، کوئی اسکیم نہیں بنی ہے، سب اسکیمیں ہوا ہے  
ہیں تو اگر وہ حضرات جن کا اس بلجپستان سے محبت ہے پھر دوستیں سالوں کا جائزہ لیتے تو انہیں بلجپستان میں وہ  
فری نظر آ جاتا جو کبھی بھی دیکھنے میں نہیں بایا ہے، ایں اس کی تفصیل آپ کو اور بلجپستان کے عوام کو بتلانا پا تھا ہوں تو  
پہنچنے تعلیم کو لیجئے۔ تعلیم پر سعید کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کا ذکر کیا گیا ہے تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی بات ہے۔  
لیکن اس تعلیم کی مدین آپ کی موجودہ حکومت نے جو کام کئے ہیں اور پھر پھلے سال رکھ لگایا تھا اس کو کبھی تو دیکھیں  
نا۔ اور پھر اس سال بھی سبھی میں تعلیم کی مد کملے سات کو درود پر رکھ گئے ہیں جس کملے پر ہے  
دوست کہتے ہیں کہ بہت قلیل رقم ہے۔ بخوبی بہ کہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ یہ نہیں، ہونا چاہیے اور دوسری  
طرف کہتے ہیں کہ قلیل رقم ہے، پہلے ہنروں نے کہا تھا کہ تعلیم پر اتنا خسرہ چ نہیں ہونا چاہیے تو یہ سکتے ہے کہ  
جن کے حلقہ والد نے ان پر دباؤ دا لامہ کا کہ آپ کیسی باقی کر رہے ہیں اور میں نے یہاں تک ملتا ہے کہ  
وہ کبھی جسیں جاہی نہیں سکتے۔

مسٹر محمود خاں اچھوڑی :- کل ہی چلیں؟

(قطع کلامیاں)

**وزیر اعلیٰ** جناب والا! میں اکیم پان کی سکیمیں تیار کی تھیں جن میں سے تین اسکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، پان پر لائے فیصلہ کام ہو چکا ہے اور انشاء اللہ وہ بھی جلدی مکمل ہو جائیں گی ان کے علاوہ چار اوسمیں سال کے انہر اندر پایہ تکمیل کو پیش جائیں گی۔  
(قطعہ کلامیاں)

**وزیر اعلیٰ** :- آپ ہبہ مکمل سے شُن۔ اسکیم پر عمل کرنے سے پہلے کام کیسے مکمل ہو جلتے گا۔  
جناب والا آپ پرانی کی پانچ اسکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، لذا اسکیمیں کا وہ فیصلہ کام مکمل ہو چکا ہے، اور  
وہ بھی جلد مکمل ہو جائیں گی اس سے مدد انتیاں (۱۷) اسکیمیں کے لاثت ہو چکے ہیں جن میں سے لاپرواہیاں  
ماں ہو چکی ہے، بارہ ٹووب دلیں نسبت ہو چکی ہیں۔ اور پیکام کر رہے ہیں تو یہ ترقیاتی کام ہے اور ولادی صاحب کے  
قدون سے تکمیل پار ہے ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ کام کھل پڑوا اور ہبہ ہوایا اور ہبہ ہوایا جو پستان کے بھی حصے میں ترقی ہے۔  
خواہ وہ پہچان کا ملکہ ہوا جو بلوچ کا حلاقہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے عوام کی ترقی ہے۔  
جناب والا ادیبی ترقیاتی پروگرام اس موجودہ حکومت نے شروع کیا ہے اور ایوان کو یہ سن کر خوش ہو گئی کہ  
اس کے سات ایک نہایت چوتھیس اسکیمیں ترقی پانہ مکمل ہو چکی ہیں۔ اور باقی جوں (۱۸) اس تکمیل ہو جائیں گی۔ تو یہ بڑا عظیم  
کاروبار ہے، اہت بڑی کا میل ہے، لیکن انہوں کا مقام ہے کلمعف لوگوں کو یہ ترقی فاک تطرائقے کے وہ تلحثاں ہیں  
پاہتے کہ پاکستان کے عوام یا بلوچستان کے عوام ترقی کریں وہ تو پاہتے ہیں کہ بلوچستان کے عوام پچھے نہیں تاکہ وہ افراد  
من کے وہ اجنبیوں کی دلکشی مکمل ہو بلوچستان پر قابض ہو جائیں قوان کا یہ تصدیق ہو گی پورا نہیں ہو گا۔

**مسٹر محمود خان اچھوی** :- آپ سمجھیں گے۔

**وزیر اعلیٰ** :- میں ہیں، ہوں گا، لیکن اس بلوچستان کے عوام میں کے پاکستان کے عوام میں کے  
اور وہ پوساخنا کر پیسے۔  
(تایاں)

جناب کو ادا! میرے اکی عزیز دوست سے شاہی اپنی صادبے پڑ نیڈ کے متعلق ذکر کیلیا ہے، انہوں نے  
لیصر آباد کے متعلق بھی ذکر کیا ہے اور اس ایڈ اسٹر کے متعلق بھی ذکر کیا ہے۔ تو پڑ بیٹر کے متعلق آپ جانتے ہیں  
کہ اس پر تقریباً پالیس کو ٹرپ و پیر خرچ ہو چکا ہے اور اب پڑ نیڈ کا مزیدار سیئے کی جائے گی اور اس تو سیئے کے دفعے  
مجھے امیر ہے کہ بہت سے ایسے علاقوں کو جو قابلِ کاشت نہیں ہیں۔ قابلِ کاشت بنایا جاتے گا۔

چنان کہ لار ایڈ اسٹر کا متعلق ہے تو پیشہ یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ میرے عزیز دوست آپ کو وہ وقت بھی  
بادھو گا وہ وقت میں اس نے یاد کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت آپ کچھ بھونا چاہتے ہیں تو آپ کو بھونا نہیں چاہتے  
پرانی باتیں تو یاد رکھنی چاہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان میں بہت ہی اچھی یادیں یقین اور ان یادوں کو آپ کو بھونا نہیں  
چاہتے تو خابس والا! اس وقت لار ایڈ اسٹر کی کیا حالت تھی؟ یہ اخبار لفڑیں جو بیٹھے ہوئے ہیں یا اس جگات کی  
حکومتی دوسرے سکتے ہیں کہ جن اخبار لسیک کی پہلے وہ تعریف کرتے ہیں اور پھر تنقید بھی کرتے ہیں اور اس طبقے میں  
کوئی کاذکر بھی کیا گیکے تو میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے پیشہ پر براہ راست حملہ کیا ہے کہ کوئی فرد اس کو معاف  
نہیں کر سکتا۔ تو جناب والا! یہ بتلانا ہوئے کہ اس وقت لار ایڈ اسٹر کی کیا حالت تھی؟ اس للہ امنیہ اسٹر کی کہ جس  
کے ہاتھے دوست محمد صاحب ٹبری تعریف کرتے ہیں اور جس کے لئے وہ اُدھر کی نشت پر بیٹھے ہوتے ہیں  
جناب چھے والا! ایسے افراد کا مقصد کیا ہے؟ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اس پر پچھلے کا مقصد یہ ہے کہ اس  
حکومت کو ناکام نہایا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے وہ ہمارے پاس آکر بیٹھے اور کوشاش کی کھسی طریقے سے یہاں پر  
تفریق پیدا کی جائے۔ لیکن اس نکل کو اس نے قائم رکھا ہے اور اب بھی دی کی اس کی حفاظت کرے گا تو ان کی سازشیں  
یہاں کا میاپ نہیں ہوئیں تو انہوں نے کہا ٹھیک ہے یہاں تو کچھ بھی نہیں ہو سکا۔ پھر انہوں نے دوسری باتیں سننے  
کر دیں، لار ایڈ اسٹر کا ذکر کیا گیا اور پتہ نہیں کیا کیا والا بلہ کہا گیا ہے، لیکن اس پر بھی ایسے غاصروں کو کامیابی نہیں  
ہوئی اور ان کی جو اسکیمیں یقین جو پر و پیچھے تھے وہ بھی ناکام ہو گئے۔ تجنب انہوں نے دیکھا کامن دام کی متوسل  
صیغہ ہو گئی ہے اور کوئی گڑا ٹبر نہیں رہی اور جب انہوں نے یہاں پر بھی اپنی ناکامی دیکھی تو انہوں نے کہا کہ میرا اس حکومت کے  
ساتھ بنا لے نہیں ہو سکتا یکیونکہ ہم نے تو ہمیشہ حق کی حادثت کی ہے، لہذا اس وجہ سے میں اس حکومت کو چھوڑ کر حزبِ اقتدار  
کی نشت کو چھوڑ کر ادا ہر بیٹھتا ہوں۔ تو دراصل بات نہیں تھی بات دہ اصل یہ تھی، جیسا کہ میں پہلے عرف کر چکا ہوں کہ جب  
ان کی یہاں بیٹھو کر کوئی اسکم کا میاپ نہیں ہو سکی اور جب انہیں دامن کی صورت حال بھی بحال ہو چکی تھی اور کوئی حر بیسا باقی  
نہیں رہا تھا اکب کے ذریعے اس حکومت کو بدمام کیا جائے تو انہوں نے سوچا کہ اب بیکھو کر یہاں پر رہوت ہے، رہوت کا

جلد اگر ہے۔ لیکن اس پر و پیچیدے ہی سمجھی ان کا یہی مقصد شیدہ خاک اس حکمت کو بنام بھیجا جائے، اور محب وطن افراد کو پہلے سے ٹھیک بھائے تکران کے ملطا رائے پر تحریکیں شکر سمجھیں تو میں ان کو بتانا پا تھا ہندوستانی بھی کو شش کی جائے اسکس قدر بھی محنت کی جائے، لیکن آپ کی محنت ایک شش سالی ریگان جائے گی، لیکن کہ پاکستان کے خام میں اتنی البت ہے کہ وہ اس ناک کا دفاع کر سکیں۔ افسوس اس کو ہر قسم پر بچائیں گے۔

(تیساں)

تو خاتم واللہ ہا سے دوست بہت سی سازشیں بھاگتیں ہیں۔ اگر کوئی رعنی میں نہیں مارتا پا تھا پس تو دوست بن کر مارنا پا تھا۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ تم بلوچستان میں اپنے پنجان سمجھائیں کرو اور بلوچ سمجھائیں کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں میرے تزویک اُن میں کوئی تیز نہیں ہے مگر تیز اس لئے کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کو اپنا مقصد پیاسا ہے تاپ کو پنجان کا مقصد پیاسا نہیں ہے۔ آپ کا اپنا مقصد ہے لیکن انہوں نے کہہ دیا انہیں ہو گا۔ انتقام اُن اللہ نہیں ہے۔ جلب دلا جہاں تک آبادی کا تعلق ہے اُرفی کا تعلق ہے آپ ذرا سڑکوں کو دیکھتے اور علاقوں کو مار دیکھتے کہ بلوچستان کا کوئی حصہ باقی نہیں ہے کہیں پر اس موجودہ حکومت نے تربیت دی ہے میں لہتا ہوں کہ بلوچستان بہت دیست ہے۔

(آواز۔ سیدالاولان)

خطاب امام مسیکل جنگل اداون کے ہیں۔ وہ آپ گلستان کے ہیں کرنی فرق نہیں ہوتا میں اس جیز پہنانا چاہتا ہوں کہ خطاب اللہ مسیکل نے کیا کہ اور یہیں یہ ڈکرنا چاہتا ہوں کا انہوں نے ایسا کس نظریہ کے تحت کیا اس نے بلوچستان کے عوام کا خیال نہیں بھیا، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اولاد گئے اور احتمال کا آپنے ذکر کیا ہے تو صحیح ہونیں ہیں وہی احتمال ہے جب وہ احتمال ہیں گے تو اس کا تجویز کے ساتھ ہے باقی آپ منکر کا احتمال کرنا چاہتے ہیں تو مجھے انہوں نے تو یہ لفظ احتفل (بِأَحْمَلْ) ہے اور آپ پر بارگاں بھی گئے گا۔ پھر یہیں گے کہ لفظ اعلم آپ تکون سخال کرتے ہیں اور یہ لفظ تھوڑم کو پھر پرانتہ ہے مجھے معاف کیجئے گا کہیں قلعہ نہیں چھینکا ذالی علی کو رو جائے تو یہ تھا کہ بھت پر لفظ کو ہوتا۔ اب سڑکوں اور رہتی سی چیز دینے کے متادن ہاگیا۔ میں اس ایوان کو بتانا پا تھا ہوں کہ کسی اسی چیز پر نظر شانی کرنا بہر سمجھا گیا جس سے عوام کو فائدہ ہے۔ اگر کسی سڑک پر کام ہوا ہے اور دوسری پر نہیں۔ تو پھر ہر رکن کو حق ہے۔ کہ وہ پوچھ سکتا ہو کہ اس پر نظر شانی کیوں نہیں کی گئی۔ یہ تمام چیزیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہوا کچھ نہیں تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلم باغ کوئے لیجئے۔ آپ تلو سیف اللہ کو لے لیجئے کسی تحریک کی مثال لے لیں، ملکہ آب پاشی کی اسکیں دیکھیں۔ میں اکیں تحریک کا بنا سکتا ہوں لے کے

اعداد شدیتا سکتا ہوں کہ ۹ لاکھ بیٹے خرچ ہوئے ہیں۔  
(تاییاں)

بھروسی نظر وہ میں لے کریں خاص تجھیں ہمیں ہے۔ ہماری نظر میں تو جو پستان ہے۔ بوجان کے اندر کسی ملائے میں ترقی ہو جس علاقہ میں کام ہو۔ اس کا خیر مقدم کرنا پاہتے ہیں۔

(تاییاں)

اب میں سپاہنگا کا ذکر کرنا کہنا چاہتا ہوں۔ یہ نہیں کہ بڑھ علاقے کی تعریف کرنے لگا ہوں، میر قطعاً یہ مقصد نہیں ہے میر یہ بتلانا پاہتا ہوں کہ بڑھ علاقے اور پچھان علاقے دو طبقے ہاتھے علاقے ہیں۔ آپ پچھان علاقے کی نسبت دیکھیں تو وہ بڑھ علاقے کے لوگوں سے والوں کی نسبت سمجھے ہیں۔ والوں پر سچھتہ سُرکبیں ہیں۔ لیکن بڑھ علاقہ ہر، یا پچھان علاقہ ہر بوجبی پسیلند ہے بوجبی علاقے میں۔ پچھان علاقہ میں اور ہر علاقے میں مادی طور پر سخن ہے کہا چاہیے لیکن ایک جیز کا ہزو روپیال کرنا چاہیے۔ کچھاں پہاپ کو محوس ہو کہ چھاں پر کسی جیز کی ضرورت ہے۔ اب مکان کے سلسلہ کی شاہی لیجیتے کر دیاں پڑھئے ٹھی کی ضرورت ہے۔ تو یہ بھی آپ کا اپنا ملک ہے۔ آپ کا اپنا حصہ ہے۔ آپ کا اپنا ملک ہے۔ تو کیا دبھے ہے کہ دیاں ہے ٹھی نہ بھے۔ اگر تم لقصبے میں رہ گئے تو انہیں انہار نے اس تسمیہ کے لقصب بھئے و اسے افراد نے مشرقی پاکستان میں یہی لقصب پھیلا یا۔ اور ان کو تلخ گھوٹ پینیا ٹیا۔ اب اس کا نتھجہ بیجا ہے کہ یہی مشرقی پاکستان کے بھائی اپنے کے پرشیاں ہیں کس قدر پرشیاں، میں۔ مذاکے واسطے میں آپ سے اپیل کروں گا مگر اس پاکستان میں دوبارہ کوئی ایسی تاریخ نہ ہر ایسی جس سے اس ملک کے حوالم کو بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑے۔ جو آپ نہیں سکتے۔

جنابکے والا! یہ وہی افراد ہیں جنہوں نے پہلے لمحب کا طلاقیہ کا لاقبیار کیا تھا اور جس سے ہائے جماںی مدد ہو گئے تھے ہی کہتے تھے کہ تم کوئی بمعحتا ہے۔ مشرقی پاکستان کے لوگوں کوئی بمعحتا ہے۔ اور مشرقی پاکستان میں پڑھنے ہے۔ آپ کی آدمی بہتے اسے مغربی پاکستان کے لوگ لٹھتے کھوٹتے اور ہے ہیں میں ان سے لاحقاً ہوں گے وہ پڑھنے آج ہماں پڑھے بادوہ نہری بیشہ آج ہماں پڑھے؛ مشرقی پاکستان کے لوگوں کا اچھا حکم ہو گا ہو کچا ہے کہ ہم نے بہت بڑی غلطی کی ہے میں اس پلچھان کے حوالم کو اور سب افراد کو ہر طریقے سے اپیل کروں گا کہ ایسے افراد کے کہنے پر خدا کے واسطے مت جاؤ۔ وہ قوم ہی جیز دہرانا چلتے ہیں مشرقی پاکستان والی تاریخ دہرانا چلتے ہیں ماب پاکستان کے لوگوں کو مسلم ہو چکا ہے اور وہ ان افراد کو سن گیلوں پر گزد سکتے ہیں کہ وہ کون کون

الفراد ہیں۔ اور یہی افراد بھرپتیان میں ایسی باتیں کیا کرتے ہیں، مجلسوں میں بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جمال پڑھنا پڑھنا ظلم ہوا ہے۔ اور خدا کی قسم بلوچوں کے پاس ہوتے ہیں تو ان کو کہتے ہیں کہ تم پڑھنا ظلم ہوا ہے۔ مالانکر ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ کسی طرح ان کے درمیان تفرقی پیدا کی جائے تو پھر ان اور بلوچ اتنے بے دروف نہیں ہیں وہ باشعور ہیں۔ مجھ ساریں اُنکے فریب میں آئے والے نہیں اپنا ان کو فریب نہ کچے ہی کافی ہے۔ اب آئندہ اور زیادہ فریب نہیں کھا سکتے۔

جناب ہے والا! سبھ کا تجھیہ بھیشہ لکھ کی اقتداء دی حالت اور معاشی حالت کو دیکھتے ہوئے مرتب کیا جاتا ہے اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کام سبھ سے ہیں کیا اسی ہو گی اور آج کیا خوبی کیا پڑھے گا۔ یہ تمام چیزوں حساب کتابے بنائی جاتی ہیں جناب یہ سبھ کو ایسی چیز نہیں ہے جو جل جگھریں بیٹھ کر شنیدہ جھریما تھے اس طرح اسے بنایا جائے بس طرح یہ رے دوست کا لیکب دوست شنیدکیا۔ ہے، وہ ان کا خاص ادمی ہے سہیک نہیں مل سکا تو انہوں نے رفع لکھا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔

جناب ہے والا! سبھ کا اصل مختلف ہوا کرتا ہے۔ لکھ کی اقتداء معاشی حالت کو دیکھا جاتا ہے۔ ان چیزوں کو مذکور رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ وزیر عزیز گئے مگر ہیں متناپیہ مانا تھا وہ نہیں ملا۔ میں ان لوگوں کو یہ بتلانا چاہتا ہوں لکھ کوآپ کی ابادی کے تنا بے سبھت زیادہ رقم تی ہے۔ آپ اس بات کو ایسی تو سہیک ہے۔ اگر نہ ایسیں تو اس میں میرا کیا قصہ ہے جناب ہے والا! دیکھتے یہ رے موزز دوست ان بالوں کو ستانہیں چاہتے ہیں۔ یہ باتیں شاید اپنے پار گراں گزرے ہیں، اسی لئے وہ باہر چلے گئے میں اس لئے اب میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کی بالوں کا حجاب دوں، اس لئے اسی لئے ذالیں باتیں ختم کرتا ہوں میں اس موزز الیان کے ہرگز کا انتہائی شکر گزار ہوں کر جھوٹوں نے اس سبھ میں حصہ لیا۔ تنقید کی اور اپنے غمینہ مژوڑی سے ہمیں مستقید کیا۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ پہلے اپنی کے لوگ تنقید کے سبھی گز نہیں کیا کرتے جب کبھی ان کو بخوبت میں کوئی خالی نظر آتی ہے۔ جناب ہے والا آپ نے دیکھا ہو گا کہ اس موزز الیان کے کسی اجالسے میں کبھی بھی تنقید کرنے سے گز نہیں کیا گی اس بات سے یہ چیز واضح ہو جاتی ہے کہ چیلزن پارٹی کے اکان اپنے شرکت کس قدر عزیز رکھتے ہیں سارے اصل میں یہ ایکیں اسی لئے یہاں آتے ہیں۔

جناب ہے والا! میں نیپکا ذکر کرنا اس موقع پر مزدوری سمجھتا ہوں، جناب اس دور میں سوارے قائدیوں کے کلادیوں کی پارٹی کی ظاہری سے بات ہیں کر سکتا ہو، تو جناب ایسی چیزیں سوچتے ہو کرتی رکھیں، لیکن جناب

ہمارے پیلے پارٹی کے ایم۔پی۔ اسے صاجان کا مقدمہ اپنے علاقوں کی نمائندگی کرنا ہوتا ہے تاکہ جو جو نے اپنی منتخب کیا ہے ان کی صحیح نمائندگی ہو سکے اور مجھے اس بات پر فخر ہے کہ وہ انہی نمائندگی کرنے والے میں ہیں پر ہر کوئی کربلا کر۔ یاد پیش کرنا ہوں اور شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت بھروسے اس بھروسے پر تقاضی یکس، تلقید کی اور ضمیر مشعرے دیتے، میں ان کا فرد افراد سنکریا ادا کرتا ہوں۔

(تالیف)

اب جنابے والا! جہاں تک پرسیں کا تعلق ہے آپ انہیں کو کچھ لیجئے باہم پتلا جو بھٹ پیش کیا گی ہے اُسے پرسیں نے سراہا ہے اور اس کی پروردھیت کی ہے اور بھارت کے حکومتیں بجا نہیں ہیں کہ یہ بھٹ صحیح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جناب جسے والا ایلان کے معزز ارکین نے اپنے علاقوں کے لئے میں تقریباً ہیں، اس سلسلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ لارائیڈ آرڈر زکی بہتری کی وجہ ہوئے کہ حکومت ترقیاتی کا دوں پر توجہ دیتا ہے۔ جہاں تک نصیر را باد کا تعلق ہے، اگر وہ بھٹ میں خور سے دیکھیں تو انہیں معلوم ہو گا کبھی بیان کے علاقے کے لئے بہت رقم کی گئی ہے، وہاں کی پرسیں میں بھی تو سیکی گئی ہے اور انشا اللہ آمنہ نصیر را دین یا جہاں کہیں بھی پرسیں کی ضرورت ہوئی، وہاں پرسیں مہیا کی جائے گی۔ اور ایسے علاقے جہاں پر ان کی اشد ضرورت ہے مثلاً مکان، نصیر را باد، خاران وغیرہ، وہاں تھلنے بھی کھوئے جائیں گے۔ میں ان لوگوں کو پہتانا چاہتا ہوں کہ جو داک فنی اور قتل و مذلت کرتے ہیں، ہم ان پر اپنے محرز ایلان اور حکومت کے تعاون سے انشا اللہ بہت جلد قابو پالیں گے۔ میرے معزز ارکین نے پہلے بھی نصیر را باد کا جائزہ لیا ہوا ہے اس کے پر اس دلائل دیکھا ہو گا آج بھی لگ ک ان علاقوں کو دیکھیں تو انہیں اس دلائل سے نظر آئے گا۔ میں ہمارا کافر نظر آئے گا، ام اس سے زیادہ امن نام کرنا چاہتھیں۔ میں ایسے افراد کو منتبہ کرنا چاہتا ہوں جو حکومت کی زندگی کے مالک دولت اور آرہو سے کھیتی ہیں تو حکومت انہیں کسی نظر انداز نہیں کرے گی۔ چاہے وہ کتنے ہی بڑے دوگ کیروں نہ ہوں جہاں تک مقدرات کا تعلق ہے کہ وہ بہت عرصے سے چل رہے ہیں۔ اس پر ہماری حکومت پوری قواعدے رہی ہے۔ اب جناب جہاں تک کا بچ کا تعلق ہے۔ ہم نے اپنیں کالج کی منظوری دے دی ہے۔ کیروں کی بیانات اس بھیت کھتی ہے۔ ہم کالج پر بہت توجہ سے ہے میں اس لئے ایک الک عرصہ میں اکیلیں میں دو بلکل کمل ہائیز گے۔

(تالیف اور شور)

ہمیں بالوں کا احاسن سب کو کرنا پاہتے ہے اس سلسلے میں میں یوسف صاحب کا بڑا شکریہ ادا کرتا ہوں

کجھ ہر ای جنگ بے نہیں نہ اپنے زینت سے اس کا لمحہ کو پانی دیا منتظر کیا ہے اس لئے آپ کے توسط سے ایوان کے ہر فرد کا شکر یہ ادا کرنے پا ہتا ہوں۔ شالی کے متعلق سہا گیا ہے اس کا جتنا لفظ انہوں نے اس کے باجے میں ایوان کر بنانا پا ہتا ہوں اور اگر قانون میں اجازت ہو گئی تو لفظ انہوں کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

جایہ وادا! جہاں تک ہائی اسکول میں اسکول کا تعلق ہے تو ہائے معززہ ایوان کو یاد ہو گا کہ جب پہلی پارلیمنٹی میٹنگ ہوئی تھی فرستام اسکولوں کا جائزہ لیا گیا تھا تو خود معززہ ایکین نے تحریر پیش کی تھی تو کن کن اسکولوں کے وجہے بُنا ہیں، یعنی میں ہائی اسکول کو ہائی اسکول کو کام بخوبی جانتے۔ یہ فرستام میران نے کہا تھا، اس پیغام میں ہو گا۔

جایہ وادا! میں نے بھکان کی سڑک کے بے میں پہنچی بھی عرض کیا تھا کہ یہ سڑک بہت ایم ہے یہ سڑک سیلہ ہاتی ہے۔ اس کے لئے جو قدم فراہم کی گئی ہے مجھے اس کا احسان ہے کہ یہ قدم بہت کم رکھی گئی ہے وہ ناکافی ہے، لیکن میں ان کو یہ لعین دلانا پا ہتا ہوں کہ ہماری کوشش ہی ہو گئی کہ ان تمام اسکیوں کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ اور علاقوں پہنگر دالی سڑک کے اسے میں کہا گیا ہے اس میں ایک پہاڑی مائل ہے اگر اس کو ساٹ بیجا جائے تو وہ جلد بن سکتی ہے۔ اگر اس کی کھلائی ضروری ہوئی تو کی جائے گی۔ ہاتھ کی سلسلے میں حکمرانی پذیری سے میں یہ کھوں گا اور میں ان کو یہ لعین دلانا پا ہتا ہوں کہ ہم اپنے وسائل کو منظر رکھ کر ایسی کوئی چیز بھی نظر آئی تو ہم اس کو تعمیک کر سکتے ہیں اور اس ملائکے کے لوگوں کی جمیعی ضروریت پر کوئی کوشش کر سکتے ہیں۔ اور میں آپ کو لعین دلانا پا ہتا ہوں کہ اس کو پورا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

جایہ وادا! جہاں تک صنیعوں کا تعلق ہے تو شکری کے سلاطہ کے بے میں زیادہ کچھ توہیں کہ سکتا۔ لیکن میں اسی ایوان کر بنانا پا ہتا ہوں اور یہ اس معززہ ایوان کے ایکیں کے لئے خوشی کا باعث ہو گئی کہ یہ موجودہ حکومت کی ذمہ داری میں شامل ہے اور ہم نے یہی توجہ تو شکری کی طرف رکھی ہے۔ وہاں سے آپ کا اس اعلیٰ میں پہنچے بھی ایک دزیر ہو کرتے تھے، لیکن مجھے پہنچتے ہوئے خوشی محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے قطعاً یہ نہیں دیکھا لائیں کا علاقہ ہے؛ تو شکری آپ باشی کی اسکیم پایہ تکمیل تک پہنچ ہوئی ہے۔

..... میں پر اسی وقت روشنی کا انتظام نہیں نہیں کھانا، اور اب دہان پر بھی جبکہ فراہم کرنے کے لئے وسیم کو ہمیں تھی ہے اور جہاں تک ہم سے ہو سکا اس روشنی کے نظام کو پوری طرح پہنچایا جائے گا۔ بھی فراہم کرنے کے سلسلے میں ہمارا یہی پروگرام ہے کہ جہاں پر ٹیوب ویل لگ سکتے ہیں، وہاں پر سے بڑے بڑے جزر پڑ دیئے جائیں، تھا اس ملائکے

بیٹھو بولیں فرداہم ہو سکیں۔ ہمارے مالی وسائل آپ کے سامنے ہیں پورا سبب آپ کے سامنے ہے میں سمجھوں کہ اس ایوان کے ہر فرد کو یخوں ہو گا اس سبب میں LIMITATION نہیں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ تمام علاقوں کو صحیح طور پر ان کا حصہ ملے جہاں تک ہمارے مالی وسائل کا تعلق ہے تو میں دضاعت یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں معزز ایوان کے الائین کو لیتھن دلاتا ہوں کہ ہم سبب میں ONGOING SCHEMES میں فرید پتلع کو زیادہ سے زیادہ نہ سکیں گے۔ اب جناب کو شہزادین کے ملائتے ہیں۔ اگر مرکز کو کہہ کے ملائتے کو دیکھا جائے تو کوئی ہمارے بوجستان کا دلار حکومت اور مرکز سے اگر آپ سبب وکیجیس تو آپ کو کوئی میں ترقیات کو ملیں گے بلکہ یہاں گھنی کا کار خازن بن رہا ہے، بلیلی میں اڈا طریکہ لگکر رہی ہے ایک مل بلیلی میں لگنے گی اس طریقے سے بہت سے کام کو ملیں ہوئے ہیں۔ لورا پلشین میں ہمارے زیادہ تر جو دی ہے تاکہ وہ علاقوں قابل کاشت ہو جائے۔ جناب والا۔ وقت لورا پلشین کے لئے اسکیم مکمل ہو چکا ہے، اس لئے بین الکوڈ پر کوئی نہ فرمایا کہ ملائیں ہیں اس کو آئندہ جلد اپنے مکمل کیا جائے گا، اور ٹیکب دیں لگائے جائیں گے۔ میں آپ کو لیتھن دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کا علاقوں پر جو طور پر ترقی کی منزل پر پہنچ جائے گا اور پلشین کا علاقوں بھی ترقی کے قابل ہو گیا ہے، جہاں تک بلیلی کی فراہمی کا تعلق ہے تو معزز ایوان کے ممبروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب تاہم عام جناب ذوالفقار علی یحییٰ علی لشہ ایف لئے سفر ترکوں نے ان سے بھلی کی بیسیں کہا تھا کہ اس کی مقلدیم ہے اور اس میں تو سین کہانے تو معزز ایوان کے ممبروں نے دیکھا ہو گما دہاں پر ۲۵ میگاراٹ کے جیزیرہ کا اضافہ ہو چکا ہے اس طریقے پلشین سے ایک گڑو قلعہ عبداللہ سے آئے تک چلا گیا ہے، حکومت ایک بجکہ کام نہیں کرنا تھا اگر یہی مقصد ہو تو قریب گڑو اور سرے لوگوں کو بھی دیئے جاسکتے تھے اور ہمیشہ چہاں ضرورت ہوئی اس کا استفادہ کر دیا گیا، امید ہے کہ اب اس کی الگی منزل گلستان چین اور مسلم یا غیرہ ملے گے۔ سینی کو لیجئے اگر آپ نے ڈرک کے ذریعہ سفر کیا ہے تو ہاں زور شور سے کام ہو رہا ہے اور اس کی تو سینی بھی کی جا رہی ہے، انسان اسلام تعالیٰ دہ دن نزدیکے جب یہ گڑو کوئی کے ساتھ مل جائے گا، بوجستان کے حالات اور میں آپ کو بتاؤں کہ آپ سینی اور فیصلہ باد کے گلاؤں گاہیں میں بھلی پہنچا دی گئی ہے، جبکہ انہوں نے نزدیکی میں بھلی نہیں دیکھی ہوگی، ایتھے جیکب آباد میں غزوہ دیکھی ہوگی یہ ترقی کس طرح ہوئی یہ روشنی کس طرح آئی تو آپ کی حکومت بوجستان سب سے کی ترقی پر پوری پوری تجدی سے ہوا ہے جسے اس طریقے سے نظر انداز کیا گیا۔ آج گلاؤں گاہیں اور وقبہ قصبه میں جیزیرہ دیجئے

دوسرے علاوہ وزٹ نہیں ہے جہاں تک بھلی پہنچا دی گئی ہے اس کے لئے تقریباً تین پر گرام ہیں مادر ہوں کہ بُشے بُشے جبزیریز ...

(الپس میں باقی)

### مسٹر طاری اسلام → میر لوسف علی مکسی صاحب آپ وزیر اعلیٰ کی بات سے۔ میر لوسف علی مکسی → وہ جی اپنا مجھے انوس ہے۔

وزیر اعلیٰ → اب پانی خراہ کرنے کے سلسلے میں میں آپ کو صرف تناسب بتانا چاہتا ہوں۔  
وہ میں ضروری بحثتا ہوں کہ اس اعتراض کے مدنظر میں بتاؤں کہ یہ رقومات کس طرح تقسیم ہوئیں! اس معنے میں محروم صاحب نے اعتراض اٹھائے اور انہوں نے صرف اعتراض برائے اعتراض نہیں اٹھائے بلکہ ان کا مقصد کچھ اور تھا اس لئے میں ضروری بحثتا ہوں کہ یہ کافی تناسب ہے کوئی کسی آبادی ۱۵.۴ ہے اور اس طرح جانب والا جرایکشیں کی گئی وہ ۱۵۰.۷ ہے۔ پیش کی آبادی ۱۵۰.۱ ہے اور ایکشیں ۳۰.۷ ہے اس طرح پانی کی آبادی ۱۲.۷ ہے اور ایکشیں ۳۰.۹۶ ہے اور نہ رالانی کی آبادی ۷.۶ ہے اور ایکشیں ۴.۴ ہے۔ یہ تمام اعداد و شمار جو میں پیش کر رہا ہوں اس تناسب سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں الگم اس کی روشنی میں دیکھیں تو محروم صاحب نے جو اعتراض کیا ہے وہ غلط اعتراض ہے ان کا مقصد کچھ اور تھا، اس لئے میں آپ کا وساطت سے پرستانا ضروری بحثتا ہوں کہ آبادی کے نتائجے ایکشیں میں تمام افلاع پر توجہ دی گئی ہے اور اس میں کوئی تغیر نہیں کی گئی۔

خابھے والا بچاں تک کاشیع اسلامی کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے بہت کام کیا  
اور اس سلسلے میں اپنے ساتھی پر اچھے صاحب کو بہارکس بار دیتا ہوں، کیونکہ وہ اس میں بڑی لگن سے ہم کے ہیں۔ اس وقت تقریباً پندرہ ہزار کے قرب مسوات کو انجکی کشیدہ کاری کے ذریعے روزگار میر پر گیا اور آئندہ بھی ہمارا پر گرام اس کو ترقی دینے کلہے۔ جیسا کہ پر اچھے صاحب نے بتایا کہ ضریب چالیس ہزار کے

قربِ تمامی ہمہوں اور ہمیوں کو کشیدہ کاری کے سلسلے میں روزگار مل جائے گا، تو ان چھوٹی چھوٹی ہاتھیں کو نہیں دیکھا جاتا اسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ موجودہ حکومت نے ترقی کے سیدان میں کیا کچھ کوئی کھلے ہے۔ جہاں تک کہ تاہمیوں کا سال تو کوئا ہیاں بھی ہون گی، اور اس کا مجھے اعتراض ہے، لیکن میں اس معزز ایوان کو عین دلانا چاہتا ہوں کہ تھیں تک کا مقام بے نیادہ غریب ہے، ہم نے پہنچا پک کو کچھی عوام سے زیادہ بلند نہیں کھلے ہے، اور میں اس معزز ایوان کو تبلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام اور براہ راست کو حکومت کے خلیم تر مقادیر کے لئے جتنی بھی قربانیاں درکار ہوں گی جانی، مالی جس قسم کی قربانی بھی اس پاکستان کو ضرورست ہو گی۔

تمہم پہلے بھی قربانیاں دستیے ہوئے آئے ہیں اور انشا اللہ اب بھی دیں گے۔ ہم اور ہمارے وزراء حاجات اس وقت جانشناختی سے کوئی کوشش کو ہے ہیں کہ ہم زیادتے سے زیادہ اپنے عوام کی اپنے بھائیوں کی خدمت کر سکیں، آپ کو معلوم ہو گا کہ پہلے ووگوں کچاس تھا اب کچھ نہیں، حکومت کرنے والے نہ ان کو سڑک دستیے تھے، نہ ٹیوب دیں لگاتے تھے اور نہ آپ پاشی کے درمرے کاموں میں مدد دیتے تھے۔ تو لوگ جب کچھ چیز دیکھتے ہیں نہیں تھے تو کیا دہ خاک حکومت سے اٹھجئے، لیکن اب تو لوگ اپنی اپنی ضرورتوں کا مطالبہ کر رہے ہیں، میر بخوا جو دل دیکھ رہے ہیں میں راجح دل دیکھ رہے ہیں کہ مسلم باغی میں ترقی ہو رہی ہے، السبیلہ بن ترقی ہو رہی ہے، ذرف شدین میں ترقی ہو رہی ہے، ثواب میں ترقی ہو رہی ہے، کو ہڈی میں ترقی ہو رہی ہے، میر بھائی میں ترقی ہو رہی ہے تو لوگ دیکھ سہے ہیں ان کا حساس ہو رہا ہے، بت بھی تو وہ ملک رہے ہیں پہلے جب وہ کچھ نہیں دیکھتے تھے تو کچھ بھی نہیں تھے۔ جناب حضور اس چیز سے آپ اندازہ کریں، آپ کو ہم کے علاقے کو جا کر دیکھیں، میرے معزز بھائیوں نے شاید نہیں دیکھا ہو گا تو آپ کو ہم کے علاقے کو دیکھیے، آپ ذیرہ بھائی کے علاقے کو دیکھیے جو صدیوں سے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نہیں کو وجود میں لا بیا ہے اس پمانہ کی اوپر ہالت کے اندازی سے خاریں پڑے ہوئے تھے لیکن آج آپ دہلی جا کر دیکھتے بھائی ترقی کی فتنہ نہیں ہے کہ وہ علاقے جہاں پر ایک بھی پر امری اسکل نہیں تھا، ہم اپنے قائد عوام کے بہت مشکور ہیں کہ اس حکومت کی بدولت آج ۲۶ پر امری اسکل قائم ہو گئی ہیں، جہاں بچپنے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ ہماری بھیان میں ان پر امری اسکل کو، میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں، پھر وہ علاقے جہاں پر لوگوں کو اپنی میسر نہیں آتا تھا، اگذہ اپنی ان کو ملتا تھا۔ آج آپ دہلی دیکھنے کے شوپ دیل انصب ہو رہے ہیں، لہ پاٹ لاف کے ذریعے ان کو پہنچ کر کے میٹھا اپنی پہنچا یا جاری رہے۔ دہلی کے زمیندار بھی ٹیوب دیلوں کے ذریعے اپنی زمینوں کو سیراب کر رہے ہیں تو ان علاقوں

کے لگ آج خود یہ محسوس کر رہے ہیں کہ پہلے ہیں نظر انہیں بیا گیا سما۔ ہمیں بندوقوں کے سامنے نکلے رکھا گیا تھا اور ہم پڑھتے دیکھا تھا تو اسی طرح سے آئتہ آئتہ ایک اچھا نظام اپنی جگہ حاصل کر لیا ہے اور احتمال کا خاتمہ ہوتا اور اس سلسلے میں ہم اور ہماری حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ عوام کی خوشحالی اور عالم کی فلاح و ہبود کے کام کرنے جائیں کہ جس سے وہ احتمال سے بچات حاصل کر سکیں۔

## ہسٹر روڈی پی ایم سکر: جام صاحب آپ کے صرف دس منٹ باقی ہیں۔

**وزیر اعلیٰ** ہم ہمارے بہت سے ہر یاں درست تقدیم برائے تقدیم کرنے ہیں اور دیکھتے کچھ بھی نہیں ہیں اس سلسلے میں چند دلوں سے ایک احتجاد پڑھ رہا تھا، میں کسی کا حوالہ دینا نہیں چاہتا۔ لیکن ہر ہفت کو گوں نے چاہے کہ ترقی کا کام کچھ بھی نہیں ہوتا ہے، پسیہ نمائی ہوتا ہے۔ حکومت اس کی تحقیقات کے اور فلاں اس کی تحقیقات کرے۔ تو یہ نے پہلے بھی کہا تھا کہ کوئی ان سے پچھے کا اختم نے کون کی خدمت کی ہے، اختم کون کی ترقی چاہتے ہو؟ ہم تاصل معنوں میں پاکستان کے عوام کی ترقی پڑھتے ہیں، بلوچستان کے عوام کی ترقی چاہتے ہیں، آپ ذرا غریب کیجیے، پچھلے حالات آپ کے سامنے آجائیں گے یہیں کہ ان کا حوالہ دینا چاہتا ہوں آپ یہی کے حلقوں کا ملا جاتا ہے تو وہاں کے لوگوں نے ان کے ساتھ تعاون کیا، ان کو ووٹ دیتے تو یہاں جو ہوتی اسی کو کہا جاتا ہے کہ جو آپ کے ممن ہوں جو آپ کے ساتھ فلادری برتنیں اچانپ کو ٹوٹتے اس لئے دین گا آپ اپنی میں جاکر ان کا تنخوا کریں تو آپ اپنی افراد کی فضیلیں لوئیں انہی بے گناہ لوگوں کا قتل مار کریں۔ یقینی جو ہوتی ہے یہ بے جنبجہ والا! اس حکومت کا اور اسی یلوان میں بیٹھے ہئے ارکان کا صرف اور صرف ایک گناہ ہے۔ اور مسے میں تسلیم کرتا ہوں۔ وہ مادگناہ یہ ہے کہ ہمیں اس ملک پاکستان سے محبت ہے، ہمیں پاکستان کی سر زمین سے محبت ہے تو یہی ہاما ملک ایک عظیم گناہ ہے، لیکن ہم اسکی گناہ کو سہیہ کرتے رہیں گے۔

(تالیف)

جباب والہ! ہمارا مقصد صرف اور نہ ملک پاکستان کو ترقی دینا ہے اور میں کسی کو تقدیم نہیں کسی کی طرف اشارہ کئے بغیر پاکستان کے عوام سے اور بلوچستان کے عوام سے یہ اپیل صفر رکروں گا کفدا کے ماسٹے اس ملک کو ایسے افراد سے محفوظ کیجیے کہ جو اس ملک کو لڑانا چاہتے ہیں۔ تو یہ اپنے بلوچستان

اور پاکستان کے حکام سے اکیب باد پھر یہ اپنی کرتا ہے کہ افراد سے ہمیں بچنا چاہیے، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔  
**جناب والا!** ملکیت پر ویسٹگارڈ کرنے والوں کا دادا مقصود ہے ہے کہ اس حکومت کو بنا کیا جائے اور  
 اور تو کوئی ایسی وجہ نظر نہیں راتی اخاذ تدوین کے افراد میں بھی ہیں اگر میں ان کی خامیاں بیان کروں تو  
 ٹری بھی چڑی فہرست بن جائے لیکن ان افراد کا خاص مقصد بھی ہے کہ اس حکومت کو ہٹا یا طے اور مجب  
 وہ کسی بھی صورت میں اس حکومت کو بنا نہیں کر سکے تو انہوں نے سوچا کہ کوئی نہ ایسا کہا جائے کہ یہ حکومت بالکل  
 خاب ہے اور بے عنوان ہے ....

**جناب اجہان تک کر لپن کا متعلق ہے تو میں کہتا ہوں کہ جو لکھ سے کر پڑھ سکتا ہے تو اس سے  
 پڑھ کر اور کیا کر لپن ہو گا جناب والا! میں اس معززہ ایران کے ہر رکھن کو بتلانا چاہتا  
 ہوں کہ ہم نے ہر مکن کو شش کی ہے کہ بحث میں جو سرایہ ہے وہ مسادی طور پر قصیم ہر لیکن پھر بھی کچھ اعلاء  
 وہ گئے ہوں گے جن کو صورت کے متعلق پیسے نہیں ٹالا ہو گا ہر حال ترقی ایکدن میں نہیں ہوتی ہے۔ دو م ایک  
 دن میں نہیں بننا۔ دشیا میں ترقی ایک دن میں نہیں ہوتی ہے، ہر کام میں وقت  
 لگتا ہے۔**

کہا جاتا ہے کہ جاری اسکیمیں مکمل نہیں ہوتیں تو پہلے اس کی اتنا ہوگی۔ کام شروع ہو گا، پھر جاری  
 اسکیمیں پائیں تکمیل کو سختی ہیں۔ جناب والا کوئی ایسا منصب نہیں تلا دیں۔ کسی بھی ٹری سے ٹری حکومت  
 اور نیک روں اکیلی ہی حکومت ہو پہلے منصوبہ بناتی ہے۔ پھر ان پر عمل کرنے ہے اور یہ منصوبے تک دن میں  
 پائیں تکمیل کو نہیں پختے، منصوبے جو ہیں، وقت لیتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ منصوبے پائیں تکمیل کو  
 پہنچن گے۔ تو جناب والا اجہان تک ہمارے اپنے پاس محدود و سائل تھے، ہم نے اپنی طرف سے پوری  
 کوشش کی ہے اس نے اپنے میران کو بھی اعتمادیں لینے کی کوشش کی ہے اور میں ان میران صاحبان کا شکر  
 ہوں گے اس ساتھ اس معززہ ایران کے ساتھ بھت پیش کیا تھا ان تمام معزز میران کو بھی اعتراف  
 ہو گا کہ اس حکومت نے ہم سے کوئی چیز لو پشیدہ نہیں رکھی۔ اور ان سب سماں میں کو معلوم ہے  
 مجھے ٹری خوشی ہوتی ہے کہ اس بھٹ کی ہر سبق ان معزز میران کے ساتھ پیش کی گئی ہیں اور اس پر  
 بحث ہوتی اور مجھے ٹری خوشی ہوتی کہ ہمارے معزز میران نے جب بھت پیش ہو رہا تھا۔ اس وقت بھی  
 اس سے اتفاق یکا اور اہون نے اپنی تقریروں میں بھی اس کا انہما کر دیا۔ میں اُن کا پڑا شکر ہوں۔

اب جناب ملا۔ بہت سی چیزیں ہوتی ہیں۔ اور کسی کو اخلاق صیغہ نہیں ہوتا ہے اسے ہمارا مقصد صرف سب کے ساتھ یہ ہے کہ بوجپستان تھی کسے اور کرکٹ پشن ختم ہو۔ وہ محب وطن پاکستانی کا مقصد یہ ہے کہ یہ بوجپستان خوشحالی کی منزل پر ہمچیج جائے۔ میں ایوان کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک کرکٹ کا تعلق ہے تو ہم نے اپنی طرف سے بھی کوشش کی ہے اور میں یہ بھی بتلانا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کے اندر کسی کے ساتھ تلفضانی نہیں کوہاں کی اونکی سے غلط انتقام بھی نہیں بیجا چاہیکا بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ کرکٹ کے ساتھ الفاضف بے تباہ ہو۔ جہاں تک ہماری برداشت کا تعلق ہے تھلیبیہ یعنی پاہتا ہوں کہ ہے قائدِ حماں نے مردم شرکو تحریک دی ہے اور انہی تحریکوں میں امناد بیکا ہے جذب فلاح ہمیں قائم کرنا ہے مالک امداد اپنے ہمیں شکر لگانے پر ہمیں کہا ہوں نے بوجپستان کو کافی رقم فراہم کی۔ اگر ہم کو یہ رسم فراہم نہ ہوتی، اتنا پیشہ لئے تو پھر میں کیے اپنے ملزیں کو دے دیے کا اضافہ درستھتے۔ اسیں ہم سب کو ان کا مرین منتھا ہوا پاہیزے کا ہوندے ہوئے ذرا خدی سے پیدا ہوا۔ ہمیں اتنا احسان فراموش نہیں ہوا، چاہیے ہے۔ میر آزاد کو اور آپ کے وسط سے اس ایوان کے ہر کوئی کو بتلانا چاہتا ہوں کہ جب بھی کوئی معاملہ بوجپستان کے متعلق قائدِ عوام کے ساتھ پیش ہوا، تو اہونے نے ہمیشہ بوجپستان کی حمایت کی۔ اور بوجپستان کے لئے بہت کچھ کہیا ہے۔ تو لعین، اوقات غلط باتیں کی جاتی ہیں تو ہم سے زیادہ وہاں پر ایسا شخص بیٹھا ہے جسے بوجپستان کے حق کا بہت زیادہ احساس ہے۔

## مسٹر ایڈی پیکر ۔ جام صاحب آپ کے صرف ۲ منٹ باقی ہیں،

**وزیر اعلیٰ ۔ جناب** دالا! میری تقریر اختمام کیتی چکی ہے میں جناب کا اہمیتی شکر لگانہ ہوں کہ اس وقت سبب کی سمجھتی ہیں آپ کرنی صدارت پر بیٹھیے ہوئے ہیں۔ میں اپیکر صاحب کا بھی اہمیتی شکر لگانہ ہوں کہ اہونے اپوزیشن میں پہنچے ہوئے بھی جمہوریت کی پاریانی کی۔ اور اس ایوان میں وہ شرکت کرتے رہے ہیں۔ میں کجھ تاہم کہ اُن کا ایوان کی طرف سے بھی شکر یہ ادا کروں کہ اہونے نے شرکت فرمائی اس سکریٹریت سے تاہم کہ ایسا بھی ازاد، میں جس کو جمہوریت کی بغاوت ہے تو میں آپ کے لئے اپیکر صاحب کا شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور اپکا بھی شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ باعث غریب ہے کہ ہماری پارٹی پیپلز پارٹی کا ایک ذی اپیکر صدارت کر رہا ہے اور انشاء اللہ آپ ہی کی صدارتیں سمجھتے منظور ہو گا میں اس کیلئے

بھی شکر یہ ادا کرنا پاہتا ہوں۔

## مسڑڈپی اسپیکر ۹ جام صاحب نمبران کا شکر یادا کریں۔

وہر اعلیٰ - جی ہاں لیکن آپ کا شکر یہ اس لئے زیادہ لازمی ہے کہ آپ پر سہت ٹبری ذمہ داری ملئی ہوئی ہے اور یہ قابل فخریات ہے کہ آپ نے ٹری خوش اسلوبی سے اس ایوان کو چھپا یا ہے تو سے، اس کی بھی مبدل باد پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس ایوان کے ہر فہر و کاشکر یہ ادا کرنا ہوں، میں کو دیر غزانہ، ریاستی صاحب کا کافی ہوئے ایسا بھت پیش یہ جو کپ کے سامنے ہے۔ (تم) اولاد شما آپ کے سامنے رکھے گئے ہیں، پستی یہ ہے کہ محمود حسکزی صاحب ذاتیات پر چلے گئے تھے لیکن انہوں نے سیاسی تقریر کی، اس لئے مجھے بھی خبیرہ سیاسی رخ اختیار کرنا پڑا۔ اس لئے مجھے بھت پر زیادہ مردشی والخ کامون نہیں، ہر حالا بھت آپ کے سامنے ہے، یہ امر کا اور ہر مفرز رکن کا شکر یہ ادا کرنا ہوں کہ جس طرح انہوں نے بھت پر اپنے مفید شوے کے پیش کئے اور مجھے آئندہ بھی تو قوت ہے کہ وہ مفید شوروں سے مستفید فرمائی گئے اور کوئی بھی تنقیب بنیں میری اسلامی ہوئی ہے یا ہامے وزراء صاحبان کی اصلاح ہو سکتی ہے تو وہ بلا جھیک کر سینگے اور ہمیں اسی سچویں پیش فرمائی گئے جس سے ہم آپ کی اور یاں ملاتے کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ اب میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، کیونکہ میرا وقت ختم ہو چکا ہے، اس کے بعد جناب ریاستی صاحب تقریر فرمائی گے۔

شـ اسپـ بـ

مسڑڈپی اسپیکر ۹ اپنے پردہ دایی سام، (جیسا کہ ملتوی کی جاتی ہے) داعیی کی کامد دایی الجنون پر شام چڈ بے نک۔ کے لئے ملتوی (کوئی)

شـ پـ نـ دـ

(اکٹی کا اجلاس دربارہ شام چ بجے نیر سارہت میں تیڈریش برچ بچی اپسیکر شرود (۷۶)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Finance Minister, your turn please.

Finance Minister: Mr. speaker, Sir, today I have to defend and speak on the Budget. Before I start, I may say that this is not the first Budget. This is one of many Budgets presented in this province. First, by a Martial Law administrative, General Riaz, the second one by the NAP Government and the third Budget was presented by the Nawab Akbar Khan Bugti, the then Governor of the province. Last years Budget, and this one is also being presented by the Pakistan Peoples Party's Government.

(اویزیں۔ اردو میں کہیں)

اوہ۔ میں صورت پاہتا ہوں۔ میں انگریزی میں تقریر کرنے لگا، اب میں اردو میں بولوں گا۔ مراصل اپسیکر صاحب نے انگلش میں مجھ سے تقریر کرنے کے لئے تبریزا نظر رکھا۔ اس لئے میں مولی مامہنگ سے صورت پاہتا ہوں۔

میرزہ طیب اسکرر: کوئی بات نہیں ہے مولی صاحبان بھی اب کچھ زکچہ انگریزی سمجھتے ہیں۔

فذر خشن زادہ: جناب والا! اگر آپ اس سمجھتے کرو سمجھیں اور جو گذشتہ سمجھتے گز چکے ہیں ان کے متعلق سوچا جائے۔ تلقیناً آپ دھیں لٹکر راکب ہو اجھے یہاں صوریہ لہجہ ان جنکرنا ناہیں تھا بلکہ تھا جنکر کے بعد۔ ٹوی مدتک نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور اس کے نظر انداز کرنے میں پاکستان کے دہمتوں پاکستانے نہیں، جنہوں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی، ان کا بڑا ملحوظ ہے، مثلاً وہ پاکستانی حکوم سے بکھرئے

کہ بھائی نہیں اس ختم میں ہو رہا ہے، اور ان کو اس طرح سے اکانتنے کے پاکستان میں کھاکے ہے حقیقت نہیں مل رہے ہیں۔ دیگر وغیرہ اس کے بعد ان یونیٹ بنائیں پھر بھی یہی طالع ہے۔ اور اس علاقے کو نظر انداز بھی کیا گیا لیکن آج پہلی بار عوامی حکومت آئی ہے جو حکوم کی خانشندہ ہے، اس نے تاریخ میں پہلی بار اپنی رسم پر پاکستان کو دی ہے جو کہ پہلے کبھی سمجھی نہیں ملی تھی۔

جنابے والا! مختلف مقررین نے سبب کی حمایت کرتے ہوئے گئے تقریبیں کی ہیں۔ اور یہ یہ ایک دوست نے جو پہلے اس طرف بیٹھتے تھے، اب تھے نہیں کس غرض پر اس طرف چلے گئے ہیں، سبب سے باہر چاکر سبھت سی اور نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسیٹ کے عوامکار تھے، ان کو کبین قلم ملتی ہے ان میں ایک گورنر ہیں اور ایک ذریعہ اعلیٰ ہیں اور بھی ایسے لوگ ہیں لیکن انہوں نے کہ ٹری خزانہ کا حوالہ دیتے ہوئے کچھ کھا ہے، لیکن میں یہ کہوں گا کہ اگر سکریٹری خزانہ نے ایسا کہا ہے تو وہ صحیح نہیں کہا ہے۔ ان کو یہ رسم پاکستان کے دوست سے مل رہی ہے، پہلے ان کو رقم اس لئے نہیں ملتی تھی کہ یہ دہل کے حاکم تھے البتہ خیان آف قلات کو ملتی تھی اور وہ اس لئے ملتی تھی کہ ان کے علاقوں کو اُنہوں نے افسوس کیا اور دیگر کو انجری دیا ہے اس کے حوض اسیں رقم دیتے تھے جب پاکستان بننا اور اس کے بعد اسیٹ یونیٹ بھی پھر ایک یونیٹ فائمہ ہوا تو ان حکمرانوں کے ساتھ حکومت نے یہ دعہ بھیجا کہ تم اپنے حقوق حکومت کو نہیں دوادو حکومت اس کے عوض ستم کو اتنی رقم لے گئی، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جتنا علاقہ انہوں نے چھوڑا ہے اس کے مومن یہ قدم بہت کم ہے آپ خود خیال کریں، اس سلسلے میں قلات ہیٹھ کوہی لیا جائے جس میں اس دوست یعنی فوج پکھی، قلات اور خصداں ہیں اور پھر کوئٹہ، انصیر پور اور لشکر کے لئے بھی ان کو رقم ملتی تھی تو اس دوست جو رقم مل رہی ہے وہ بہت ہی قلیل ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جہاں کروڑوں روپیوں کا مسئلہ ہو دہل اتنی قلیل رقم پر نکتہ چینی کی جائے احباب کر یہ پاکستان کے ہی دوست ہیں ہوا ہے، اگر میرے دوست یہ کہتے ہیں کہ حکومت جو معابرہ کرے اس پرہنہ سے تو یہ بھیک نہیں سے۔ ہر منزہ حکومت کو اپنے معابرہ پر ٹھہرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر شخص کو اپنے معابرہ اور اقراہ پر ٹھہرنا چاہیئے۔

جنابے والا! مجھے افسوس کے ساقطہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج اس سکھی میں برابر خلاف یعنی یونیپ کے نمبر سماجیک اپنے فرائض سے کوتاہی برداشت رہے ہیں۔ کاش کہ آج وہ اس طرف بیٹھتے اور حکومت پر نکتہ چینی سے فائدہ اٹھاسکتے اور ان کو جواب دے سکتے ہوئے اور ان کے دریافت جو بات چیت ہوتی آج

علوم فائدہ اٹھاتے اور ملک کو پتہ چلتا کہ حکومت کی کاربی ہے، لیکن مجھے انہوں کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ اسیلی میں  
 منتخب ہو کلاس لئے نہیں، اسے تھے کہ عوام کے مقاد کے لئے پچھہ کرتے یا اسیلی بین بیٹھوں نکتہ چینی کرتے اور سنتے وہ  
 تو اس صوبے کے کپانی راجحاء بنانے کیلئے اسیلی کے مہرین کو آئے تھے تو ان کا اس چیز کی بھی ابازت نہیں دی  
 جائے گی اور نہ دی گئی ہے۔ آپ کریا ہو گا کہ جب یونپ کی حکومت تھی تو اس صوبے کا یہاں حال تھا؟ ہبھوں نے حکومت میں  
 رہنے ہوئے سبی اشہد کے کام کروائے اور بدلات کے دفاتر پر جلے کوئے گئے، اخراج لویوں پر جعلے کروائے گئے ریں  
 گاؤں کو روکوایا گیا، ریویے ملزیں کو انغوں کیا گیا، ان پسند شہر لویں پر جلے کروائے گئے، میز زوجوں کو صرف  
 اس لئے جیل میں ڈلوایا گیا کہ اشہوں نے سلام نہیں کیا۔ اور سیلہ کے غریب عوام پر اس لئے مشکل کی گئی کاہنولہ  
 نے ان کی پالی میں شمولیت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ تو اس وقت یہ سمجھنے لگے تھے کہ ہم اس لک کے ماکم اور  
 بادشاہ ہیں۔ ہبھوں کوئی نہیں پہاڑتے یا کوئی ہم نے بندوق کے فریبیع دوڑ لئے ہیں، اور بندوق کے نزد پہنچا اس  
 لک کو اپنے قبضہ میں رکھیں گے۔ تو جا بھے والا بندوق کے نزد سے غریب عوام کسی حکومت کو مانتے کے  
 لئے تیار نہیں ہوتے، اس لئے جب ان کا ظلم و قشد و انتہا کو پہنچ گیا تو ان سے حکومت لے گئی۔ حکومت سے بھٹ  
 جانے کے بعد بھی اشہوں نے وہی چالیں چلیں۔ ریویں اور سیلہ پر فائزگ کی گئی۔ بے گناہ افراد کو قتل کیا گیا، یہاں تک  
 کہ لک کے محافظ نوجویں پر بھی گیاں برساتی ہیں، تو اس کے نتیجے میں حکومت مجبور ہو گئی کہ اشہوں نے ہو دیشاد  
 طریقے اختیار کر کر کھا ہے اس سے دو کئے کیلئے ایکیں بند کر دیا جائے، تک وہ عوام کے لئے معیبت نہ بیش اور اپنی  
 غلطی روشن سہبٹ ہے۔

میرے ایک عزیز دست بخار محدود فان اسپکڑی نے فرایا (تھا) کہ مجھے اس اسیلی سے کسی سوال اور کسی  
 نکتہ چینی کا صحیح جواب ملتے کی امید نہیں ہے۔ شاید اس لئے وہ اٹھ کر باہر جلے گئے ہیں، ان کو صبر نہیں ہے، اگر  
 ایکیں صبر تو تا قرودہ یہاں بھیجتے اور ہم ان کے شوالات کا جواب دیتے تو وہ دیکھتے کہ دوسرا لگ بھی جواب  
 دے سکتے ہیں۔ اہنوں نے کہا کہ سردار اس سوبے کے خلاف تھے کیونکہ اشہوں نے برطانوی حکومت کا سلطنت دیا، اور  
 ان کے ساتھ تھاون کیا۔ صرف تعاون کرنے سے وہ خدا ہرگئے تو ہیں یہ کہوں گا کہ کیا عجیب منطق اہو  
 ہے پیش کی ہے۔ میں آپ کو ثابت کر کے بتاتا ہوں کہ خدا کون ہے اس کی وجہ پر نہیں ہے کہ میں سردار ہوں تو  
 ہیں سے سرداروں کی حادیت کر رہا ہوں، بلکہ میں حقیقت بیان کر رہا ہوں کہ جب غیر منقسم ہو، تو تاں میں مسلمانوں  
 نے خر کیک پاکستان چلائی تو اس کی مخالفت کرنے والے کون لوگ تھے؟ اس کی مخالفت کرنے والے کانگریس ملٹیا

اور انگریز تھے اور آخری دم تک یہ دونوں پاکستان کی مخالفت کرتے رہے۔ ٹیکلف الارڈ انگریزوں کی مخالفت کا بہت ہے۔ انگریز پاکستان کو بالکل نہیں چاہتے تھے اور جب جیبور ہو گئے تو ایک ٹوپا چوتا پاکستان پناہ پر دہ راضی ہوئے پھر پاکستان بننے کے بعد بھی انگریزوں اور کانگریسیوں نے پاکستان کے خلاف سازش بنائی۔ سازشیں کہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ کانگریسی سہہ دستانی حکومت نے پاکستان کے خلاف سازش بنائی اور اس کو دو ٹکروں میں تقسیم کر دیا۔ اس وقت ان کے ساتھ برخلافی حکومت بھی تھی اور یہیونے بھی ان کا سامنہ پیاسہ بھی عجہ ہے کہ سہہ دستان آج دولت مشترکہ میں شامل ہے، لیکن پاکستان میں سے آزاد چوہا چکا ہے تو یہی کہنے کا مقصد یہ تھا کہیرے دوست کہتے ہیں کہ یہاں کے سرداروں نے خدا کی تھی تو یہیں کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے سرداروں نے تو انگریزوں کی مخالفت کے باوجود پاکستان کے حق میں دوست دیئے اور انگریزوں کے مقابلہ کیا۔ اور اب بھی وہ پاکستان کے فادر شہری ہیں اور پاکستان کے ہر قسم کی قرآنی ٹینے کے لئے پیدا ہیں۔ حالانکہ اب نہ ان کی وہ سرداری ہیں نہ پہلے صبیحی اور کوئی چیز ہے۔ لیکن ہم بے کو متعطل دیکھنے ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ یہاں طبقاتی نظام ہو، ہم ایک پاکستان چاہتے ہیں، تاکہ یہاں احتمال ختم ہو سب پھرے ہے۔ ہم نہیں چاہتے ہیں کہ انہیں کہا جائے گے اور ہم نہیں کہا جائے گے اس طرف جو دنرا بیٹھیں ان کے ہم وہ ضرور کہیں گے اور ہم نہیں کہا جائے گے اس طرف جو دنرا بیٹھیں ان کے اور دوسرے جو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ ایک یونٹ کے خلاف نہیں تھے بلکہ اس کے حق تھے تو یہیں ان سے یہ کہوں گا کہ ہر جیز کا صحیح یا براہمنا تحریر کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ یہ یہ کہوں گا کہ ایک یونٹ ظاہراً ایک اچھی چیز تھی وہ اس ملک کے اتحاد کے لئے تھا لیکن یہ نہیں چل سکا۔ جب چل نہیں سکا تو بہت سے لوگوں نے جو مدد ادا کیے۔ اس کا مخالفت کی اور یہ فخر کے کہوں گا کہ یہ وہ شخص تھا جس نے مغربی پاکستان سنبھلی میں وہ یونٹ کے خلاف دوست دیا تھا۔ اس لئے نہیں کہیں وہ یونٹ نہیں چاہتا تھا، بلکہ اس لئے کہ وہ یونٹ میں ہمیں سکا ہم چاہتے تھے کہ انتظار ختم ہو جائے اور ملک مجبوب طہور ہو۔ ہر ایک کو ترقی کا مرغی ملے جسیکہ عزیز دوست یہ دلیل ہیں کہ تے ہیں کہ وہ یونٹ کی کسی نے مخالفت نہیں کی۔ تو اس وقت ان کو کسی نے دوست ہی نہیں دیا تھا کہ وہ داں جا کر وہ یونٹ کے خلاف دوست رہتے۔ لیکن ہم نے وہ یونٹ کے خلاف اس لئے دوست دیا کہم ملک میں ستر نظم چاہتے تھے۔ ورنہ کوئی ایسی بات نہیں تھی وہ یونٹ میں بوسپنداں کو لفڑا لہذا بیجا دیا تھا اور نظم یونٹ صحیح نہیں تھا انہوں نے یہ فرمایا کہ اس کو اور کس نے وہ یونٹ کے خلاف تقریر کی تو شاید وہ اس وقت کسی مکتب یا اسکول میں پڑھتے اخراجی، لیکن اُن کو یہ

پتاوں کریں پتہ دیئے ہی دن یونیٹس کے خلاف تھی۔ کیونکہ وہ استعمال چاہتی تھی، اس لئے دن یونیٹ کے خلاف تقریریں کیے اور میر نے یونیٹس کے فرمان بنا کر دن یونیٹ نہ رہے اور ملک صنبر طہر اور بیہ امداد ختم ہو جائے گا۔ یہ دوست نیپ کے ساتھ رہے، یعنی نیپ فرمان بیان ہوئے اور کہتے ہیں کہ بگ تو ہم ہی ہیں کہ جب مجبور صاحب اقتدار ہیں مئے زانک کے ساتھ مل گئے درمذ اس سے پہلے وہ مجبور صاحب کے ساتھ کوئی ہدایت نہ کرتے۔ یہیں یہ ہوں گا کہ یہ چیز بھی خلط ہے۔ یہ کہ جب الیکشن ہے تو مجبور صاحب مغربی پاکستان میں کافی اکثریت سے آئے، لیکن وہ ملکے ملک میں کثریت میں نہ تھے۔ ساتھے ملک میں تو مجیب کی اکثریت تھی، لیکن چیز بھی ہم نے مجیب کی اکثریت کا ساتھ نہیں دیا۔ اور یہاں سے سائیکلوں نے جن میں مولی صاجبان اور آزاد ممبر بھی تھے جو بہ دیوبندی اور کئی ممبرتے سب سے ملک کے حالات کو سمجھتے تو مشرورہ کیا۔ اور جو مجیب کے ۷ نمائات یعنی عادی لیگ کے نمائات کو ملاحظہ کرتے ہے سب سے ملک کے ہترنی محب وطن مجبور صاحب اس ساتھ فہمی کا فیصلہ کیا، ملا نکو وہ اس وقت اعتماد ہیں کبھی نہیں تھے، لیکن ہم نے ان کا ساتھ دیا۔ خان جلال الدین خان اچکنہ بھی یہ ساتھ تھے جناب اللہ اکرم نے اپنے نیپ کی مخالفت ہیں کی تو اگر تم نیپ کی مخالفت ذکر تے تو انتخابات میں کیسے کامیاب ہوئے۔ ہم نے نیپ کے خلاف زبردست انتخابی تحریکیں ملائیں، اس طرح ہم نے الیکشن سے پہلے بھی نیپ کی مخالفت کی تھی ہاں کے دوست جن کو یاد نہیں ہے کہ ہم نے مستونگریں جلے کئے۔ الیکشن سے پہلے جلے کئے اور ہم نے نیپ کے خلاف جدد جہد کی اس گزینہ ہوئی میں بھی ہم نے جلے کیا جس میں نیپ کے مانی بھی یہ ساتھ تھے، لیکن جب میں تقریر کر رہا تھا تو وہ اٹھ کر چلے گئے۔ مجھے یہ بات کبھی نہیں بھول کریں کیونکہ میں نے اپنے بھائی کیا ہوا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کریں میں لانا چاہتے تھے۔ اور آپ تو نیپ کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نہیں ساتھیں ہو سکے یہ چیز اپنی یاد نہیں ہے۔ اور یہ پہنچنیں اخیں معلوم نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ نیپ کی حکومت نے مجھے پیغام بھیجا کہ تم ہر جگہ پر ملکے خلاف تقریر کرتے ہو۔ اور ہم نے تھیہ کیا ہے کہ ہم تم کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ میرے ایک دوست تھے وہ میرے پاس آئے ان کا رنگ پیلا پڑ رہا تھا مگر نہ لگ کریں بلکہ یہ ساتھ تھے اس باروں مجھیہ بتا گیا ہے؟ — یہ نے کہا تم کیوں گھبرا تے ہو۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے۔

ان کے ساتھ کوئی ملک صفائی کر لیتا چاہتے ہیں نے کہا، وہ تو کبے مجھے مجھہ رہے ہیں کہ ایک سیٹ سے لو اور ہماری مخالفت نہ کروں میں نے کہا ایسا نہیں ہو گا۔ یہ ملک کے ساتھ غداری ہو گی کہ میں ایک سیٹ کفاظت میگے بات نہ کوں اور مخالفت نہ کروں، لیکن نے بالکل انکار کر دیا۔ یہ لذخا کارم و کرم معا اور ہمارے خوبی کی

بڑا نتیجہ کر اہنگ نے بھیں دو شدیدیا۔ اور ہم سخت بھکرائے یہ ہماری خدمت ہیں تھا کہ ہم نے اس ملک کی کچھ خدمت کرنا تھی، میکے دوست ہم صاحبِ سبیلہ نے بھی ان کی مخالفت کی رکوش سے پاپ مامب نے بھی یہ پک کی غلط پالیسیوں کی مخالفت کی، اور یہ پک کے ساتھ الیکشن میں ٹکر لی ہے اسے دوست خود تو یہ پک میں تھے، بلکہ ان کی پشتکوئی خواہ نہیں ہے ان میں اختلاف بس چیز ہے ہا۔ وہ کہتے ہیں کہ سردارِ اسلام اس لئے اختلاف ہوا۔ نہیں اختلاف اس چیز نہیں تھا۔ اختلاف (سو) یہے کہ قیمت پر ہوا کہ جب ملک لوٹ جائے تو اس صوبہ کو کس طرح سے تقسیم کیا جائے تو اختلاف اس چیز ہے ہا۔ اور جب ہے موزع دوست شہید عبدالصمد خان اچکزی ہی جیل سے باہر کر آئے تو یہ پک کے سر رہا سردارِ خیر بخش مری کی موڑ کی بوڑھ پر بیٹھ کر آئے، اس پر بیٹھ کا سب کو علم ہے بلوچستان کا زادکا ناچلتہ نہیں تھے، لیکن اس کی قیمت پران کا اختلاف ہوا اور اختلاف سے بعض وقتہ مائدہ کی حیزبی بھی ہوتی ہیں۔

اس سے اختلاف میں ہاۓ موزع دوست خان عبدالصمد خان نے دیکھا کہ جب یہ ملک لوٹ لیں گے تو آپ میں اختلاف ہے گا اور اڑاؤ ای جگڑا اہم گا تو چھڑا ہنہ نے یہ پک کو چھوڑ دیا۔ اور وہ بھی پاکستان اور بھٹو صاحب کی حمایت کرنے لے گئے (تابیاں)۔ جذب والا صرف دہی یہ پک کی مخالفت کرنے والے نہیں تھے۔ محبِ دلن صرف دہی نہیں تھے۔ اور لوگ بھی ہیں ہر ایک مختلف طبقے سے اور اپنے اندازے بات کھتما ہے۔ سب سمجھتے ہیں کہیں بھی محبت دلن ہوں۔ ملک کی بھی مختلف مختلف توہین، مختلف زبانیں، مختلف جغرافی کی خوشی اور ان کے الفاق میں ایمان رکھنا ہوں اور میں آپس میں مختلف طبقوں کو کوڑانے میں ایمان نہیں رکھتا۔ میں اس لئے یہاں نہیں ہوں کہ میں وزیر ہونا چاہتا ہوں، بلکہ اس لئے یہاں ہوں اور میرا مقصد اس ملک کو ٹھیک کرنا اور ملک کی خدمت کرنا ہے، ایسے حالات میں جگہ بھی ہر سکے ہم اپنے حواس کی خدمت کرنے کی کوشش کریں گے۔ جذبے دالا۔ وہ کہتے ہیں یہاں پر سرداری نظام ہے لیکن اس ہو سنے خود دیکھا، جب کئی سرداری نظام کے خلاف ہات کی۔ تلشکوئی نے انہوں میں اس کی مخالفت کی سرداری نظام کے حق میں کوئی بھی نہیں ہے۔ ہر ایک معاشرے میں تبدیلی لانا چاہتا ہے، لیکن جب ویکھتے ہیں کہ دوسرے کی پرتفیض کر رہا ہے تو اس سے کچھ نکھرا فروں ہوتا ہے اور اظراف ہوتا ہے، سرداری نظام ہو یا کرنی اور نظام ہو، اس وقت بلوچستان میں کوئی نظام نہیں ہے، سرداری نظام جو ہے وہ صرف میگل علاقہ ہیں تھا، اور مری بھلی علاقوں میں تھا۔ سرداری نظام کم از کم اس طلاقے میں نہیں ہے۔ یہاں

پڑے سرداری، وہ نام کے سردار ہی سارے سارے نظام کا کوئی حامی نہیں ہے۔

جو سرداری نظام اور قابلیت کو بھل بخنا پڑتے تھے۔ وہ یونپ میں تھے وہ ترقیاتی اور سیاسی مشکل میں اپنا اقتدار لکھا چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ یہاں پڑے لین کا بیع لکھا تھا ہیں، لیکن اپنے طلاقے کے لوگوں کو کہتے ہیں کہ اسکوں ہمت جادو اور تم پڑھ لکھ جاؤ گے تو پھر رانی ہیں مگر سچ کے، مغلکے بچوں کو اسکوں کے پڑھ ماسٹر خراب کر دیں گے اور اگر تم بس میں سامنہ ہوئے تو وہ تم سے لاڑیں گے۔ اور یہ سچا جب تم کیمیوزم اور سرشتم کا لفڑو ملکتے ہو تو پھر پہلی بیکے ہم سختے ہو کہ تعلیم حاصل ہوت کر دیں کہتا ہوں کہ تعلیم ایک الیکٹریکی جیز ہے یہ سچے لوگ خالی کرنے کے بعد اور سبھاں ہو جائتے ہیں لوگ سوشل ازم اور کیمیوزم کی طرف آتے ہیں۔ اسے اپنے حقوق حاصل کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگوں کو پس پاندھ سکتے کہ تعلیم دینا ہیں چاہتے تھے اور ہیں پہنچتے کہ لوگ ہر نسل ہوں۔ اور ان کے بعد کے آئے والے لوگ بھی سرشست ہوں یا اپنے دستوں کے بلے میں عرض کر رہا تھا، لیکن انہوں نے ہمیری تقریب کا اہمیت نہیں دی۔ اسی لئے تو وہ ہیں آئے جس کا مجھے پڑا فوس ہے۔ جناب والا! خان صاحب نے فرمایا تھا کہ یہ حکومت پیش فیدر کی زندگی کو دریوں میں تقسیم کر رہی ہے، میں آپ کے یہ بتاؤ میں چاہتے ہیں۔ ارآپ اپنے ساتھیوں کے متعلق معلومات نہیں رکھتے۔ اسی بات کے گواہ قازی اران بھی ہیکل میں گورنمنٹ میں ہوتے ہوئے بھی غریبوں کا درباریوں کا ہمدرد ہوں۔ میں نے میلی ذیرہ میں ہاریوں کے حق میں احمد ذیرہ میں ہاریوں کے خلاف تقریب کی۔

### (تالیل)

اور میں اپنی بھی کہوں گا۔ کہ جو غریب پہاڑوں میں ہیں اور جن ہاریوں کے پاس نہیں نہیں ہیں پہنچنے انجینیوری ہائی ہائیلے۔ باقی لمبیں آپ اور ہم اجھیں۔ جناب والا! امیرے دوست ایسے اذانت پتہ نہیں کہاں سے ڈھونڈ لستے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حکومت میں سب رجت پسند ہیں سب پسند ہیں خیالات رکھتے ہیں اور کہ سب عام کا اختلال پڑتے ہیں تو جناب، اختلال کی مختلف شیئیں ہوتی ہیں۔ ایک دو اختلال ہوتا ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ لین کا بیع لکھا کہ اپنے لوگوں کو پس پاندھ رکھا جاتے اور پھر کہیں کہم سوشل اور کیمیوزم ہی پھر لوگوں میں انتشار پھیلاتی ہے۔ اور یہاں پر یہ بھی کہا گیا کہ یہ حکومت میرے خیال میں وہ پاکستان کا نام لینا ہیں چاہتے وہ داکے کو دیتے کرنا نہیں چاہتے ہیں اسی لئے انہوں نے ہمکار پر حکومت پھاڑوں کا اختلال کو رکھ رہی ہے، سارے ہملاں جیلوں میں بندوں، اور افغان شہروں کو تحالوں میں بند رکھا جانلہے بھیں اپنے دوست سے پچھ سکتا ہو کر

سیا اپ چاہتے ہیں کہ آپ کے غریب عالم جو خدا پنے لئے رفرگاہ میا نہیں کر سکتے ان کے حق کو افغانستان کے لوگ اکر خصب کولیں۔ ایسا اپ چاہتے ہیں کہ یہاں کے لوگوں کو گھر بدلنے کے لئے زین ہیں حتیٰ تا افغان مشہر ہی ہے پنا کو گھر بنا دیں؟ آپ نے فرمایا کہم افغانی اور غیر افغانیں بنا میں کیوں کیوں ایجاد برنا جانا ہے؟ پھر آپ نے کہا کہ ایران کے بوج یہاں آتے ہیں، میں آپ کے کھون کا کار ایران، اب کافی دولت مندرجے ہے، ان کے پاس پڑھل کے بہت بیسے ہیں اس لئے لوگ یہاں سے دہان جاتے ہیں اور دہان کے لوگ یہاں نہیں آتے البتا یہ لوگ ہیں جملہ افغانستان میں بھی رہتے ہیں اور یہاں پر بھار ہتے ہیں، ان میں بینے طریقہ ہیں وہ شوالک کے راستے افغانستان آتے جاتے ہیں سان کی تیزی نہیں کی جاتی، لیکن اگر ایجنت قندھار سے آئیں تو یعنی ان کو پولیس کچھ ٹھے گی جو لوگ ہر وقت آتے جاتے ہیں، چاہے وہ پشتوں ہو، بوج ہوں یا کوئی افغانیں کچھ نہیں کہا جاتا، یعنی ایجنت کو تور و کام جائے گا۔

(تاییان)

بعنابرے والا ایسا فرمایا گیا ہے۔ ہم نے کتابی اور تلاٹی سے کام لیا ہے، ہم نے ٹی اے۔ ڈی اے اسلام اباد کی گرم چاہیں بہت پسند ہے۔ ہم دہان گئے اور ہم نے اپنے میکون کا صحیح حصہ نہیں لیا۔ لیکن کہ ہم دہان جا کر بات نہیں کرتے ہیں اور ایک اتحادی کسی پر ہے، اور دوسرا ہاتھ ملکے مذپر ہے، پڑھنے کے لئے دہان سے ہمارے دوست کو میسی ہاتھی یا آجاتی ہیں ایسے بدبار اپنے معزز دوست سے عرض کرتا رہا ہوں گے آپ جو احلا و مشارد دیتے ہیں، وہ صحیح نہیں ہوتے، میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو اور اپنے ہر بار دوست کریں گے اور دیکھنے اور طلبے اور یا ایک اخراج تین فیصد ہے اور وہ کوڑہ ہیں پانچ لاکھ روپے جس کا اگر کوئی کوئی قیمة نہیں ہے اور جو ایک ایسا نہیں ہے۔ میں آپ کی خدمت میں نشان دہی کرتا رہا، لیکن آپ سننے کی نتھی۔ تو میں کیا کروں؟ اسی طرح ہماری ترقی کے لئے رقم تجویز کی گئی، اسی میں ہما حلقہ اسیں اعلیٰ آٹھ فی صد جو تیس کوڑہ روپے بتا ہے ہیں لدھے، ہماری ابادی تین امشددیہ کمپنی مصوبہ کے ہمیں اپنے تناسبے بہت زیادہ حصہ ملا کہیں ہیں دو گناہ ملا ہے کہیں سہیں تکھا ملابے، آپ کا یہ دعویٰ یا لکھ خلل ہے کہ ہم اس سال کا محیط کم لالہ ہے جو بکار آپ کے نیلیں ہیں پچھلے سال ہیں بھی تیس زیادہ رقم مل ہے مجھے انہوں نے کہنا پڑا ہے لکھا پڑا ہے پچھلے

کہ تا میکن آپ نے مجھے تلقی کر دی تھی نہیں وہاں جلد پہنچتا تھا تھی ہیں میہاں کہیے بتا چاہتا ہوں کہ ۰۱۰۰۰۰۰ دینے کا کہہ دیا پڑھل ترقیات اور وہ کوڑہ پہنچتے ترقیاتیں دیتے گئے قدر پر تقریباً ساٹھیاں کوڑہ پر تھیں کہ ۰۵۰۰۰ کوئی کبھی تیس گھنیم و کبھیں تیس کوڑہ پہنچتے ترقیاتیں

تیں کرور روپے ترقیات کاموں کئے رکھے گئے ہیں، اس طرح یہ کل بیاسی کروڑ روپے بن گئے اپنے فرمایا کہ  
پچھوٹتے سال سے کم رہا، کیونکہ افزاط زد تھا تو افزاط زد صرف پاکستان ہی بیٹھا یا کہیں اور بھی ہے؟  
افزاط زد کا مسئلہ تو ساری دنیا میں ہے، لیکن یہ آپ کو بتاؤ کہ گذشتہ سال بھی تو افزاط زد کا مسئلہ تھا اس اگر  
اُس طرح ہم سے بھی یہ کاٹ لیں، اور چھ مقابله کریں تو یہ نہستہ کم نہیں ہے بلکہ زیادہ ہے، آپ کہتے ہیں کہ غیر ترقیاتی  
مدینہ نہستہ ہے اس نے افزاط زد ہے تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ غیر ترقیاتی یا روپیوں سبب جیزیر کو  
بھاگا ماگا ہے اگر آپ ذرا غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ یہ جو بڑی بڑی تھاں ہم نے آپ کو فرے کی ہیں ان کو  
ہمکو خود ہے پڑھیں تو یہاں بھی ساری اسکیں اور قومات ڈیلی ڈیپنٹ میں ہیں یعنی تعلیم ہے کہ تو یہی تعلیم کو ڈیلی ڈیپنٹ  
نہیں کہتے ہیں تو ترقیہ ہے کہ نہ یہ اسکیوں کیلئے چہا کرنے ہیں اپنے مکمل ہوتے ہیں اسے تربیات غیر ترقیاتی جبکہ میں ملائیں، اُو  
نہیں اسکیں ڈیلی ڈیپنٹ میں جانیں۔ تو یہاں ہم پرانی اسکیوں کو چھوڑ دیں؟ ان کو بھی تو آخر چلانا ہے جیسے جیسے رفتہ  
ترقبہ ہوتی چلتی ہے۔ اس کے مطابق آپ کہ غیر ترقیاتی بھی زیادہ ہوتا پڑتا جائے گا، کیونکہ جدید اسکیں مکمل ہوں گی ان کی  
ویکھو جمال اور مرمت دغیرہ مکمل ہو جی رکھنا پڑتے گا۔ جیسے کافی اور اسکوں بینیں گے تو ان کے لئے ماسٹر اور  
بلڈ وغیرہ کے لئے اور ان کی مرمت اور دیگر دیکھو جمال مکمل ہے بھی غیر ترقیاتی میں رکھنا پڑتے گی۔ اور اس طریقے  
جی کہ افریزی ہیں جن کو اگر صحیح معنوں میں ہم دیکھیں گذان ڈیلی ڈیپنٹ کو چلانے کے لئے ڈیلی ڈیپنٹ کا حصہ زیادہ ہے  
پولیس کیلئے واقعی کافی خرچ ہے، میکر دوست شاہیانی صاحب نے کہا کہ نصیر اباد ڈسٹرکٹ میں لئے قتل  
ہے اور اسے محفوظ ہیں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ حکومت لار اینڈ آر ڈی کو بہتر بنانے کیلئے کافی رقم خرچ  
کر رہی ہے اور اس کی حالت کو بہتر بننے کے لئے آپ کو پولیس دینیک، اور شہین میں بھی آپکو پولیس دینیک، تاکہ  
والی بھی لار اینڈ آر ڈی بہتر ہو سکے۔ دیسے امن و امان کی صورت مال پچھلے سال کی نسبت خدا کے فضل و حکوم  
سے زیادہ بہتر ہو گئی ہے۔ نیپ نے لوگوں میں انتشار پھیلایا اور لشکر کیا۔ یہوں اور یہوں پر فائزگ کی  
اویس کے ایکٹ جنگل نے مزدہ بوگوں پر ہم چینیکے جن کے پسلے شکار جناب صدھان ہوئے اس طرح کے  
رشد پنما صانتکار پسند اور تحریک کاروں کو ختم کر دیا گیا، اور خدا کے فضل و حکوم سے آپ دیکھیں کہتے ہیں  
بہر گئے ہیں کہ کوئی آدمی کو میدان میں نہیں آیا (مداخلت) ہو گا کوئی دل پر کیونکہ دہان سے اشتداد پسند کا  
حلاء ترکیک ہے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اب والپس نہیں باسکے گا۔ آپ اس کو کسی تسانے  
باجیل ہیں دیکھیں گے۔ تو جناب ٹباڑق ہو گیا ہے۔ (مداخلت) میں اس کے لئے اپنے قائد اپر ان کو مبارکباد

دیتا ہوں کہ انہوں نے اس صحیحے میں امن دام کے مسئلے کو سہر طریقے پر برقرار رکھا۔ (مداخلت) ترقیات کے بلے ہے میں اس ہاؤس میں مختلف بائیں کی گئی ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ آب پاشی کے لئے کم رقم دی جائی ہے اور اوقاف کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ لیکن میں یہ کہوں گا کہ آب پاشی کے لئے کافار قم ہے، اوقاف کا مسئلہ یہ کہ سبھوں میں ملا صاحبان کو تنخواہ دی جائے۔ یہ سائے ملک کا سند ہے اس کا تعلق مرکز سے ہے۔ اور اس نے عالمہ کو موبائل رابطہ کمیٹی کے پاس بھیجا گیا ہے اور جو بھی فیصلہ ہو گا وہ ملائے پاکستان کیلئے ہو گا اور پاکستان پر بنائیں گا اس کا طلاق ہو گا۔ اور ان شراللہ ہبھر نے فصلہ ہو گا۔ میں اپنے دوستوں کو یہیں نہ لانا ہوں، کہ ان کی خواہشات کے مقابلے سب کچھ ہو گا۔

جنابہ والا! چند اذامت لکھاتے گئے ہیں، اور کہا گیا ہے کہ کڑپن ہے اور خاص طور پر ایک بے عناء شخص جو کہ اپنے چھوٹا سا افسر ہے کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ بُرے افسوس کی بات ہے کہ اس اکمل میں بیٹھ کوچھ ٹھے افسروں کو نشانہ بنایا جائے۔ مسٹر گلزار خالی ہری جو ملکہ خراک میں ڈپی ڈائریکٹر ہیں اور اس وقت احمدار ہوئی گریڈ میں ہیں (مداخلت) ان کا اس گریڈ میں ضرور لایا گیا ہے، آپ کا یہ احوال ہے کہ کوئی پیدائشی طور پر ہی اٹھا رہوں گریڈ میں کام کرتا ہے؟ یعنی جو کام کرنے چاہیے ان کا گریڈ ڈھایا جائے گا (مداخلت) یقیناً ڈھایا جائے گا اس تباہی کے مشورے سے نہیں کیا گیا۔ ریخر چھوڑیں یہ بات آپ نے فرمایا تھا کہ پنجگوڑیں ہنچکی کی رقم زیادہ ہے، اور مقلات میں کم ایں آپ کی خدمت میں عرض کر دیکرے ایک ذیشیکشن ہے جو لوکل گورنمنٹ ڈپلٹمنٹ کی طرف سے ۱۹۴۷ء کو جاری کیا گیا ہے، اگر آپ اس کو دیکھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کو دے سکتا ہوں تاکہ اس کو ملاحظہ کر کے آپ سطینہ ہو گئیں، ہناب اگر الزام لگانا ہے تو رہا رہا ساست، مجھ پر لگائیں، آپ کسی چورٹے افسر پر کبھی الزام لگاتے ہیں؟ میں کہہ رہا تھا کہ مندرجہ بالا آئندہ کے تحت سب لوکل گورنمنٹوں کو برابری کیا گیا ہے۔ اس کو پھر، (مداخلت) کو ظہر شہر کے لئے جو ریٹ مقرر ہے وہ درود پر لکھ کچھ پیسے ہے۔ قریبہ پیزیر ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کر دیں کہ اس میں جو پہلے ریٹ تھا اس کا گندم کا پیسیں پیسے اور شکر کا ۲۰ روپے پیسے تھا، لیکن اس کے بعد لوکل گورنمنٹ نے محسوس کیا کہ یہ صحیح نہیں ہے تو ایک اور ذیشیکشن ۳۵ روپیہ برابری کیا۔ لیکن اس کو ادائیگی پہلے ذیشیکشن کے ذریعے ہو چکی تھی۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** ۹۔ اس کو ادائیگی ہرمنی کر ہوئی ہے۔

## وزیر خزانہ :-

اگر کپ صبر کرنیچے تو آپ کو زیادہ سخت آتے گا، اور کپ کی معلومات میں اضافہ ہے۔ اگر کپ شرمندی کرنیچے تو تیر و قت جو کپ ہی کا ہے ضائع جائے گا، اور میں جو کپ کو بتلانا پاتا ہوں، وہ نہیں بتا سکتے گا۔ آپ اس ذہنیکش کو پڑھ لینا، یہ ذہنیکش مری کو جاری ہو لے جسکا ادا سمجھ پہنچنے والے ذہنیکش کے معاملات ہو گئی تھیں اصل ہیں یہ ذہنیکش مل نہیں رہ سکتا اب ڈونڈ کر نکالا ہے۔

## میرٹھ محمد خان اچکزئی :-

وزیر خزانہ :- آپ خود دیکھیں کہ یہاں جو سنبھلی میں کامروانی ہوتی ہے وہ سکریٹری کو بھی پڑھ نہیں ہوتی تپہلے ادا سمجھ ذہنیکش کے مطابق ہو گئی تھی، اب اس سے نائد پیر مانگا جا رہا ہے کہ اتنا طالب پس کر دئے یہ کوئی ایسا چیز نہیں ہے جس کو جناب اتنا اچال رہے ہیں۔ یہ ایک رفتہ می عالمہ ہے اس میں کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ باقی ہاست پاس گھزارا غان مری کا سی ہار ہے، اس میں کوئی بات درج نہیں ہے اجسی کہ آپ فرمائے ہیں جن افغان کے ساتھ اس نے کام کیا ہے انہیں سے ہر ایک نے اسکے کام کی تعریف کی ہے، تو مجھے امید ہے کہ میری وفاحت سے معزز ممبر کو تسلی ہو گئی۔ اور اگر ان کو اب بھی مسلی نہیں ہو لتا ہے تو تیرے سلطنت پر کامنزات کا ہندہ بطال کر لیں، ویسے مجھے یقین ہے کہ تسلی ہو گئی ہو گی۔

خوب ہے والا اچکزئی کے بڑی محنت سے کام بھی ہے۔ ڈاہر کیوں نہ اسکریٹری صاحبان نے اور وہ سے صاحبان نے.....

## میرٹھ محمد خان اچکزئی :-

وزیر خزانہ :- ہاں اجنبیس نے بھی۔ اجنبیس سے یہاں اچکزئی کا کام نہیں دیا جاسکتا؟  
(نهیں تھے)

آہ اجنبیس تھیں ہوئے ہیں۔ آپ ہر سلے کو جانتے ہیں تو ایریگیشن کا اجنبیس بھی تمام مسائل کو جانتا ہے۔

اور پھر آپا شی کے بغیر تو خداک پیدا ہی نہیں ہو سکتی، اس کی انجینئرنگ کے ساتھ طرزی وابستہ ہے۔  
(ہنسی، تھہی)

تو خوب بچلے سالہ ہائے پائی انگیسوں کی جو مقدار تھی اور کبھی ہزارٹن تھی اور بخوب اور منہ سے،<sup>۳</sup>  
ہزارٹن اور ایک لاکھ آنٹھڑاٹن اس صوبے کے لئے یا اتنا، اور ہم فخر یہ ہوں گا کہ گندم کی قیمت کھلی ملکیت ہے۔  
صوبے میں پوسٹ ملک سے کم رہی ہے۔

## مسٹر محمد خان اچھرزاں

کمی جو ہوتی ہے؟

دریخرازانہ ہے۔ اگر کمی ہوتی تو قیمت کیمہ بھتی پھر کمی کی وجہ میں آپ کو بتاؤں کہ یہ کیسے ہوتی  
ہے۔ اس سلسلے کو دیکھنے کے لئے میں خود دہان گیا تھا۔ دہان یہ ہوتا ہے کہ دیکھنے ملک لیجانے کے لئے ڈس  
پر بوریاں لادی جاتی ہیں اور جب طرک بوریاں لیکر چلتے ہیں تو اس میں سے چار چار پانچ پانچ بوریاں گوجاتی ہیں  
جیفیں مزدور اٹھانے سے اٹھا کر دیتے ہیں۔ تو وہ اتنی بھی کم بوریاں دیجیں میں پہنچ جاتی ہیں اور ان گھری بھی بھولی  
کو کوئی اٹھانے والا نہیں ہوتا۔ اس پر میں نے ان سے کھا کر کم از کم تم اسکا بیکارڈ تو رکھا کرو تو یہ مزدوروں  
کا سماں ملہے اس میں ہم اور آپ کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن میں نے مزید تحقیقات کی ہے اور وقتاً فرقةٰ میڈیا پلٹی کو  
ٹلی فون کرتا رہا ہوں۔ تو ہم تو حقیقی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ کمی نہ ہونے پائے اور اس کمی سے کوئی ناجائز غلطیہ  
ناٹھا سکے ہاں! چینی کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ اگر ہم چینی طرک میں لائیں تو وہ مہنگی پڑتی ہے۔ تھینی میں کمی کمی  
ہو جاتی ہے جو ہائے بس سے باہر ہے لیکن ہم حقیقی المقدور کوشش کرتے ہیں کہ یہ کمی نہ ہونے پائے اس سلسلے میں چیز میں یہ  
بڑو کو ٹلی دن کرتا رہا ہوں۔ اور مرکزی دریخرازک سے بھی اس سلسلے میں بات پیش کرتا رہا ہوں۔ (۱۹، ۲۰)

کے لئے گندم کا تھینہ ایک لاکھ پھتر نہزادہ رکھا گیا ہے جس میں سے دس ہزارٹن ہم خود خریبیں گے شکر کے لئے اٹھاہ  
ہزار اور گھنی کے لئے پانچ سو پانچ ٹن کا تھینہ لگایا گیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تھینے میں کچھ لوگ بیٹھاں بھی ہیں۔ جنہیں پیغام  
بھی شامل ہیں جیسا کہ ایک شخص عبد العلیم بروچ ہے۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے میں سے زیادہ باہر رہ رہا  
تھا میں نے اس کے غلاف تحقیقات کا حکم دے دیا، اب اس کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہیں۔ اور ایم بی آر کو تحقیقات  
کے لئے کافی نتائج بھی ہوئے ہیں۔ میں نے ایک شخص گلاب دین کوئی برخاست کر دیا ہے اس کے علاوہ مختلف

افسانہ کے خلاف تحقیقات ہو رہی ہے۔

کرپشن ہائے معاشرے کا ایک حصہ بن گیا ہے، ہم کو سچھ مگر ہے ہیں کہ اس کو دوسری اور اس میں سہیں آپ کی مردگی ضرورت ہے اگر آپ ہماری بہنائی کریں اور خلط بالقول کی نشانہ ہی کوئی جیسا کہ اپنے اہمی کی ہے۔ تو آپ کوئی محسوس پایتیں ہیں بتائیں ہم ان پر ضرور غور کریں گے۔ اس کے علاوہ دوسرے ہمارے بھرپور اجنبی ملک میں سے کوئی بھی ہماری بہنائی کرے تو ہم اس کے شکر لگاداہ رکھنے کا تاکہ ہماری خواک کی طاقت بہتر ہو سکے۔

جانبے والا بلوچستان میں تقریباً ہر ضلع میں حالات اور ضروریات کے مطابق گندم رکھ جاتی ہے لیکن جن ملکوں میں گندم کی پیداوار کافی ہے اور جہاں PROCURE کرنے کی قابلیت کے ذریعے گندم کی پیداوار کافی ہے اور جہاں گندم نہیں دیتے یا بالکل کم کروتے یہیں ان ہر دوں میں جہاں مزدور چلاستے ہیں کہ ہم اتنا ہنگامہ نہیں کھا سکتے، لیکن آج حکومت کی فیکٹ اور کھلی اور کھلی کی قیمت میں بہت فرق ہے... لیکن اس کے باوجود ہم کافی راشن رکھتے ہیں کہ یہیں سات سیر پیش چاہیں جو گندم کیا رہے۔ فریٹ نڈیں ہیں اسیز بورا ہائی سات سیر بار کھان پانچ سیر ناس طرح سے مختلف جگہوں پر جیسے جیسے خشک سالی ہے اور جہاں جہاں گندم ہے، دہائی گیا رہے یہیں اس طرح مکان بین سات سیر رکھتے ہیں۔ میں ابھی جن میں گیا تھا دہائی گندم اسی گندم ہے، دہائی (تو خوب کارکردگی ہے (داخلت) سب ہائے ایکیں، ہمارا کوئی یا رہیں نہیں کوئی دشمن ہے۔ جناب والا۔ یہاں پر ذاتی گلے کئے گئے ہیں ابھی کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا پا تھا دہائی (داخلت) اس نے مجھ پر چل دیا۔ آپ نے ناول کا ذکر کیا۔

## مسٹر محمد مخان احکمری

جیسا کہ آپ ناول پڑھتے ہیں،

وَرِبْرِزْ زَانَه ۔۔۔ آپ کبھی نہیں پڑھتے تو میں کیا کروں ۔۔۔ جناب والا ہر ستم کی تھا، میں جن میں ناول اور نام میگرین شالی میں پڑھتا ہوں۔ میں نیز وہ کیس پڑھتا ہوں، اور دو غائب پڑھتا ہوں، پریدر غائب پڑھتا ہوں، میں فارلیٹ اکنامکس پڑھتا ہوں، میں مل ایٹے اکنامکس پڑھتا ہوں، جو کچھ ہناء ہے میں پڑھتا ہوں، اگر میر۔۔۔ فصل دوست کے پاس پڑھتے کیلئے کلے جیز ہو (وہ بھی پڑھلے گا۔

**جنابے والا** نہیں اصلاحات اور پیڈر کے متعلق کہا گیا ہے کہ پیٹنیڈ کی زمینیں مزادیں میں تقيیم کردی گئی ہیں اور اس ملک کے مزادیں کو حقوق ملکیت کے کامنات دیے گئے ہیں جو بھی سختی تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سو شلسٹ حکومت نہیں ہے اور سو شلسٹ نظام نہیں ہے، اس کے علاوہ یہ کہا جاتا ہے کہ قانون کی حکومت نہیں ہے بین کھول گا کا کافیں میں سب بارہ ہیں۔ اور پیڈر کے لئے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ جیسا کہ ہائے دوست شاپیانی نے کہا تھا کہ چار کروڑ اور سندھ کے جائیں۔ قوانین کے مطابق مالیہ بین امنادہ ہو سکتا ہے۔ میں ان کی معلومات بین اضافہ کروں کہ اس کیلئے اپنی کروڑ روپے کی ضرورت ہو گئی حتیٰ الرح منتا بھی ہو سکے گا۔ یہ حکومت پیڈر کے لئے رقم دے گی اور اب دیگر نسلات کی طرف اُن سلاجوں کے ہو سکے مقرری نے اٹھائے ہیں۔ اور صارخین بین پانی کی تقيیم پر بھی کہا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اور ماڑہ بین مہر آبادی ہے۔ ایک کروڑ پانی سات کروڑ روپے سندھ کے لئے گئے ہیں۔

**جنابے والا**! اگر ہم اس طبق پر کام کتے رہے تو مرخزے سے ایک پیسہ بھی نہیں لاسکیں گے۔ ملک کو خالات ایسے ہی کہہ لے مجبہ بین گنجان آبادی کے لئے ایک ہزار خرچ کو کے کچھ نہیں تھا۔ آپ بلوچستان میں جہاں کم آبادی ہے، اور بعد دراز سے ادھاں پر پانچ ہزار بھی خرچ کو کے کچھ نہیں تھا۔ آپ ملک کو لیں پنجاب گنجان آبادی ہے۔ گروہاں... ایں کی سڑک بھی بنائی جائے تو کم لوگ فائدہ اٹھاسکیں گے اگر یہاں پر سو میل سڑک بنائیں کے تو صرف دو دیہا توں کو ماسکے گی۔ تو کتنے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے لیکن ہزار سڑک بنانا قسم اور جہاں پانی نہیں ہے، دیاں لوگوں کے لئے پانی مہیا کرنا ہے سوا ممکن نہیں۔ اس حکومت کے لئے اس حکومت سے جو کچھ بھی ہو سکتے ہے کرنے کو تیار ہے، چاہئے کتنی رقم صرف کفی پڑے اور ماڑہ کے لوگوں کے لئے جہاں پانی نہیں ہے، تو جتنی رقم بھی خرچ ہو گی۔ ان کے لئے پانی لایی گئے، اس طرح ملک اور ضرورت کے مطابق اسکیم بنائی جاتی ہیں اور کسی دوسرے ضلع میں بھی یہ حکومت کا ہر نئے کو بنوارے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر آبادی کی بات کرنا بھی مناسب نہیں ہے، اکیونکہ ہمارا علاقہ ایسا ہے اور فاس کر پانی پہنچنے کے لئے مہیا کرنے پر حکومت کو ہر جگہ تو بہر دینی چاہئے۔

**جنابے والا**! زراعت کی طرف میں اس بارہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ زراعت میں کیا ہوا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہاں علاقوں میں زراعت کیلئے پچھنچیں کیا گیا ہیں، اپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا

بھلدا۔ اور اس افسوس کا توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اے ذہنی پی میں بھان سلطنت پر خاصی توجہ  
دی گئی ہے بھان ایریا فاس کہ اچھی اور قریب دیگر کے علاقہ میں پانچ لاکھ کی اسکیمیں ہیں۔ بھر ایک اور  
خوب مولیہ نہ سکم ہے جو بھان ایریا میں دس لاکھ کی اسکیم ہے پھر گندم جو ہے اس پر بھی کام ہو رہا ہے  
اور تجربے ہو رہے ہیں۔ اس کے لئے پانچ لاکھ کی اسکیم ہے اس کا آدھا حصہ بھان علاقہ میں ہے اور مختلف  
اسکیمیں بھان علاقوں میں ہیں۔ میں نہیں بھٹاکیہ کیہا شیک ہے اور میں اپنے دستوں سے کھوں گا کار اسی  
چیزیں کہیں۔ ہر ایک کہتا ہے کہ میرے منہ کیلئے کچھ نہیں ہے میرے حق کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اگر  
یہ بنا سہے نہیں ہوگا تو میں آپ کے تو سطھے اس بارے کی خاص مدت میں عرض کروں کہ بھیتائیں میں صرف  
بھان اور بلوچ نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ اور بھی رہتے ہیں تو میں رہتی ہیں کوئٹہ شہر میں دیکھیں تو رہتے تو میں  
رہتی ہیں اکھی زبانیں بولنے والے رہتے ہیں تو یہ ان سب کو لفڑا نماز کیا جائے اور پٹھانوں کو جھادا کیا جائے  
میں۔ بھٹاکیہ ہوں جو ایسے افراد ہیں جو بھانوں کے بھی دوست نہیں ہیں۔ جناب اب شعبہ حیوانات میں  
پلٹری قدم بن سہے ہیں ایک لاکھ اس پر بڑھ پہنچ ہوں گے۔ یہ پلٹری قدم ہر نالی کا نکٹ ترتیب اور فاران میں  
ہوں گے۔ قدر دین کا یہ میں ایک بھٹی ہاستپال کی عمارت کے لئے چار لاکھ ۵۵ ہزار روپے لکھ کر کے دیں اور  
پھر ہالے ملک کے چاروں کی حفاظت کرنا اور ان کو پالنا رہتے ہیں ایم چیز ہے اور یونیکم ملک کے علاقوں میں فریکش  
رکھ کم ہے اور پرلاکا ہیں بہت ہیں تو میں بھٹاکیہوں کا اس صورت ہے بڑی چراکا ہوں پر صفر لیکھ دینی پا ہیے  
بناءت: یہاں اس بارے میں مختلف اوقات میں گادریش ہاربر کے متعلق باتیں ہوتی رہی ہیں، میدیا اس  
صفر بھوں گا کو گورنمنٹ ہاربر ایک بہت بڑی اسکیم ہے۔ اس اسکیم کی کامیابی کے لئے کافی قم کا صفر ت  
ہے اسکیم کے لئے صلاح کار و قریب ہیں جنہوں نے اس پر کام کیا ہے، میں آپ کے تو سطھے بتانا چاہتا ہوں کہ اس  
کام کے لئے ہم نے صلاح کاروں کو ۳۰ لاکھ پیسے دیے ہیں ان کے ساتھ یہ سعادتہ بھاٹاک کا پہلے ۵ لاکھ روپے  
دیں گے۔ اس کے بعد ہر سینے ایک ایک لاکھ روپے دیے جائیں گے۔ اور آخر جب حساب ہو گا تو ان سے  
یہ رقم کاٹ لی جائے گی۔ یہونکہ اس اسکیم پر پہلے کام کرنے والے اداعنوں نے کافی کام بھی کیا ہے ایک صلاح کا جو  
جنگ ماضر ہیں ان کا کام ساحل کو چیک کرنا ہے، جناب والا! میں صفر دی بھٹاکیہوں کو ہم یہاں پر کوئی روپیہ  
خوب کہیں اور اگر ذرا سی معمولی بات رہ جائے تو وہ یہ کہتے ہیں کہیں منصوبہ کا میلبہ نہیں ہوگا۔ میں آپ کو یہ  
بتانا چاہتا ہوں کہ پہلے جو ماضر نے روپرٹ دی ہے کہ وہ جگہ ہاربر کیلئے ٹھیک نہیں ہے۔ اس طرح چند

لکھ رپرے خرچ کرنے کے عوض ۲۰ کروڑ روپے کی الگم یا اسکم بناتے اور یا اسکم بیٹھ جاتی یا ناکام ہو جاتی تو آپ کیا کرتے۔ جناب یہ کام بغیر صلاح کار کے نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ اپنی میں اور ایک جو ہی میں ہارہ نہیں گی۔ اذ اس کمپنی اپنی کے لئے کام کرے گی۔ اس کے روپ کچھ زیادہ ہیں جو نہ اپنی کراچی سے دور ہے اسلامیہ میں بھی کچھ سالی تک جیسی کے لئے مزدھی ہے کہم صلاح کا اسے مشورہ کریں، میں آپ کو لیتھن و للہ ہر ہوں کہ جب صلاح کا دعویٰ کام مکمل ہو جائے کا توفیق امام اللہ ٹینڈر منسونے جائیں گے اور اس پر یکش قسم خرچ کا جائے گی۔

جناب والا یہ بہت سب کا بھٹ ہے جسی ایک طبقہ کھلیتے نہیں ہے ہمارا کوئی بار اس طرف کے بیٹھے ہوئے صاحبان نے دوسرا طرف کے بیٹھے ہوئے مہر نے یہ کہا کہ بوجھ ملاقوں میں پیسے زیادہ خرچ ہوتے۔ جناب والا میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کو یہ تنا ناچاہتا ہوں کہ بوجھ ملاقوں میں آبادی کی شرح ہے ہے بوجھ ملاقتے میں آبادی ۶۹۴۸ فیصد ہے اور پشاں ملاقوں میں ۳۲.۵ فیصد ہے اس کے علاوہ اور کہا بات نہیں ہے کہ میں اس کا جواب دوں اور یہ کہوں کہ مزید جواب ان کے سوال آئنے پر دوں گا۔

جناب اس بہت میں پینے کے پانی کی کمی سکیمیں ہیں اور اس سلسلے میں لوگوں کے لئے ابھی بھی خوبیتے نہیں ہیں۔ جوان کی مزدھت پوری کرنے کیلئے دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ۱۵ بلڈوزر آئے ہیں وہ بھی ان لوگوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ اس سال چونکہ زینداروں اور ٹھیکیداروں کا بہت دور ہے اس لئے حکمر آب پاشی اور بی ایڈر کے اپنے بلڈوزر مسئلکتے نہیں ہیں، تاکہ جو بلڈوزر زینداری کے لئے ایک پھر ڈیپاٹمنٹ کے پاس ہوں وہ زینداروں کو ملیں۔ مجھے اگلے سال کے آخر تک اس بھروسے کاروشن میں میں نظر آہے کیونکہ بت ساتے تینماں پر کیش قسم خرچ ہو رہی ہے۔ زراعت پیشہ لوگوں کو تعاوی دی جائے گی ان لوگوں کو بچ جانے ہے ہیں اور بیات دی جا رہی ہیں بلڈوزر کو چلنے اور دیکھو جمال کے لئے درکشاپ وغیرہ بھی اس بہت میں رکھا جائیا ہے، تاکہ غریب لوگوں کے لئے کچھ ہر سکے تعلیم کے بھی میں جو کہ ایک بہت بڑا اور نہایت اہم مسئلہ ہے میں بتائیں کہ اس پر بھی ہم ہمدردی سے غدر کر رہے ہیں۔ کعلیبی حالت پہنچ سے ہتر رکھی ہے اور اس سلسلے میں ہم نے ہا پر امری اسکول، اٹلے اسکول اور ہائی اسکول کھو لئے ہیں اس کے علاوہ، اُنٹر سیئیٹ کلب کھو لے گئے ہیں۔ ۴۷ لاکھ روپے اسکالارشپ میں خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے طلباءِ پاکستان اور نام صوبے سے زیادہ رقم خرچ کی ہماری ہے، ہماری یونیورسٹی اس وقت دس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کام کر رہی ہے اور ہمارا رادہ ہے کہ

ہم اس میں فریب ڈپارمنٹ کھولیں۔ اللہ وہ پرے زینداروں کو تعاونی سکٹر پر دیتے گے۔ اسی طرز اور در بھی دیکھی گئی ہے۔

جناب ہے دلایا ہماری آمنی تقریباً ۲۰ کروڑ روپے ہے۔ ایک کروڑ روپے کے ہم نے ترقیات کیلئے لیکس لگائے ہیں۔ میں اس رایانہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سوچی لگیں سے ہیں ۲۰۰۹ کروڑ روپے ملٹے تریں، جو ہمارے بھٹ میں بلا اضافہ ہے اور جیسے جیسے ہماری معدنیات ترقی کرتی ہے گی ولبے دلیسے ہماری آمنی میں اضافہ ہو گا اور ان شاء اللہ ہم چند سالوں میں خود کھلیل ہو جائیں گے بلکہ ۱۰ پنے دوسرے موبلوں کی بھی مدد کرنے گے۔

(تاییان)

جناب ہے دلایا پچھلے سال کا بجٹ ۲۷ کروڑ روپے کا تھا۔ اس سال کا بجٹ ۵۲ کروڑ روپے کا ہے۔ اس سال ترقیاتی بجٹ پر نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ڈولپنٹ بجٹ افراطیز کی وجہ سے ہے جو پچھلے سال سے مقابلنا کم ہے اکٹھ اس حساب سے اس بجٹ کو دیکھیں تو پچھلے سالوں سے نیادہ ہے۔ افراطیز ہو یا کچھ اور ہواں صوبے میں پھر بھی ترقی ہو گی۔ میں جناب کے لامساں سے اس اوس کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال افراطیز کو بھی روکا جائے گا۔ اور ان چزوں کو ہم ہرگز ہرگز اپنے غربی عوام کی ذمہ میں شامیں ہیں ہونے دیں گے۔ یونیک کو لپشن ہوا درد پیش نہ ہوتا اس ستمال ہو تو افراطیز نہ ہوتا ہے تو ہم اسے رد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اشاعۃ اللہ اس حکومت کا خیال ہے کہ افراطیز کو نہ کہا جائے اور افراطیز کو کم اپنے ترقیاتی کاموں ہو تو گوں کی ذمہ میں نہیں ڈالیں ہوئے دیں گے۔ لیکن اس وقت افراطیز کے سلسلہ کی وجہ ناجائز خرچ ہے لیکن حکومت نے امداد کیا ہے کہ کو لپشن کو ادنی جائز پیشہ سترچ کرنے کو ہم روکیں گے، تاکہ اس طرح سے افراطیز کو کمزیریہ بڑھنے سے نہ کام جائے۔ جناب دلایا ہماں مختلف درستوں نے مختلف تنگادیزی پیش کی ہیں۔ میں ان کے متعلق ضرور کچھ کہوں گا۔ میرے ایک دوست نے فرمایا تھا کہ ٹھیکیداروں کو جو ادائیگیاں ہوتی ہیں ان میں ایکی کے فرمان کو چھانبلوں میں شامل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہو گا۔ اسی بالتوں میں ہم ایکی کے سمجھوں کو کیوں لاں یا چھوٹے کام ہیں ان کا کام تو پالیسی ہنا نہ ہے اور تریز دیکھ بھال کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی زیادہ چھوٹی کمیوں میں ایسا ہو گا تو اور زیادہ ٹھیکرہ ہو گی۔ یہاں مجھے ایک نقصہ یاد آیا کہ سندھ کے ایک بڑے پیر صاحب ہے۔ انہوں نے دیکھ کے اس بارہ پانچ سو بھینیں رکھی ہوئی تھیں اسکو دو دھمکا آتا تھا لہذا انہوں نے ایک اور ٹھیکیدار رکھا۔ تاکہ اس کا خیال سکھ کر دو دھمک نہ ہو، مگر دو دھمک کی بھی دلیسے ہی برستہ اور ہی انہوں نے ایک

اور چوکیا در کھا، مگر صورت حال نبیٹی۔ تاہم ایک دن انہوں نے دیکھا کہ دودھ کم تو نہیں ہے البتہ پتلہ ہے اسکے بعد تھام کے لئے بھی انہوں نے آٹھو سو جو کیمار بدل دیتے۔ ایک دن رجھتے بیجا، ہیں کہ دودھ میں سے گھلی نکل آئی۔ انہوں نے دریافت کیا تو جاب طاحزت لا آپ اسی طرح چوکیمار سے سلتے رہے تو ممکن ہے کہ ایک دن دودھ میں سے منیڈ ک نکل آئے جنابے والا! میں آپ کو بتاؤ کہ مجکہ ماں یات نے ایسے طھیرن کی پہلے روز سے درجھیج بھال کر رکھی ہے۔ اور لاش الدالیا نہیں ہو گا۔ لیکن ہاتے میران اکمل اپنے اسلام میں دیکھیں، اور اگر کتنا کام خراب ہو رہا ہے تو وہ ونداع صاحبان کو بتا دیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ادا یعنی کے معاملے میں دخل نہ دیں۔ یونہ کہ اس سے افسران اور ٹھیکیدار نہ جائز فائدہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے ایک اسکیم شاید این ایجنسی پر اسکیم کے بلے میں کہا ہے۔ ڈسٹرچ چاونی میں اگر آپ اے۔ ذیل کی کتاب کو دیکھیں تو آپ کو کوئی اسکیمیں ملیں گی۔ جناب، والا یہ کہا گیا ہے کہ جتنا پسیہ کھیلے سال اسکیم پر اتنا خرچ ہیں کیا گیا ہے تو یہ بات ہے کہ زیادہ رقم چاہو۔ اسکیم کے لئے مخفق کی گئی ہے میں آپ کی وساطت سے اپنے دستکوں کی خدمت ہیں عرض کروں گا اور فرم دیجئے کہ آپ کی سبھی اسکیم، اور وہ کی ہے یا وہ اگر وہ پہنچ کی ہے تو وہ ایک ہی سال میں مکمل نہیں ہو اکثر اگر ہم اپنی ساری رقم ترقیاتی بجٹ کی رقم بھی اس پر حساب پر کو دیں تو بھی مکمل نہیں ہو گی۔ بہت ساری ایسی اسکیمیں ہیں جو تین سال چار سال میں مکمل ہو گئیں۔

تم چاہتے ہیں کہ سب اضلاع میں ترقی ہو اور اس کے لئے روپیہ ہر سال ہبیتا کیا جائے اور اس سال بہت دیا دو۔ اسکیمیں ہیں اس لئے گورنمنٹ کی کوشش ہو گی کہ اپنے اتفاقاً وی طلاقات کو دیکھتے ہئے جب ہیں اسکیم مکمل ہو جائیں تو پھر اگلا کام شروع کر دے اور جتنی لارس ہبی کوشش ہو گی گذشتہ سال جتنی رقم ہبیا ہو سکتی تھی کی گئی تاکہ ان کو ختم کر کے اگلے سال محلیہ نئی اسکیمیں بھی لائی جا سکیں۔

**جنابے والا!** پچھے سال صرف آب پاشی کے لئے تقریباً ۲ کروڑ روپے رکھنے لگے تھے، لیکن اس سال دوہری سات کو دوڑ تریپن لکھ رکھا ہے۔ اور یہ رقم کافی ہے، کاش ہاۓ پاس اور رقم ہوتی تو ہم آب پاشی کیلئے دیتے، یونہ کیا یہ سب سے اہم مسئلہ ہے اور اس کے لئے ہم تھی اوس سب کچھ کرنے کیلئے پیاریں، جنابے میں اپنے دوست جو مکان سے لعلت رکھتے ہیں سےاتفاق کرتا ہوں بکران میں ایک دل ننگ۔ ہی پکی شرک نہیں ہے میں خود دو ڈھانی سلے تک مکان میں رہا ہوں اور میں آپ کی وساتے سے نہا پا تھا ہوں کوئی ضلع میں جی کوئی پکا روٹ نہیں ہے اور اگر ہے تو انگریزوں کا ہے ایسا ہر ہے مگر نیا کام بالکل نہیں کیا گیا ہے اس لئے کچھی اور مکان میں لیتیا پکی سڑکیں دیا، ہدفی چاہیں (تالیں) اور نہیں تو کم از کم

چند میل توہوں ہم اور بھی زیادہ بناتے کی کوشش کرنیجے۔ اور یعنی دلانا ہوں کہ انشاء اللہ مگر ان اور بھی امنلاع میں پتی سڑکیں بنائی جائیں گی۔ جناب والا یا میکون پر تکہ چینی کی گئی ہے کہ لاریوں پر ٹیکس نیادہ ہے اور یہاں رفتاری میں اور ٹھرناں ہو گئی، شاید ان کی نیت میں ہر قابل کروانے ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لاری والے کافی پلیبہ کمال ہے ہیں اور یہ ان کے مفادات میں ہے، اگر ان کی مدد سے یہ صوبہ ترقی کے تو کیا ہاں ہے، اور پھر یہی پیری گھوم گھام کرو اپنے لانے کے باس آجائے گا۔ اگر اس یا سماں کو ڈر رفیقے کو یہاں خرچ کریں تو یقیناً اس میں بخارت ہو گی، چیزیں آئیں گی اور لاری والے فائدہ اٹھائیں گے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ وہ اس سے بکھری نہیں ہیں، اگر وہ دوسری گناہ میں یا سینکڑوں گناہ میں ہو گیا چھوٹا ٹیکس ہے اسکے ان کو خوف نہیں ہونا چاہیے، باغات اور کھیڑیں پر جو ٹیکس لگا گیا ہے تو کہا گیا ہے کہ اس سے بناست کے ٹھیکیداروں اور باغات کے مالکان کے درمیان چیخ ڈالو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ہے اب یا نہیں ہو گتا۔ یونکر ٹھیکر پر دیتے کے بعد باغ کے مالک کا اس سے کوئی نفع نہیں رہتا۔ نبیلہ یونیورسٹی کے بلے میں کہا گیا ہے یہ ٹھیک ہے کہ اور یہ رے خیال میں میرے دوست جلتے ہیں کہ جزو زیندار و کاشت کا، ہیں وہ بچپن سے نہ قراخبار پر ہوتے ہیں نہ کتنا دوسرا ذائقہ معدالت رکھتے ہیں، اس لئے وہ شور نہیں کرتے ہیں لیکن ٹرک والے طاقت رکھتے ہیں ایران رکھتے ہیں شہروں میں سترھیں اور ٹھیکیدار پیپے والے ہوتے ہیں، اس کی وجہاً انہوں نے ان کی طرف داری کی ہے اور غریب زینداروں کی طرف داری نہیں کی، اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ ٹیکس نہیں ہے، اور اسی الیان سے دھاخت کرتا ہوں کہ اس کی حادیت کے، میرا ارادہ تو بہت کچھ کہنے کا تھا، لیکن قائمیوں نے کافی کچھ کہہ دیا ہے، اور میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے سائنس بھی پر اور سیاسی مالا اس پر بوشنی ڈالی ہے میں آپ کا بھی شکر ہے ادا کرتا ہوں کہ مجھے اور میرے سائینتوں کو بڑے کاموں کی دیا۔ میں نہر نامہ ان کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اتنے تھیں سے مجھے سننا ہے۔ اور جنہوں نے سیری، ندری، دش، سے یعنی دین پر نکتہ چینی کی کی جیونکھہ ہیں، آئے، ہم لئے ہیں کہ ہم پر نکتہ چین کی جائے، ہم سے ہمارا فاما اسلاع ہو، ہمیں راہنمائی مانسل ہے اور ہم اپنے ان سائینتوں کا بھی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے میرے بھائیوں اپنے خلاقوں کے لئے کوئی کام نہ ہے۔ ملا قدرت سایہ نہیں، ہلا اورہ نہیں ہوا، لیکن یہی بھی جا نہیں ہوا، اور وہ بھی بانتے ہیں، کہ تم اسکا کب کیا کرنا چاہتے ہیں

لر سب کچھ ایکس ہی روز میں نہیں ہو سکتا۔ ہر ماں انہوں نے بھٹ کی حادیت کی ہے اور میں ان کا مشکوہ ہوں  
میں محکم خدا کا بھی شکر بیاد ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے بڑی محنت اور کوشش سے ہے بھٹ بندا ہے میں غلکر پلانگ  
ایڈ ڈریلمپٹ کا بھی شکر بیاد ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے بھی اس کے بندے میں محنت کی ہے اس کے  
علاوہ میں سارے معکووں کا شکر بیاد ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بھٹ کر نہ لئے ہیں اور ان ترقیاتی پر وکرکے ہوں  
کو بنانے میں حصہ لیا۔

### شکریہ

(تالیف)

### ہر طوپی اسکے پیغمبر

دایران کی کارروائی صبح دس بجے تک کے لئے ملتی کی جاتی ہے  
دایران کی کارروائی سعادت بھکر تیس دس منٹ پر درجہ ۲۶ جون ۱۹۷۵ع بدقیق شنبہ  
صبح دس بجے تک کے لئے ملتی ہو گئی۔

— س —